بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] سالار جنگ

[illegible] سی ایل

فردوس آرامگاہ کے سوانح عمری کا ذکر ہے —

یہ مرحوم نواب میر محمد علیخان مرحوم ملقب بہ شجاع الدولہ کے فرزند ارجمند تھے
نواب میر محمد علیخان بہادر بڑے صاحبزادے نواب منیر الملک کے اوس
عقد سے تھے جو نواب میر عالم مرحوم سید ابو القاسم کی دوسری دختر
نیک اختر کے ساتھ سنہ ۱۸۲[illegible]ع میں ہوا تھا — میر محمد علیخان سالار جنگ
شجاع الدولہ کی شادی سید کاظم علیخان مرحوم مختار الدولہ کی صاحبزادی کے
ساتھ ہوئی تھی یہ صاحب آخر الذکر سید جعفر رضوی نیشاپوری ایرانی کے
اولاد میں سے تھے — اس شادی سے ثمر نواب میر تراب علیخان بہادر

سپہ سالار جنگ مرحوم تھے جو دوسری جنوری ۱۸۲۹ء کو پیدا ہوے اور
حالات کے بیان سے پیشتر مناسب ہے کہ میر عالم اور منیر الملک اور سراج الملک
کے خاندان کی مفصل کیفیت لکہی جاے –

اس خاندان کی ابتدا (حضرت شیخ اویس قرنی رحمۃ اللہ) سے ہے
جو ایک نامی گرامی بزرگوار مدینہ منورہ کے تہے – شیخ موصوف سے نواب
میر لایق علیخان بہادر ادام اللہ اقبالہ صاحبزادہ اکبر نواب مرحوم تک
چونتیس پشتین گذری ہین – شیخ اویس ثانی جو نوین پشت مین گذرے
ہین وہ مدینہ منورہ مین اوقاف کے متولی تہے – اونہون نے اپنے
صاحبزادہ شیخ محمد علی کو ساتھ لیا اور ترک وطن کر کے ہندوستان کا
سفر اختیار کیا اور آخر الامر زمانہ سلطنت علی عادل شاہ (۱۶۵۶ء یا ۱۶۷۲ء
مین بمقام بیجاپور سکونت گزین ہوے – شیخ محمد علی نے مُلا احمد نایب کے
خاندان مین شادی کی جو دربار عادل شاہیہ کے مدار المہام تہے – بادشاہ نے
شیخ محمد علی مرحوم کو اپنا دبیر مقرر کیا – اورنگ زیب کی سلطنت کے آٹھوین
سال مین مغلون نے بہ سرکردگی راجہ جے سنگہ بیجاپور پر حملہ کیا –
علی عادل شاہ نے مُلا احمد کو راجہ کے پاس بہیجا کہ چند امور کا تصفیہ کر کے

صلح کرین ۱۰۷۶ھ مطابق ۱۶۶۵ء مین ملا احمد راجہ کے خیمہ گاہ مین جب
پہونچے تو اسنے فرائض منصبی کو بھول کر اپنے آقا کو چھوڑ دیا اور ملازمت
شاہنشاہی مین داخل ہوگئے سلطنت مغلیہ سے اونکو ایک فرمان کے بموجب
چھ ہزار پیادہ اور چھ ہزار سوار کی سرداری اور دو لاکھ پچاس ہزار روپیہ نقد
مرحمت ہوا۔ راجہ کو بھی حکم ہوا کہ ملا احمد کو امید دلائین کہ جب وہ باریاب
دربار شاہی ہونگے تو اونکو اور اعزاز مثل خطاب سعد اللہ خان یا اور کوئی
عہدہ جلیلہ مرحمت ہوگا۔ ملا احمد نے آخر احمد نگر مین انتقال کیا اور اونکے
صاحبزادے محمد اسد دربار شاہنشاہی کی باریابی سے نوین سال جلوس
مین مشرف ہوے۔ اور خطاب بہرام خان کے ساتھ پندرہ سو پیادہ اور
سو سوار اونکی افسری پائی۔

ملا احمد کی صاحبزادی سے شیخ محمد علی کے دو لڑکے ہوئے ایک کا نام شیخ
محمد باقر اور دوسرے کا نام شیخ حیدر تھا۔ علی عادل شاہ نے محمد باقر کو اپنا میر سامان
اور شیخ حیدر کو مستوفی الممالک مقرر کیا۔ سلطنت بیجاپور مین ایک امیر باتوقیر
علی خان نامی تھے اونکی دو بہنین تھین ایک کی شادی شیخ محمد باقر کے
ساتھ ہوئی اور دوسری کی ملا یحیی عرف مخلص خان عالمگیری کے ساتھ ہوئی

ان بھائیون کی وفات کے بعد مولانا محمد فصیح تبریزی نے انہہ کتابون
کا نام بدلکر (روضۃ الانوار اور زبدۃ الافکار) رکھا —

شیخ محمد تقی صاحبزادہ شیخ محمد باقر کو تین ہزار پیادون کی افسری زمانہ اورنگزیب
مین اور پانچ ہزار پیادے اور پچاس سوارونکی افسری زمانہ بہادر شاہ مین
رہی - یہہ اوس جزیہ کے منتظم تھے جو فرخ سیر نے ہنود پر اورنگ آباد مین
لگایا تھا - نظام الملک آصفجاہ نے اپنی زمانہ وزارت دکن مین انکو اپنے تمام
قلعہ جات کی فوج کا افسر اعلی بنایا تھا اونہون نے ۱۱۴۵ ہجری مطابق ۱۷۳۲ع
مین انتقال فرمایا اونکے صاحبزادہ شمس الدین محمد حیدر ۱۱۱۳ ہجری مطابق ۱۷۰۱ع
مین پیدا ہوئے شہنشاہ اورنگزیب نے اونکو نہایت کم عمری مین سو
پیادونکی افسری پر مامور کیا - جب یہہ جوان ہوئے تو آصفجاہ نظام الملک کے
حضور مین حاضر کئے گئے اونہون نے اونکے منصب کی ترقی کرکے دو سو سوارونکا
افسر کردیا اور فیلخانہ اونکے سپرد کیا - اپنے والد کے انتقال کے بعد یہہ تین سو
پیادون کے افسر ہوگئے - جب نظام الملک دکن سے دہلی تشریف لے
گئے تو یہہ عرض بیگی مقرر ہوکر ہمراہ گئے —

نادر شاہ کے حملہ کے بعد انکی افسری پانسو فوج کی ہوگئی اور انکو خطاب حیدر یار خان عطا ہوا

آصفجاہ نظام الملک کو ان پر اسقدر اعتبار تھا کہ جب وہ شاہنشاہ کے حضور
مین حاضر ہوے تو یہ اور درگاہ قلی خان ہمیشہ موجود رہتے — جب
نظام الملک دہلی سے واپس تشریف لاے اور بعد گرفتاری ناصر جنگ کے
جو فتح ترچناپلی کے بعد دوسری دفعہ اور وزارت مظفر جنگ مین تیسری دفعہ
ہوئی انکا منصب بڑہتے بڑہتے پندرہ سو پیادہ اور پانسو سوار و تکمی افسری
تک پہونچ گیا — آخر کار نظام صلابت جنگ کے عہد مین انکو پانچ ہزار پیادہ
اور چار ہزار سوار و تکمی افسری ہوگئی اور علاوہ اسکے خلعت پالکی اور نشان
و نوبت عنایت ہوا اور منیر الدولہ شیر جنگ کے خطاب سے ملقب ہوے
اور پھر انکو اسی عہد مین سات ہزار پیادہ اور سات ہزار سوار کی افسری
کے ساتھ منیر الملک کا خطاب عنایت ہوا — اور منتظم اعلی امور خانگی کے مقرر
ہوے اسکے بعد دیوان سلطنت اور آخر الامر صوبہ جات دکن کے دیوان
مقرر ہوے رکن الدولہ کے انتقام سے پہلے کل امور سلطنت بہ تورہ منیر الملک ہوتے
تھے اور نظام علیخان بہادر کے عہد مین گو بسبب پیرانہ سالی کے نواب موصوف نے
امور سلطنت سے کنارہ کشی کی تھی تاہم امور اعظم سلطنت انہین کے ہاتھ مین تھے
تاہم اعین جو اور سلطنتون سے تھین اور نظام دکن کے صاحبزادے محمد علی والاجاہ

نواب موصوف کو تین ہزار پیادے اور چہہ سو سوار کی افسری اور خطاب خان سے ملقب ہوے - عہد صلابت جنگ مین اولاوہ کو توال اورنگ آباد مقرر کئے گئے - بعد ازان اور مراتب اعلی پر فایز ہوے یہانتک کہ تین ہزار پیادے اور دو ہزار سوار - اون کی افسری اور نشان و نوبت و خطاب بہادر سے مشرف ہوے ۱۱۸۳ھ مطابق ۱۷۶۹ع مین خطاب غیور جنگ بہادر شجع الدولہ اور خلعت و پالکی عنایت ہوا اور اونکے فوج کی تعداد چار ہزار پیادے تک بڑہادی گئی - تہوڑے دنون مین اونہوں نے ایسی فوج کی افسری کی جسمین پانچ ہزار جوان پیادہ اور چار ہزار سوار تہے ۱۱۹۳ھ مطابق ۱۷۷۹ع مین نواب موصوف کو اشجع الملک کا خطاب عنایت ہوا اور صوبجات دکن کے دیوان مقرر ہوے -

آٹہوین صفر ۱۲۰۴ھ مطابق ۱۷۸۹ع مین اونکو خطاب خانخانان عنایت ہوا اوسی سال کے چودہوین شعبان المعظم کو مقام پنگل مین جہان نظام علیخان بہادر مع اپنی فوج کے خیمہ زن تہے انتقال فرمایا -

نواب موصوف الذکر نے اپنی اون بی بیون سے جو درگاہ خان سالار جنگ کی صاحبزادی تہین چار لڑکے چہوڑے - اور انکی تمام جایداد جسمین بہت

کی جاگیرین مواضع تھے ان چارون صاحبزادونمین بالمساوات تقسیم ہوئے

ان چارون کے نام اور انکے حالات ذیل مین بیان ہوتے ہین ۔

محمد نقی خان اکرام الملک قوی جنگ بہادر نظام علیخان بہادر کی سرکار مین اعلے منتظم امور خانگی تھے ۔ انہون نے چودہوین جمادی الثانی ۱۲۱۳ھ مطابق ۱۷۹۸ء مین انتقال فرمایا ۔

حسن رضا خان شوکت الدولہ منیر جنگ بہادر اول قلاشاہی باورچخانہ کے منتظم تھے اور پھر اورنگ آباد کے گورنر ہوگئے ۔ انہون نے اٹھائیسوین شعبان ۱۲۱۶ھ مطابق ۱۸۰۱ء مین انتقال فرمایا ۔

تیسرے صاحبزادہ جن سے کہ موجودہ نسل قایم ہوئی علی زمان خان حمید یار خان غیور جنگ منیر الدولہ منیر الملک ثانی تھے ۔ یہ پانچ ہزار پیادے اور تین سو سوارونکے افسر تھے ۔ علاوہ اسکے انکو نشان و نوبت و پالکی کا خلعت تھا اور صوبجات دکن کے دیوان تھے ۔ جب غلام سعید خان ارسطو جاہ دربار پونا کو بھیجے گئے تو حضور نے اپنے دربار کا کاروبار اور نگرانی فوج انہین کے سپرد کی ۔ اونکے وفات کے بعد انکے بڑے صاحبزادیکو بھی خطابات دیئے گئے اور وہ منیر الملک ثالث ہوئے ۔ انکے والد کی وفات کے بعد انکی شادی میر عالم

سید ابو القاسم مرحوم کی صاحبزادی کے ساتھ ہوئی - اور شادی
کے رسوم نہایت دہوم دہام اور عظم و شان کے ساتھ ہوئی -
ہین شادی مین حضور پرنور نظام علیخان بہادر ایکدنمین دو دفعہ شریک ہوکے
اور دولہا اور دولہن کو بہت سی زیورات بیش بہا عنایت فرمائے -
۱۷۹۹ء مین ان بیگم صاحبہ نے انتقال فرمایا اور منیر الملک نے اونکی دوسری
ہمشیر کے ساتھہ عقد فرمایا جسسے کئی اولادین ہوین -
رفتہ رفتہ زمان امیر الملک منیر الدولہ حسام جنگ ماتحتی مین سلیمان جاہ بہادر کے
در روغہ پائگاہ ذات تھے - اور پائگاہ غلام سعید خان مین بھی انکی ملازمت
تھی انہون نے لاولد انتقال فرمایا -
میر عالم (نواب سالار جنگ) مرحوم کے پرنانا سادات شوستری ملک
ایران کی نسل سے تھے - اونکے والد سید رضا مرحوم بڑے عالم جید تھے
اونکی تصنیف سی اکثر کتابین علم ادب مین ہین جو مسلمانون کے مطبوع ہین -
یہہ اپنی شباب کے عالم مین ہندوستان آئے اور یہان کئی سال حیدر آباد مین
رہے جہان نظام علیخان مرحوم نے اونکو جاگیر عنایت فرمائی مشہور ہی کہ ہر شنبہ
کو حضور پرنور کی ملازمت سی فیض یاب ہوتے تھے - اور حضور اسقدر مہربان

تھے کہ ہر دفعہ ایک شخص کی سفارش مین کامیاب ہوتے — اور اس
وجہ سے سہ شنبہ کے روز صدہا سفارش خواہونکا مجمع اسکے ہان ہوتا تھا۔
لوگ کہتے ہین کہ یہہ صرف اوس شخص سے وعدہ سفارش کا کرتے جو سب
سے پہلے اسکے پاس پہونچتا — حیدرآباد مین انکے بڑے صاحبزادے
سید ابو القاسم میر عالم ۱۷۵۲ء مین پیدا ہوے — اونکے دوسرے
صاحبزادے سید زین العابدین نے ابتداے عمر مین حیدرآباد کو ترک کردیا
اور ہمیشہ سلطان ٹیپو کے دربار مین رہے — میر عالم مرحوم نے عمدہ تعلیم
پائی تھی اونکی لیاقت اور ذہانت جو آخر مین بہت مشہور ہوئی ابتداے
سن سے ظاہر ہوتی تھی — جب اونکے والد کا انتقال ہوگیا تو انکو اعظم
الامرا نے اپنی ساتھ رکھا — جب مسٹر جانسن ۱۷۸۴ء مین حیدرآباد آئے
تو میر عالم مرحوم درمیان وزیر اور سفیر انگریزی کے وکیل تھے ۱۷۹۶ء مین انکو
دو لاکھ روپیہ خرچ سفر اور پانچہزار روپیہ ماہوار مقرر ہوئی اور نظام دکن
کی طرف سے کلکتہ بھیجے گئے — اس سفر سے معاودت کے بعد
خطاب میر عالم عطا ہوا — جب سلطان ٹیپو نے ۱۷۹۱ء مین صلح کی
درخواست کی تو میر عالم تجاویز پیش شدہ پر گفتگو کرنے کے لئے لارڈ کارنوال

سے کئی مہینہ کا ہ مین نا بھیجی گئی تھی۔ ایک خط مین لارڈ موصوف نے حضور پرنور
لکھا کہ میر عالم کی سفارت سے وہ نہایت خوش ہوئے — اونہون نے
لکھا کہ چونکہ محبت بلا واسطہ سابق کے سرکار میر عالم سے حاصل تھی اور اوس وقت
عمدہ لیاقتون اور صفات حمیدہ پر حضور پرنور کے ساتھہ انکی خیرخواہی اور اونکی
اوس سعی کی خواہش پر کہ سرکار کمپنی اور گورنمنٹ نظام کے مابین دوستی کی ترقی
ہووے مجھے پورا یقین تھا لہذا مجھکو نہایت خوشی ہوئی کہ آپ نے میر عالم کو معتبر
منتخب کرکے انکو اختیارات دیے کہ انکی طرف سے اوس محل با ایمان مین شریک ہونا
جو ہر ایک فریق متعلق کے دعاوی کی تحقیقات کے لئے اور اون شرائط صلح
پر مشورہ کرنے کے لئے جو مفید ہون اور خلاف شان نہون نا جمع ہوئی —
جسوقت تجربہ اسکا ہوا انہون نے اپنی روش سے ثابت کردیا کہ آپنے
یہہ انتخاب انکا نہایت عاقلانہ کیا — او یہ میرے خیال سابق کو کہ وہ گورنمنٹ
کے نہایت خیرخواہ ہین اور انکی دلی خواہش ہے کہ ہم دونون مین استحکام رفق
محبت ہو مضبوط کردیا — اور اس وجہ سے مجھے انکے آنے سے نہایت اطمینان
ہوا دوسرے جگہہ لارڈ کارنوالس لکھتے ہین (بہ استثنا اسکے کہ فوجی معاملات
سے ناواقفی ہی اور باتون مین یہہ بہت قدر کے لایق ہین — اسکے تمام صفات پرخیال

ہوسکے اور اس امر کو ملحوظ کر کے کہ انکو میرے یقین مین سچّی دوستی باہمی انگریزون
سے ہے۔ اگر میری راے لیجاتی تو غالب ہے کہ مین دربار کے لوگون مین
ان سے بہتر آدمی دوسرے کو منتخب نکر سکتا۔

فتح سرنگاپٹن کے بعد جو ۱۷۹۹ء مین ہوئی۔ جب میر عالم جو اس فوج مین
افسر اعلی فوج آصفیہ کے تھے حیدرآباد کو واپس آئے تو اونکی بڑی عزت ہوئی۔
حضور پرنور نے اپنا خاص ہاتھی میر عالم کے لینے کو بھیجا اور تمام اراکین سلطنت
اور امرائے حیدرآباد کو حکم کیا کہ پانچ پانچ میل شہرپناہ سے باہر جا کر میر عالم کا
استقبال کرین اور اونکو نہایت شان و شوکت سے شہر مین لائین۔
اونکی کامیابی کی وجہ سے اونکے بہت دشمن ہوگئے اور تھوڑے ہی
دنون کے بعد غلط اور خلاف واقع الزامات کے باعث ایک قلعہ مین جو حیدرآباد
کے قریب ہے قید کئے گئے لیکن بہت جلد رہا ہوئے اور اعظم الامرا کی
وفات تک جو ۱۸۰۴ء مین ہوئی یہہ خانہ نشین رہے اور اوسکے بعد پھر وزیر
ہوئے۔ انہون نے اپنی فارسی خطوط کو بطور کتاب جمع کیا اور اوسکا نام انشاے عالم
رکھا۔ یہہ خطوط اعلی درجہ کی انشاپردازی کا نمونہ ہین لیکن یہہ کتاب
طبع نہین ہوئی۔ ایک اور کتاب تاریخ مسمے بہ حدیقۃ العالم بھی انہین کی

مشہور ہے یہہ دکن کی تاریخ ہے اور مرزا عبد اللطیف خان شوستری نے
اوسکو اوسکے نام سے تالیف کیا — یہہ نہایت خوش مزاج اور شگفتہ رو آدمی
تھے۔ صحت اونکی ہمیشہ خراب رہتی تھی — انگریزونکی ساتھہ جو انکا ارتباط
مشہور رہا تو اس وجہہ سے اوسکے دشمن اور بھی زیادہ تھے۔ اوس روپیہ
جو انعام مہم سرنگاپٹن کی بابت اوسکے حصہ میں پڑا تھا انہون نے قریب
حیدرآباد ایک تالاب بنوایا جو اوسکے نام سے مشہور ہے اور سوا اسکے
چند پل بنوائے اور کئی بازار اوسکے نزدیک تجویز مسافرون کے لئی قیام گاہین بنوائین
تھین — اوسکے زمانہ وزارت میں قحط پڑا تو اونہون نے یہہ انتظام
کیا کہ غلہ خرید کیا جاتا تھا اور ارزان نرخ پر غربا کے ہاتھہ فروخت ہوتا تھا۔
اونکا قاعدہ تھا کہ دو سو فقرا کو اپنے ذاتی باورچیخانہ سے کہانا کہلواتے تھی
میر عالم کے انتقال کے بعد اسکے داماد منیر الملک وزیر ہوئے لیکن اونکی وزارت
الیسی شرائط کے ساتھہ ہوئی کہ درحقیقت انکو کچھہ اختیارات نہ تھے — اوس
زمانے کے صاحب رزیڈنٹ کی وجہہ سے اصل اختیارات سلطنت راجہ
چندو لعل پیشکار کے ہاتھہ مین تھے — دوسرے عقد سے منیر الملک کے
کئی لڑکے تھے — بڑے کا نام محمد علی شجاع الدولہ تھا اور اونسی چھوٹے کا

نام غلام علیخان سراج الملک — اوپر بیان ہوچکا ہو کہ نواب محمد علیخان شجاع الدولہ
کی شادی سید کاظم علیخان کی صاحبزادی کے ساتھہ ہوئی — یہہ صاحب ایک
معزز حسینی خاندان سادات نیشاپور ملک ایران مین سے تھے — اس عقد
سے فخر خاندان و مسلمانان ہند **نواب میر تراب علیخان بہادر سالار جنگ**
پیدا ہوئے —

اونکی ابتدا سے تعلیم کچھہ نہین ہوئی کہ جسکی وجہ سے کہا جاتا کہ وہ اس اعلےٰ
عہدے کے لایق ہوے جسکو اپنی عمر کی آخری ۳۰ سال تک انہون نے
انجام دیا — انکی ایام طفولیت مین قلت سرمایہ اور دیگر خاندانی تکالیف اس
قسم کی تہین کہ کچھہ آیندہ بہبودی کی امید نہین پائی جاتی تھی — وہ خاندان جسکا
آخر مین انہون نے ایسا نام روشن کیا انکی پیدایش سے پچاس سال پیشتر
ایک بڑا با اقتدار خاندان حیدرآباد مین تھا — اوپر بیان ہوچکا ہے کہ
میر عالم نواب مرحوم کے پرنانا نے اپنی وزارت کی حالت مین انتقال فرمایا
اور اونکے بعد نواب مرحوم کے دادا منیر الملک وزیر ہوئے مگر اونکی
وزارت صرف برای نام تھی اصل اختیارات سلطنت راجہ چندو لعل
کے ہاتھہ مین تھے اور نواب صاحب کی خاندانی دولت روز بروز

گھٹتی جاتی تھی — نواب منیر الملک کے اخراجات اونکی آمدنی سے بہت
زیادہ تھے ۱۲۸۳ھ مین چھبیس لاکھ روپیہ کا قرضہ چھوڑکر انتقال فرمایا —
حضور پرنور نصیر الدولہ بہادر نے انکا قرضہ ادا کر دیا لیکن بطور کفالت انکی
کل جایداد معہ تالاب میر عالم نزول کرلی — نواب منیر الملک مرحوم کو روپیہ
کے معاملات مین نہایت بے پروائی تھی مگر نیک دلی اور رحمدلی کے ساتھ
ایک قصہ مشہور ہے جس سے انکی بے انتہا محبت اپنے پوتے کے ساتھ
ظاہر ہوتی ہی — لوگ کہتے ہین کہ جب (نواب میر ترابعلیخان بہادر
مرحوم چار سال کے تھے تو ایکدفعہ تپ شدید مین مبتلا ہوئے اور بہت
کم امید انکی صحت کی رہگئی تو اونکے دادا نے دعا کی کہ بار خدایا اگر اس بچے
کو موت آنے والی ہی تو اوسکے عوض مجھے اس دنیا سے اوٹھالے مگر اسکو
صحت دے — اوس مجیب الدعوات نے انکی دعا قبول فرمائی اور نواب
میر ترابعلیخان بہادر صحیح ہوگئے — اور اوسکے چند روز کے بعد نواب
منیر الملک نے انتقال فرمایا — انکے انتقال کے بعد نواب سراج الملک
نواب میر تراب علیخان بہادر کے چچا افسر خاندان ہوئے —
نواب میر ترابعلیخان بہادر) اس بخار سے صحیح ہوگئے تھے لیکن

بارہ یا تیرہ سال کی عمر تک نہایت ضعیف و نحیف رہے ۔ چھہ برس کی عمر مین انکی تعلیم انکی دادی صاحبہ کی نگرانی مین شروع ہوئی مگر تیرہ سال کی عمر تک زیادہ تر بسبب علالت کے تعلیم و تدریس مین خلل پڑتا رہا ۔ **نواب سر سالار جنگ** کے والد نے انکو بہت کم سن چھوڑکر انتقال فرمایا تھا اور اس وجہ سے انکی پرورش اونکے عم بزرگوار نواب سراج الملک مرحوم کے متعلق رہی جنھون نے لاولد ہونے کی وجہ سے انکو مثل اپنی اصلی اولاد کے رکھا ۔ دس گیارہ سال کی عمر سے **نواب سر سالار جنگ** کی تعلیم زیادہ تر توجہ کے ساتھہ ہونے لگی اور اوس زمانے کے موافق جو چیزین ایک ایسے امیرزادے کے لئے ضرور تھین وہ سب سکھائی گئین ۔ یعنی فارسی و عربی کا علم ادب و انشاپردازی ۔ نیزہ بازی ۔ شہسواری ۔ اور دیگر ورزش کے کھیل **نواب صاحب مرحوم** کو گھوڑے کی سواری کا بہت شوق تھا ۔ اکثر نہایت بے خوف ہوکر وہ گھوڑے پر چڑھتے اور کئی بار خوفناک واقعات سے بچ گئے ۔

انھون نے اپنے زمانہ شباب ہی مین اپنی ذہانت سے کسقدر زبان انگریزی کا بھی علم حاصل کرلیا ۔ رزیڈنسی کی آمد و رفت کی وجہ سے حصول

علم انگریزی مین اور بھی مدد ملی رفتہ رفتہ اونکی مشق بڑہتی گئی اور چند سال اپنے وفات کے قبل **نواب صاحب** مرحوم بخوبی بان انگریزی سے واقف و ماہر ہوگئے تھے —

نواب نصیر الدولہ مرحوم نے کسیقدر جاگیر بعد ضبطی کے خاندان کی پرورش کے لئے چہوڑ دی تھی — **نواب سر سالار جنگ** مرحوم کو پہلا تعلق مال کے کام سے یہہ ہوا کہ انکی دادی صاحبہ نے قلیل المقدار جاگیر کا حساب و کتاب انہین سے متعلق کردیا **نوابصاحب** مرحوم نے سرکاری کام ۱۸۴۷ء مین شروع کیا — اس سنہ مین انکے عم بزرگوار نے انکو اون اقطاع ملک تلنگانہ کا تعلقدار مقرر کیا جو مسٹر ڈائیٹن کے زیر انتظام تھے — مسٹر ڈائیٹن کی موقوفی کی یہہ وجہ تھی کہ اوس زمانے مین گورنمنٹ ہند نے ممانعت کی تھی کہ سلطنت حیدرآباد مین کوئی یورپین مقرر کیا جاے — **نوابصاحب** مرحوم صرف آٹھ مہینے تعلقدار رہے اور باوجود دیکہ دورہ نہین کرسکے تاہم مسٹر ڈائیٹن کی طرز انتظام کو بخوبی سمجھگئے اور مسٹر ڈائیٹن کی نیابت سے ان انتظامون مین اور بھی مدد ملتی تھی —

۱۸۴۸ء مین حضور پرنور نصیر الدولہ نے تمام خاندانی جایداد نواب سراج الملک مرحوم

کو واپس عنایت فرمائی نواب سر سالار جنگ کو اون جاگیرونکا
انتظام سپرد ہوا اسکے پانچ برس کے بعد نواب سراج الملک نے انتقال
فرمایا نواب سراج الملک بہت تیز فہم اور مردم شناس تھے انہون نے
نواب مختار الملک مرحوم کی ذکاوت ذہن دیکھکر انکو اپنا مشیر قرار دیا اور
اوس زمانہ پرشور و شغف کی پیچیدگیون کے سبب انسے اکثر صلاح لیتے تھے
نواب سالار جنگ کی دیانت اور راستبازی ابتدا سے عمر سے ظاہر
ہوتی تھی نوابصاحب مرحوم اپنے عم بزرگوار کی طرز انتظام اور اوس
طریقہ کو جسطریقہ سے سلطنت کے لئے آمدنی بڑہائی جاتی ہی نہایت ناپسند فرماتے
اوس زمانے مین یہہ رواج تہا کہ جب کنٹنجنٹ کی فوج کا خرچ یا اور سرکاری قرضہ
ادا کرنے کے لئے ضرورت ہوتی تھی تو عربون اور پٹہانون سے بے انتہا سود
پر روپیہ قرض لیا جاتا تہا اور تعلقہ کے تعلقہ بطور کفالت اونکو دیدئے جاتے تھے
اور وجہ یہہ تھی کہ ساہوکارون نے روپیہ قرض دینا بالکل بندکر دیا تہا
نواب سالار جنگ مرحوم اس طریقہ سے ہمیشہ مخالف رہتے تھے جب
نواب مرحوم دیوان ہوئے تو پہلا انتظام انکا یہہ تہا کہ ساہوکارون کے
وثوق پر اوہنون نے گورنمنٹ کا اعتماد دیدیا کیا اور پرانا طریقہ عربون سے

قرض سے لینے کا بالکل سد دو کر دیا۔

سراج الملک کے زمانے مین ملک اور انتظام کی حالت نہایت خراب تھی مالگزاری کو ٹھیکہ پر دینے کے طریقہ نے بالکل ملک کو تباہ کر دیا تھا اور آمدنی کے بہ نسبت کئی لاکھہ روپیہ سالانہ خرچ زیادہ تھا سنہ ۱۸۴۳ء جبکہ راجہ چندو لعل نے استعفا دیا اور نواب مختار الملک مرحوم دیوان ہوئے تو سنہ ۱۸۵۳ء تک اسقدر خرابیان ملک مین رہین کہ کسی اور ریاست مین نہوئی ہونگی مین سلطنت پر بے انتہا قرضہ تہا ۔ خزانہ سرکاری بالکل خالی تہا ۔ حضور پر نور کا ذاتی روپیہ تک بہ قرض خرچ ہوا کرتا تہا یہانتک کہ حضور پر نور کے زیورات تک اسی کام کے لئے رہن ہو گئے تھی۔

نواب سالار جنگ مرحوم کے عم بزرگوار کا اپنے دوبارہ وزارت کے ایام مین بروز سہ شنبہ ۲۶ مئی سنہ ۱۸۵۳ء کو انتقال ہوا ۔ اوسکے پانچوین روز ایک دربار عام مین جہان کہ صاحب رزیڈنٹ کرنیل لوبلی موجود تھے حضور پر نور نے نواب مختار الملک مرحوم کو خلعت وزارت مرحمت فرمایا اپنے چچا کے انتقال اور اپنی وزارت جسکی کچہہ امید نہ تھی۔

نواب صاحب مرحوم نے اس سب انہوںہناک حادثہ کو ایسے حسرت انگیز

از روئے ہمدردی جلو مین لکہاہے کہ جس سے بہتر مطلب وا کرنیکا وسیلہ شاید ممکن نہو ۔ یہہ خط
نواب صاحب مرحوم نے یکم جون ۱۸۵۳ء کو اونہین مسٹر ڈائیٹن کے نام لکہا ہے
جنکی جگہہ پر چہہ سال پیشتر اونہون نے کام کیا تہا ۔ اس خط کا خلاصہ مضمون یہہ
تہا کہ اس ڈاک مین آپکو میری چچا کے انتقال کی افسوسناک خبر (جو ۲۶ ماہ گذشتہ
کو ہوا) پہونچے گی چند روز سے اونکو بخار وغیرہ کی شکایت چلی جاتی تہی لیکن ۲
ماہ گذشتہ کو اون پر اسقدر مرض وضعف کا غلبہ ہوا کہ نشست و برخاست
سے بالکل معذور ہوگئے ۔ باوجود شدت علالت کے جب اونکو قدرے
افاقہ ہوا تو بروز شنبہ شریک دربار ہوے اور حضور کی طرف سے گورنمنٹ
انگریزی کے ساتہہ معاہدہ جدید کی تحریر وتکمیل کی ۔ اس کے بعد اونکی حالت
ابتر ہوگئی مرض نے لحظہ لحظہ ترقی کرنی شروع کی ۔ ۲۴ وین تاریخ بروز دوشنبہ
حسب صلاح ڈاکٹر میکلین نقل مکان کیا گیا اور بستن جی کے مکان واقع چادرگہاٹ
پر اونکو لیگئے تو بہی اونکی حالت آناً فاناً ابتر ہوتی گئی اخرکار ۲۶ مئی روز پنجشنبہ
۷ بجے شام کو انتقال فرمایا ۔ نعش کو شہر مین لیگئے اور دوسرے روز تجہیز
وتکفین ہوئی ۔ جو صدمہ کہ ہم لوگون کو خصوصاً والدہ صاحبہ کو پہونچا اوسکا
بیان غیر ممکن ہے ۔ مجہے یقین ہے کہ آپکو بہی بہت ملال ہوگا ۔

اس سانحہ مین مجھے اوس جدید معاہدہ کی نقل بھیجنے کی مہلت نہوی لیکن جنرل فریزر کو ایک نقل بھیجی ہی یقین ہی کہ آپ کی نظر سے بھی گزریگی —

۳۰ وین مئی کو بروز دوشنبہ حضور پرنور نے دفعتہ یاد فرمایا اور ارشاد ہوا کہ دوسرے بھی حاضر رہین اور صاحب رزیڈنٹ بہادر بھی اوسی وقت مدعو ہون چنانچہ ۳۱ مئی کو دربار ہوا اور بغیر میری یاد ادی صاحبہ کے درخواست کے حضور پرنور نے مجھے خلعت دیوانی اور راجہ نرندر بہادر کو خلعت پیشکاری مرحمت فرمایا —

جی چاہتا تھا کہ عم مرحوم کی جاگیر پر قانص رہکر گوشہ نشینی مین بسر کرون اور اپنی عمر کو اون خدشات و افکار مین نگزارون جو عہدۂ دیوانی کے ساتھہ متعلق ہین خصوصًا اندنون مین کہ حوادث گوناگون سے ایک طلاطم پیدا ہے لیکن ممکن نہوا اور میرے یورپین اور ہندوستانی دوستون کی یہہ صلاح قابل تسلیم نظر آئی کہ اگر مین اس عہدے سے انکار کرونگا تو مین اور میرا خاندان تباہی مین پڑجائیگا اگر خدا نے چاہا تو حتی المقدور اس امر مین کوشش کرونگا کہ اس سلطنت کو انواع انواع پیچیدگیون اور طرح طرح کی اولجھنون سے نکالون اور انتظام درست کرون —

اثروار حملو نمین لکھا ہے کہ جس سے بہتر مطلب ادا کرنیکا وسیلہ شاید ممکن نہو — یہہ خط
نواب صاحب مرحوم نے یکم جون ۱۸۵۳ء کو اونہین مسٹر ڈائیٹن کے نام لکھا ہے
جنکی جگہہ پر چھہ سال پیشتر اونہون نے کام کیا تھا — اس خط کا خلاصہ مضمون یہہ
تھا اوس ڈاک مین آپکو میری چچا کے انتقال کی افسوسناک خبر (جو ۲۶ ماہگذشتہ
کو ہوا) پہونچے گی چندروز سے اونکو بخار وغیرہ کی شکایت چلی جاتی تھی لیکن ۲
ماہگذشتہ کو اون پر اسقدر مرض وضعف کا غلبہ ہوا کہ نشست وبرخاست
سے بالکل معذور ہوگئے — باوجود شدت علالت کے جب اونکو قدرے
افاقہ ہوا تو بروز شنبہ شریک دربار ہوے اور حضور کی طرف سے گورنمنٹ
انگریزی کے ساتھہ معاہدہ جدید کی تحریر وتکمیل کی — اس کے بعد اونکی حالت
ابتر ہوگئی مرض نے لمحہ لمحہ ترقی کرنی شروع کی — ۲۴ وین تاریخ بروز دوشنبہ
حسب صلاح ڈاکٹر میکلین نقل مکان کیا گیا اور بستن جی کے مکان واقع چادرگہاٹ
پر اونکو لیگئے تو بھی اونکی حالت آناً فاناً ابتر ہوتی گئی اخرکار ۲۶ مئی روز پنجشنبہ
۷ بجے شام کو انتقال فرمایا — نعش کو شہر مین لیگئے اور دوسرے روز تجہیز
وتکفین ہوئی — جو صدمہ کہ ہم لوگون کو خصوصاً دادی صاحبہ کو پہونچا اوسکا
بیان غیر ممکن ہے — مجھے یقین ہے کہ آپکو بھی بہت ملال ہوگا —

اس سانحہ مین مجھے اوس جدید معاہدہ کی نقل بہیجنے کی مہلت نہوی لیکن جنرل

فریزر کو ایک نقل بہیجی ہے یقین ہے کہ آپ کی نظر سے بھی گزریگی —

۳۰ وین مئی کو بروز دوشنبہ حضور پر نور نے دفعتہً یاد فرمایا اور ارشاد ہوا کہ

دوسرے پیچ بھی حاضر رہین اور صاحب رزیڈنٹ بہادر بھی اوسی وقت مدعو ہون

چنانچہ ۳۱ مئی کو دربار ہوا اور بغیر میری یا دادی صاحبہ کے درخواست کے

حضور پر نور نے مجھے خلعت دیوانی اور راجہ نرندر بہادر کو خلعت پیشکاری

مرحمت فرمایا —

جی چاہتا تھا کہ عم مرحوم کی جاگیر پر قابض رہکر گوشہ نشینی مین بسر کرون اور اپنی

عمر کو اون خدشات وافکار مین نگزارون جو عہدۂ دیوانی کے ساتھ متعلق ہین

خصوصًا اندنون مین کہ حوادث گوناگون سے ایک طلاطم پیدا ہے لیکن ممکن

نہوا اور میرے یورپئین اور ہندوستانی دوستون کی یہہ صلاح قابل تسلیم نظر

آئی کہ اگر مین اس عہدے سے انکار کرونگا تو مین اور میرا خاندان تباہی مین پڑجائیگا

اگر خدا نے چاہا تو حتی المقدور اس امر مین کوشش کرونگا کہ اس سلطنت

کو انواع انواع پیچیدگیون اور طرح طرح کی اولجھنون سے نکالون اور انتظام

درست کرون —

مسٹر بائی سن کے خط مین جو ایما جواہرات کے فروخت کا ہوا تھا مین
امید کرتا ہون کہ آپ اوسمین ابھی تھوڑے دنون توقف کرینگے - آپ سچ
سمجھئے کہ جہان تک مجھسے ممکن ہوگا مین روپیہ دیکر فک رہن مین کوشش کرونگا -
یہہ جواہر جنکا اس خط مین ذکر ہے وہی ہین جنکو نواب نصیرالدولہ مرحوم نے
قرض ادا کرنے کی غرض سے رہن کیا تھا —

جن امور کا کہ **نواب مختارالملک** مرحوم نے وعدہ کیا تھا وہ امور اب
صفحات تاریخ ہندوستان پر یادگار رہگئے - فی الواقع نہایت سچائی اور
ایمانداری کے ذریعہ سے نواب مرحوم نے اس سلطنت کو دوبارہ زندہ
کرکے نوجوان بنا دیا - جن لوگون نے حیدرآباد کو اوس زمانہ مین دیکھا تھا
اونمین سے بہت ہی کم شاید دس پانچ آدمی ایسا یقین کرتے تھے کہ حیدرآباد کی
یہہ صورت ہوجائیگی جو اب ہے — **نواب مرحوم** کی نوعمری ملک کی بے انتہا
ابتر حالت **سراج الملک** مرحوم کی طرف حضور پرنور اور اون کے
درباریونکا یہہ گمان کہ ملک برار انگریزون کو اونکی طرفداری کی وجہہ سے دیدیا
اور اس سبب سے حضور پرنور اور اہل دربار کی ناراضی ان سب خرابیون کے
علاوہ نواب صاحب مرحوم کے لڑکپن اور ناتجربہ کاری کی خلش —

اس جگہہ پر مین صیغہ مال کی اوس رپورٹ سے کے چند فقرات نقل کرتا ہون جو نواب صاحب مرحوم کے زمانہ ۱۸۵۳ء مین سب سی پہلے شایع ہوئی — اونہون سنے یعنے نواب مدار المہام سر سالار جنگ نے انتظام ملکی اور خزانہ کی حالت نہایت ابتر پائی — اور سب سے بڑی خرابی یہہ ہوئی کہ عین اوس زمانہ مین جبکہ اونہون سنے یعنی سراج الملک سنے انتظام دیوانی اپنے ہاتھہ مین لیا اضلاع برار واری چور دو آب و نلدرگ جنکی آمدنی اس زمانے مین ۳۳۹۷۴۳۴ روپیہ سالانہ کی تھی و نیز اضلاع بہام والیور وغیرہ سرکار عظمت مدار ایسٹ انڈیا کمپنی سکے حوالے کر دیا — اس واقعہ کی وجہہ سے ملک اور بھی ضعیف ہوگیا —

گو کہ کنٹنجنٹ فوج کے اخراجات کی بابت جو قرض تھا اور نیز اوسکے سالانہ اخراجات کے بار سے خزانہ سبکدوش ہوگیا تہا لیکن ایک کثیر التعداد جاگیردار و نکی جاگیرین ان اضلاع مین تہین اور گورنمنٹ انگریزی سنے اونکو بیدخل کر دیا تھا — جاگیردار الچ پور و بہوم سلطان نواز جنگ — دلاور نواز جنگ — بڈہن خان — عبداللہ بن علی عمر بن عود — وغیرہ سنے اپنی جاگیرون سکے معاوضہ کا یا اوس روپیہ کا جو گورنمنٹ کے ذمہ تھا دعویٰ کیا — انمین ہر ایک سکے دعویٰ کی مقدار پانچ لاکہہ سے

تیس لاکھہ روپیہ تک تھی اور کوئی آمدنی باقی نہ تھی جس سے حضور پرنور کے قرابتداران
اور منصب دارون کو کچھہ دیا جاسے - حضور پرنور خود اپنے رہن شدہ جواہرات
کے چھوڑانے کی بڑی فکر تھی جنکو مسٹر ڈائیٹن انگلستان لیگئے تھی -
اوس قرضہ کی مقدار جو اس ملک کے ساہوکارونکا تھا دو کرور ستر لاکھہ تھی -
یہہ بھی اس جگہہ پر ذکر کرنا چاہئے کہ نواب مرحوم کی وزارت کے چند سال بعد جب
ان ساہوکارون کے قرضہ کا تصفیہ ہوا تو نہایت ہی انصاف اور ایمانداری
اور بڑی غور و تفتیش کے بعد انسی لاکھہ روپیہ اس قرضہ کی مقدار رہگئی - اوس
وقت حضور پرنور کے گرد جسقدر مجمع خودغرض خوشامدخورون اور سرکاری آمدنی
کے لوٹنی والونکا تھا اوس سے تعجب آتا ہی کہ نواب مرحوم سے چند ہی ہفتونکے
بعد وزارت کیون نہ لیگئی - اصل یہہ ہی کہ جن لوگون نے اسکے اس
عہدے پر مقرر ہونیکے لئی تائید کی تھی تو صرف یہہ سمجھکر کہ یہہ نوجوان انتظام سلطنت سے
محض لاعلم ہین ہمارے ہاتون مین کہلونے کیطرح رہینگے - اور ہم اونکے ذریعہ
سی اپنے اغراض فاسدہ حاصل کرتے رہنگے - مگر تہوڑے ہی دنون کے بعد
اونکو یہہ معلوم ہوا کہ وہ غلطی پر تھے - اسوجہہ سے وہ بہی ان سے جدا ہوگئے
وہ لوگ جو تیس سال تک حیدرآباد کے دربار کی خراب باتون مین اپنی زندگی بسر

کرتے رہے نواب مرحوم کی سخت دیانت داری کو بہت ناپسند کرتے تھے ـ لیکن سر سالارجنگ مرحوم نے کبھی اپنے طریقہ کی بہتری مین کچھ شبہہ نہین کیا اور باوجود تمام مخالف کوششون کے انکا انتظام بدستور قائم رہا بلکہ ہر سال قوی ہوتا گیا ـ انکی راست بازی اور اپنے وعدہ کی ایفاء مین مضبوطی نے دو بہت بڑے گروہون کو انکا طرفدار بنا دیا یعنی ساہوکار اور عرب جمعدار سب اونکی طرف ہو گئے ـ

عربون کے ہاتھہ مین اوسوقت نصف آمدنی سرکاری اور کل اقتدارات تھی ـ اور ساہوکارونکے پاس روپیہ تہا ـ ساہوکار بلا تردد نواب مرحوم کو روپیہ قرض دیتے تھی کیونکہ بغیر قرض لئے ملک کی ابتر حالت کو درست کرنا ممکن نتہا اس عہدے پر مقرر ہونے کے بعد نواب مرحوم نے حضور پرنور سے ایک درخواست کی جسکا مضمون یہہ تھا ـ "خانہ زاد کی طرف سے اس امر کی درخواست کی جاتی ہے کہ حضور پرنور کے اعزا و ملازمین ذاتی اور فوج صرف خاص کی تنخواہ ماہانہ کی نسبت اور نیز موقوفی و بحالی تعلقہ داران اور حساب کی جانچ اور نئی فوج کی بہرتی کے بارہ مین جو تدابیر کمترین اختیار کرے حضور پرنور اوسکو منظور فرمائین ـ اور یہہ کہ کمترین کو اجازت دیجاسے کہ ملازمین فوج و دیوانی کو

جو حکم عدولی سرکار عالی کرین سزا دیجائے ۔ اور نیز یہہ کہ اگر سرکاری امور مین
حضور پرنور سے کوئی شخص کمترین کی شکایت کرے تو بغیر کمترین سے تحقیق فرمائے
اوسکی طرف توجہہ مبذول نفرمائی جاوے ۔ حضور پرنور ایسی امور کے عادی
نتہے اولاً بہت تامل فرمایا لیکن آخر کار ایک شخص برہان الدین نامی کے کہنے سے
جنکو حضور کے مزاج مین بہت دخل تہا حکم منظوری تحریر فرماکر درخواست واپس کی
اس درخواست مین کچہہ بہت خوفناک مطالب نتہے ۔ منظوری کے چند روز
بعد جب **نواب صاحب** مرحوم نے اس درخواست کا ترجمہ رزیڈنٹ
کو بہیجا تو اوسکے ساتہہ یہہ تحریر فرمایا ۔ اس قسم کی درخواست بادی النظر
مین شاید فضول سمجہی جاوے کیونکہ یہہ تمام اختیارات اوس عہدے کے ساتہہ ملحق
ہین جس عہدے پر مین ہون ۔ لیکن آپ موجودہ حالات سے خوب واقف
ہین ۔ اس قسم کی دستاویز جس پر حضور پرنور کے دستخط موجود ہین آیندہ
بہت سی عام غلط فہمیون کے حملون کو سپر بنکر روکیگی ۔ یہہ درخواست
ایک عمدہ ابتدا اون تمام ترقیون اور اصلاحون کی تہی جو نواب صاحب مرحوم نے
اپنی تینتیس برس کی وزارت مین کین ۔ اب مین اس امر کا ذکر کیا چاہتا
ہون کہ نواب صاحب مرحوم نے کیونکر اون علاقہ جات کو جو قرض مین رہن تہے

چہوڑایا اور کیونکر عربون اور پٹہانون کی قوت کو توڑا اور کس طرح رفتہ رفتہ اون اعلی انتظامات کی نوبت آئی جنمین نواب صاحب کی آخری عمر کے پندرہ برس صرف ہونمین مشہور رہیں —

اس وزیر باتدبیر کی پہلی کوشش اصلاح ملک کی نسبت یہہ تھی کہ عربونکی قوت (جو تمام ملک پر حاوی تھے) توڑ دیجائے - اس امر کی بھی تجویزین ہوی تہین کہ فوج جس کی تنخواہ کا بڑا بار آمدنی پر پڑتا ہی کم کی جائے — عام احکام تعلقہ دارون اور جاگیرداورن کے نام اس مضمون کے جاری ہوی تھے کہ عربون اور رہیلون اور پٹہانون کی تنخواہ ادا کر کے یہہ لوگ موقوف کر دئے جائین - لیکن ابتدأً ان احکام کی تعمیل بہت کم ہوئی — اوس زمانے مین عرب اور دیگر قوت دار مہاجن ہر قسم کی تدبیر اپنا روپیہ وصول کرنے کے لئے مدیونکی نسبت عمل مین لاتے تھے — مدیون اکثر جمعدارون کے مکان مین قید رہتے تھے اور جب تک وہ روپیہ سب باق نہین کرتے تھے نان خشک اور پانی ملتا تھا اور بعضون کو فاقے دئے جاتے تھے مدیون کے مکان پر عربونکا پہرا ہو جاتا تھا آمد و رفت بند کر دی جاتی تھی — ان عربون کے دعوونکے فیصلے اور اونکی زیادتیون کی روک کے لئے وزیر مرحوم نے ایک خاص عدالت قایم کی جسکا اجلاس نواب صاحب کے

مکان پر ہوتا تھا - ابتدا ہی سے یہہ عدالت نہایت مفید ہوی - - اوس زمانہ
کے دو نامی عرب جمعدارون نے جنکے نام عبداللہ بن علی اور عمر بن عود تھے
عدالت کی ڈگریون کی بڑی اعانت کی - ان سرداروںکے نام حکم نافذ تھا کہ
جو شخص انکی قوم مین سے سرتابی کرے اوس کو فوراً گرفتار کرکے سزا دین -
اور اِس مقصد کے حاصل کرنے مین جو تدبیر مناسب جانین عمل مین لائین -
ان تمام مقاصد مین وزیر مرحوم کو عرب جمعدارون سے مدد ملتی تھی اور یہہ مدد
اوسوقت بہت بکار آمد ہوی کیونکہ ان سرداروںکو اپنی قوم پر بڑے اختیارات
تھے - ان اصلاحون کے ساتھہ بڑی بات یہہ تھی کہ نوابصاحب مرحوم
نے گورنمنٹ نظام کا اعتبار قایم کر دیا تہا - نواب صاحب کی وزارت
کے قبل یہہ اعتبار اسقدر گہٹ گیا تہا کہ کوئی ساہوکار سرکار کو روپیہ قرض نہ دیتا تہا
لیکن ۱۸۵۳ء کے اختتام سے پہلے اس گروہ کے خاص خاص لوگون سے ایسی
خوش معاملگی کے ساتھہ انتظام کیا گیا کہ سرکار کو روپیہ قرض دینے لگے -
ایک اور بہت بڑی تجویز نواب مرحوم نے کی تھی جس مین آخرالامر انکو
کامل کامیابی حاصل ہوی یعنی اوس زمانے مین بہت سے زمینین اور جاگیرین
عربون اور پٹھانون کے قبضہ مین تہین یہہ زمینین اور جاگیرین یا نوابصاحب کے

نہ رگون سنے سرکاری قرضہ مین رہن کر دین تہین یا اور ذی اختیار لوگون سنے
وقتاً فوقتاً گروکین — نوابصاحب مرحوم سنے ان تمام اراضی اور جاگیرون کو
بڑی کوشش سے واپس لیا ۔ ۱۸۵۰ء مین ان کا جب تخمینہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ
۶۵ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی تھے — سکے علاوہ اور ونکی بہی ذاتی جاگیرون
پر یہہ لوگ قابض تہے جنکی آمدنی پندرہ یا اٹہارہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی تہی اور تیس
لاکہہ روپیہ آمدنی کے اضلاع انہین عرب اور پٹہانون کی حفاظت مین تھے —
یعنی اون اضلاع کے ٹہیکہ دارون سنے گورنمنٹ کو زر پیشگی دیدیا تہا اور ان
عربون اور پٹہانون کی ضمانت تھی کہ جب تک وہ روپیہ وصول نہو جاسے
یہہ لوگ اون اضلاع سے بیدخل نہ کئے جائین — اور اوس زمانے مین یہہ
عام رسم تھی کہ ایک شخص کے ہاتھہ ایک ضلعہ کی آمدنی فروخت کر دی جاتی
تھی اور پہر تہوڑے دنومین دوسرے کے ہاتہہ فروخت ہوتی تھی مقصد
یہہ تہا کہ زر نقد ہاتہہ سگے کیونکہ گورنمنٹ کو روپیہ کی بہت ضرورت رہتی تھی
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۸۵۰ء مین ایک کرور سے زیادہ آمدنی پر عربون
اور پٹہانون کا قبضہ تہا اضلاع برار وغیرہ جب سرکار انگریزی کو دی گئی
ہین تو بہت سے یہہ لوگ بیدخل کر دیئے گئے اور انہون سنے مقدار کثیر

کے دعوے سے سرکار عالی پر کئی جنکو نوابصاحب نے رفتہ رفتہ ادا کیا ۔

بڑی تدبیر جو نوابصاحب مرحوم نے ان عربون کے ہاتھ سے اون بڑی سرکاری آمدنی کے واپس لینے کے لئے کی وہ یہہ تھی کہ ان عربون اور پٹھانون کا روپیہ جہان تک ممکن تھا سرکاری آمدنی سے ادا کیا اور باقی کے لئے ساہوکارون سے ضمانت دلوادی ۔۔۔

اسی تدبیر سے متعلق آخر ستمبر ۱۸۵۳ء مین انہون نے جو مضمون کرنل لوکو لکہا ہے کہ وہ اوسوقت حیدراباد سے جاکر سپریم کونسل کے ممبر ہوگئے تہے وہ یہہ ہے "مین نے تعلقہ دارون سے جو بالکل لالہ بہادر کے مددگارون سے تہے وہ اضلاع جنکی آمدنی پندرہ لاکہہ روپیہ کے قریب تھی مسترد کر لئے میری خواہش ہے کہ عربون کے قبضہ مین جو پچیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی کے ہین وہ بہی واپس لون لیکن لالہ بہادر وغیرہ اپنے اغراض فاسدہ کے لئے اسمین مشکلین ڈالتے ہین ۔ مین قبل اسکے کسی نہ کسی قدر ان امور کا فیصلہ کرچکا ہوتا ۔ مگر برہان الدین کی علامت نے مجھے روکدیا آپ جانتے ہین کہ میرے اور حضور پرنور کے درمیان بہی وکیل ہین اور بہی ایک شخص ہین جنکو حضور پرنور کے مزاج مین بہت دخل ہے اور

اور انہین کی وجہہ سے میری تدابیر منظور کئے جاتے ہین ۔ مجھے امید ہی کہ لا یہان
کی سازشون اور خودغرضیونکا مجھپر کچھہ اثر نہ ہوگا اور مین ان اضلاع کو عرون
سے واپس لیلونگا ۔ لیکن ایسی حالات مین جیساکہ مین نے بیان کیا جب
تک گورنمنٹ انگریزی کی اعانت نہو میرے لئے ان تدابیر کا عمل مین لانا
بہت مشکل ہے ۔ مین چاہتا ہون کہ کسی تحریر مین جو نواب گورنر جنرل
اس دربار مین بہیجین یہان کے اعلی افسران مال کی بددیانتی اور بداعمالیون
کی طرف کچھہ اشارہ کردیا جاے ۔ اس قسم کے اشارے کی وجہہ سے
ان افسرونکو ایک خوف پیدا ہوگا اور میری قوت بڑہ جاٸیگی " اس خط
سے معلوم ہوسکتا ہی کہ نواب مرحوم کو اپنے انتظام مین کن کن مشکلون
کا سابقہ پڑتا تہا اونہون نے ان مشکلونکا مقابلہ بڑی جوانمردی اور نہایت
صبر و بُردباری سے کیا ۔ ان صفات مین نواب سر سالار جنگ
اپنا مثل نہین رکہتے تھے ۔ انہین صفات کی بدولت نواب صاحب
ہمیشہ اون دقتون پر غالب آگئے جنسے ہر ایک معمولی قسم کا انسان گہبرجاتا ہے
یہی صفات نوابصاحب کی تمام کامیابیونکا باعث ہین جو اونکو اپنی ابتداء
عمر اور آخر عمر کی پیچیدگیون مین حاصل ہوئین ۔ خوشی کی بات یہہ ہے

کہ اونکو شروع ہی سے گورنمنٹ انگریزی سے مدد دی جسکی اونہون نے اس خط مین خواہش کی تھی — اور اس اعانت حاصل کرنےمین اونکی کوشش آخر عمر تک ضایع نہین گئی — بجز چند روز کے جسکا ذکر آیندہ کیا جائیگا — لیکن ساتھہ ہی اسکے نواب مرحوم نے اس اعانت کو کبہی غیر واجبی طور سے استعمال نہین کیا —

اپنی وزارت کے چند روز بعد نواب صاحب مغفور نے اپنی شادی ان عفیفہ کے ساتہہ کی جو اب بیوہ ہو گئین — یہہ شادی چپ چاپ بغیر اون رسوم اور فضول اخراجات کے ہوئی جو اوس زمانے مین فرض سمجھے جاتے تھے بلکہ آجتک مروج ہین —

جس شخص کو اونکے انتظام سلطنت کا تہوڑا بھی تجربہ ہوا ہے وہ قائل ہے کہ اونکا دل معمولی دل نہ تہا — ایک شخص نے جو اونکا راز دار اور بخوبی واقف کار تھا کہا کہ " مین نواب صاحب کو ہر طرح اور ہر معنو مین نیکا ایماندار سچا شخص یقین کرتا ہون — معاملات اور طرز معاشرت مین لیوے راستبازی مین سخاوت سے اونکو غرور نہین پیدا ہوتا (جو اکثر امرا مین ہوتا ہے — یہہ صفتین کچہہ ایک شخص ہی مین نہین بلکہ جو ادنی ملا ہی جانتا ہے —

۱۸۵۳ء کے شروع مین باوجود اون مخالفتونکے جنکا ذکر کرنیل لو کے خط
مین کیا گیا نوابصاحب مرحوم نے ساڑہے آٹھ لاکہہ روپیہ کا علاقہ ایک
بڑے سردار عرب عمر ابن عود سے مسترد لیا۔ نو لاکہہ روپیہ کا علاقہ
تاہم اوسکے پاس رہگیا جسمین سے پانچ لاکہہ کا پھر واپس لیا اور چار لاکہہ کا
علاقہ جمعدار مذکور کے پاس اونکی فوجی خدمات کی تنخواہ کی بابت رہنے دیا
لیکن اوسکے چار سو عرب موقوف کر دیئے — وسط ۱۸۵۳ء تک
نواب مرحوم نے چالیس لاکہہ روپیہ کی مرہونہ مالگزاری چہوڑالی اور
دو ہزار عرب اور پٹہان فوج کے موقوف کر دیئے — اوسی سال
کے آخر تک ایک اور بڑے سردار عرب عبداللہ بن علی نے بہی کئی بڑے
بڑے اضلاع واپس دیئے اور اپنی فوج کا ایک حصہ موقوف کرنے پر راضی ہوا
اس سال مین وزیر مرحوم کو ایک دقت یہہ پیش آئی کہ اضلاع گلبرگہ۔ شورالور
رائیچور۔ ناگر کرنول۔ اندور اور حیدرآباد مین بارش کے نہونے
سے قحط پڑگیا — کرنیل میڈوٹیلر نے اپنی کتاب (اسٹوری آف مائی لائف)
مین اس قحط ۱۸۵۳ء کا یون ذکر کیا ہے "نلدرگ مین مین نے
بڑی تباہی پائی میرے ضلع کے لوگون کی حالت ایسی نہتی جیسے کہ اور اضلاع

سی آبپاشیوں کی حالت تھی - ان بیچارے فاقون کے مارے ہو ونکا صرف
پوست و استخوان رہگیا تھا انکی صورت دیکھکر خوف معلوم ہوتا تھا - صبح
کو جب مین گہوڑے پر سوار ہو کر باہر نکلتا تھا تو جا بجا سڑکون کے کنارے
بہوکونکی لاشین نظر آتی تہین یہہ لوگ گاؤن تک نہ پہونچ سکے اور فاقہ کی
تکلیف سے مر گئے - بجز ہنگولی کے اور کبھی مین نے اس شدت کا قحط
جس کو دیکھکر خوف معلوم ہو نہین دیکھا - جہانتک مجھسے اور ساکنان بارک
سے ممکن ہوا بندگان خدا کی مدد کی - مین نے خود کئی ہزار روپیہ صرف
کیا - اور ایک درخواست سرکار مین کی کہ موافق ضرورت کے مجھے
روپیہ صرف کرنے کی اجازت ملے تاکہ مین اون فاقہ کشونکو مزدوری مین
لگاؤن جو کام کر سکتے ہین آخر الامر یہہ درخواست منظور ہوئی اور چار ہزار
محتاجون کو یہہ کام دیا گیا کہ قلعہ کا جنگل کاٹکر صاف کرین - تھوڑے دنون
کی بعد پروردگار عالم نے کرم کیا بارش ہوئی اور لوگ اپنے اپنے گہرون
کو واپس جانے لگے - اگر یہہ قحط عام ہوتا تو ہم نہین جانتے کہ سکنا ملک
کا کیا حال ہوتا کیونکہ جو نتایج ہم لوگون نے اوٹہائے وہ کافی خوفناک تھی -
اسی ملک کے اور اضلاع مین بھی سخت قحط تھا کہ خزانہ کی حالت ایسی نہتی کہ

زیادہ مدد دیجاتی ـــ اوس زمانے مین اضلاع کی مالگزاری کا انتظام
تعلقدارون یا ٹہیکہ دارون کے ہاتھہ مین تہا جو سررشتہ دارون اور نایبون
کو ذریعہ انتظام سمجھتے تھے اور یہہ لوگ دیسمکہہ اور دیس پانڈیون سے
ملکر کاشتکارون سے سالانہ لگان کا قول لیتے تھے ـــ اسکے علاوہ تعلقہ دار
اور گدی دار بہت کچھہ پاتے تھے نایبون کو اجازت عام دیدیتے تھے کہ جو
چاہین رعایا سے وصول کرین ـ غرضکہ رشوت ستانی کا بازار خوب گرم
تھا ـ کوئی قاعدہ بیچارے کاشتکارونکی حفاظت کا نتھا یہہ غریب انہین
چھوٹے افسرون کے دست تظلم مین پہنچا دیے گئے تھے ـ تشخیص جمع
کے لیے کچھہ قواعد تھے مگر تعلقہ دار اون قواعد کی بہی رعایت نکرتے تھے ـ
اونمین سے بعض قواعد کا ذکر مناسب ہوگا ـــ
سررشتہ دارون کو حکم تھا کہ کاشتکار کی فصل خریف پر اوسکے بیل اور ہل کی تعداد
کے موافق جمع تشخیص کیجاتی یعنے ایک گوی کے ہل پر پانچ سے دس روپیہ تک
اور دو گوئی کے ہل پر دس سے پچیس روپیہ تک ہو ـ اس تشخیص کرنے
مین مقدار اراضی پر کچھہ لحاظ نہوتا تہا ـ جب بٹائی کی رسم جاری ہوی
خصوصاً ملک تلنگانہ مین تو قاعدہ مقررہ کے بموجب کوئی کاشتکار اپنی فصل

کے درو کا مجاز تہا جب تک کہ تعلقہ دار کا کارندہ اوسکی مقدار کا تخمینہ نکرے
جب یہہ تخمینہ ہوجاتا تو رعیت سے ایک قبولیت پر دستخط کرائے جاتے تہے
اوسوقت تعلقدار کے کارندے اور سپاہی کے سامنے فصل کاٹی جاتی تہی —
صاف کئے جانے اور بٹنے تک غلہ قرق رہتا تہا — اسی موازنہ اور
تقسیم غلہ مین ان چہوٹے افسرونکو رقوم ناجایز کی تحصیل کا خوب موقع ملتا تہا
نقدی لگان کی صورت مین بہی رعیت پر کچہہ کم ظلم نہین ہوا —
سررشتہ دار اور تعلقہ دار رعیت کو یہ بہی مشخصہ جمع کی ادا اور دیگر رقوم
ناجایز کے دینے پر مجبور کرتے تہے تمام اس فصل سے کہ فصل اچہی ہو یا خراب
اگر وہ روپیہ یا کسی ساہوکار کی ضمانت نہین دیتا تو تمام اوس کا مال و اسباب
و مواشی قرق کرلی جاتے اور اوس پر اور اوسکے بال بچون پر بے انتہا
ظلم کئے جاتے تہے تاکہ اگر اوس نے کچہہ روپیہ یا مال کہین پوشیدہ رکہا ہو
تو بتا دے —
نوابصاحب نے سب سے پہلے گدی داری کا طریقہ بالکل موقوف کردیا
اور معتبر اشخاص تشخیص جمع اور وصول مالگزاری کے لئے اضلاع مین مقرر کئے
تعلقہ دار جو اوسوقت اضلاع کے مالک تہے جنمین سے بہت سی لوگ اس عہدہ کو

گویا حصول دولت کے واسطی ایک بڑی تجارت سمجھتے تھے طلب کر لئی گئے اور جب اون اضلاع کا حساب شایع ہوا جو ۱۸۵۳ع مین سرکار کمپنی کو سپرد کردی گئے تھی تو ثابت ہوا کہ اون ضلاع کے تعلقہ دار سرکاری مالگزاری کا بہت کم حصہ گورنمنٹ نظام مین داخل کرتے تھی عموماً ایک ربع آمدنی سے لیکر نصف آمدنی تک خود کہا جاتے تھے ۔ مثلاً ضلع میکیور ملک برار کی آمدنی تعلقہ دار کے حساب مین ایک لاکہہ پندرہ ہزار مندرج تھے ۔ حالانکہ اصلی آمدنی ایک لاکہہ نوی ہزار تھی اسیطرح بہت سی اراضی ملک برار بن قابل تردد ایسی تھی جو نقشجات مین غیر مزروعہ دیکہائی جاتی تھی یا اوسکا مطلق ذکر ہی نہوتا تہا ۔ جب ملک برار گورنمنٹ کمپنی کو دیا گیا تو اسکے شمالی قسمت مین مزروعہ زمین کی مقدار چار لاکہہ پچیس ہزار بیگہ ظاہر کیجاتی تھی حالانکہ پیمایش مین سترہ لاکہہ بیگہ سے زیادہ معلوم ہوئی جب ملک برار ۱۸۵۳ع مین انگریزونکو دیا گیا تو کرنیل ہڈ ویلر ضلع ملدرک کے افسر مقرر کئے گئی اونہون نے اس بارہ مین حسب ذیل تحریر کیا ۔

گورنمنٹ نظام کے تعلقہ دارونکو بے انتہا فایدہ تہا ۔ یہ لوگ بڑا حصہ مالگزاری کا مقامی سکہ کے مطلب سی وصول کرتے تھی جو بحساب بازار

کمپنی کے روپیہ سے کچھ کم تہا - لیکن بجائے اسکے کہ ہنڈاون کا فایدہ
وہ گورنمنٹ کو دین حیدرآباد بذریعہ ہنڈوی کے بہیجتے تھے جو وہان شہر کے
کم قیمت روپیہ سے بدلی جاتی تھی —

اب غور کرنا چاہئے کہ جب حیدرآباد کے ایک صوبہ مین اندہیر تہا تو اور اضلاع
مین کیا اندہا دُہند ہو گی —

نلدرگ کا ضلع جب سرکار انگریزی کو سپرد کیا گیا تو پہلے ہی سال اوسکی آمدنی
ایک لاکہہ تینتیس ۳۳ ہزار زیادہ ہو گئی - ان مثالون سے معلوم ہوتا ہے
کہ حیدرآباد مین اوسوقت کیسی لوٹ مچی ہوی تہی جسکی برسون کسی نے
خبر بہی نلی - پس ایسی حالت مین نواب مرحوم کا یہہ انتظام کہ اونہون نے
تمام تعلقہ داران اضلاع کو اونکی جگہہ سے (جنکو وہ موروثی سمجہے ہوے
تہے) ہٹا دیا کیا مفید ہوا اس انتظام کی بدولت آمدنی کی زیادتی کے آثار
فوراً نمایان ہونے لگے - لیکن اسکے انجام دہی مین بڑے بڑے مشکلین پیش
آئین کیونکہ یہہ لوگ یعنی تعلقہ دار بہت ذی قوۃ ہو گئے تھے اونکے پاس
فوج بہی رہتی تہی - ابتداً تو نوابصاحب مرحوم کو نوجوان سمجھکر تعلقہ دارون
نے مقابلہ کیا مگر آخرالامر اکتوبر ۱۸۵۳ع تک اٹھارہ لاکہہ روپیہ کی آمدنی

کے اضلاع پر نواب صاحب مرحوم نے قبضہ کرلیا اور ان اضلاع مین معتبر
لوگ مقرر کئے ۱۸۵۶ء تک اسی انتظام سے ملک مین ایک نمایان
ترقی دکہائی دینی لگی اور گورنمنٹ نظام کا اعتبار بھی بڑہ گیا ۔ اضلاع مین ادہر ادہر
سرکاری کے نظام مسدود ہوگئے ۔ اوسیوقت بہت جلد حیدرآباد مین ایک
ایک خزانہ شاہی قایم کیا گیا ور اضلاع سے روپیہ اس خزانہ مین داخل ہونے
لگا ۔ آمدنی مین روز افزون ترقی ہونیلگی ۔ بہت سی محصول جو ظالمانہ
ملئے جاتے تھی جنکی آمدنی قریب بیس ۲۰ لاکہ روپیہ کے تھی موقوف کردی گئی

۱۸۵۷ء تک وزیر مرحوم ان اصلاحون مین مشغول رہے ۔ اسی سال
غدر ہوا جسکی وجہہ سے انگریزون کے پاؤن ہندوستان سے اوکھڑ چکے
تھے جیسے انسان کے تمام بدن مین زہریلے مادیکا اثر رگونکے ذریعہ سے سرایت
کرتا ہی اسیطرح فسادون کے باعث یہہ غدر ایک ضلع سے دوسرے ضلع اور
ایک ملک سے دوسرے ملک تک پہیلتا جاتا تھا یہانتک کہ تمام بنگال اور
ممالک مغربی و شمالی و اوده و وسط ہند مین یہہ آگ بخوبی مشتعل ہوگئی اور
حیدرآباد دکہن پر لوگونکی آنکہیں پڑنے لگین ۔ اگرچہ ملک بہی اوسوقت امن

مین شامل ہوجاتا تو خدا جانے کیا نتیجہ ہوتا - گورنر بمبئی نے اوس پر آشوب
و نازک وقت مین رزیڈنٹ حیدرآباد (کرنیل ڈیوڈسن کو) تار دیا
کہ اگر نظام نے بھی اسوقت بیوفائی کی تو گویا تمام ملک اپنے قبضہ سے نکل گیا -
اس امر کو رزیڈنٹ اور سرسالار جنگ کے سوا اور کوئی نہین جانتا تھا کہ
انگریز اسوقت کس اضطرار مین ہین اور اس ریاست مین باغیونکو مدد دینے کی
کسقدر قوت ہے -

فی الحقیقت نواب مرحوم اوسوقت ایک نہایت سخت امتحان کی حالت مین
تھے جکی سختی کو کوئی یورپین یا عیسائی نہین سمجھ سکتا -

عین غدر مین حضور پرنور ناصر الدولہ نے انتقال فرمایا - حضور موصوف نے
حالت نزع مین اپنے صاحبزادے کو وصیت کی کہ گورنمنٹ انگریزی کا
برتاو ہمیشہ دوستانہ رہا ہے اس لئے چاہئے کہ تم بھی وفاداری کے ساتھ
تعلق رکھو - اس انتقال کے بعد فورًا **نواب افضل الدولہ** مرحوم
مسند نشین ہوئے - اس جلسہ مسند نشینی مین رزیڈنٹ بھی شریک تھے
یہان سے واپس جانیکے بعد رزیڈنٹ کو نواب گورنر جنرل کا ایک
تار ملا جسمین یہ خبر وحشت اثر لکھی تھی کہ دہلی کو باغیون نے فتح کر لیا اور

یہانکی حکام انگریزی اور یورپین بہت سے لقمہ نہنگ اجل ہوئے اور بہت
کم جانبر ہوکر گرداب آوارگی مین پہنسے —

رزیڈنٹ نے نواب سالار جنگ مرحوم کو بلاکر اون سے یہہ خبر بیان کی
نواب مرحوم نے فرمایا کہ شہر مین مینے پہلے ہی سے یہہ خبر مشہور ہے عموماً لوگ شکست دہلی کو انگریزونکی
کامل تباہی سمجہتے تہے تہوڑے سمجہہ کا آدمی بہی نہین سوچتا کی وفاداری سرکار انگریزی اور اپنی
گورمنٹ کے ساتہہ سمجہہ سکتا ہے کہ کس دانشمندی کے ساتہہ اس وفاداری کو
کام مین لائے — اونکو کامل یقین تہا کہ آخر الامر سرکار انگریزی فتحیاب ہوگی —
حیدرآباد مین عموماً ایک جوشش ناراضی کا ہو رہا تہا اور چونکہ اورنگ آباد کے
چند غدر کرنے والے جو حیدرآباد مین چہپے تہے گرفتار کرلیئے گئے تہے اسلیئے لوگون
کی ناراضی زیادہ تر پہیلتی جاتی تہی — یہہ اورنگ آباد کے مفسد جو بہین حیدرآباد
مین آئے اور نواب صاحب کو اطلاع ہوی فوراً گرفتار کرکے رزیڈنٹ کے
پاس بہیجدیا ان غدارون کے دوستون کو بہت برا معلوم ہوا اور تجویز
ہوئی کہ چند اشخاص حضور پرنور مین حاضر ہوکر ان لوگونکے چہوڑ دیئے جانے
پر اصرار کرین — نواب مرحوم اور حضور پرنور دونون کو یہہ دہمکی دیگئی کہ
اگر سرکار انگریزی سے جنگ ہوگی تو حیدرآباد کے لوگ دونون کو مار ڈالینگے

کیون مستعد ہوئے اس مقام پر تمہین یہہ جملہ حیرت آور نہ معلوم ہوگا کہ حضور پرنور
اور اون کے وفادار وزیر نے ان دہمکیون کا مطلق خوف نکرکے استقلال
کی راہ کو نچہوڑا - چند تلنگان عرب اور حضور پرنور کی ہمراہی فوج کے کچھہ لوگون
کی اعانت سے حیدرآباد مین کسیقدر انتظام قایم رہا - شہر کے خاص خاص دروازون
پر عربون کے پہرے تھے اور اونکو حکم تہا کہ جب کسی کو گورنمنٹ انگریزی کے
مخالف غدر کرنیکی ترغیب دیتے ہوئے پائین فورا گولی ماردین -
عموما وہ لوگ جو غدر انگیز وغلط کہتے پہرتے تھے گرفتار ہوتے تھے - اس آفت
کے چندہی روز کے بعد میجر جنرل ہل نے کہ اوسوقت اوس تمام فوج کے
افسر تھے جو اس سلطنت مین متعین تھے حسب ذیل تحریر کیا -
ان مستحکم انتظامون نے تمام جنوبی ہندوستان کو اس زلزلہ سے بچالیا اگر
حیدرآباد بھی ہمارا مخالف ہوجاتا تو لامحالہ تمام مدراس کے مسلمان حیدرآباد
کی پیروی کرتے - مدراس پریزیڈنسی مین یہہ امر مشہور تھا - کہ تمام
انگلستان کو جاننا چاہئے کہ انگریزونکی سلطنت جنوبی ہندوستان مین صرف
سر سالار جنگ کے سبب سے قایم رہی انہون نے نہایت دانشمندی
اور ہوشیاری کے ساتھہ وفاداری سے ایسے نازک وقت مین ایسی حشر انگیز

آفت کو باغی خوبی انتظام ہی بہ آسانی روکا اور غدر نہو نے دیا —

باوجود ان تمام پیش بینی اور احتیاط کے نوابصاحب مرحوم اوس حملہ کو نہ روک سکے جو رزیڈنسی پر ہوا — مگر چونکہ مرحوم کو ان باغیون کے ارادہ کی اطلاع ہوگئی تھی لہذا اونھون نے کرنیل ڈیوڈسن رزیڈنٹ کو پہلے ہی سے آگاہ کردیا تھا اسی وجہ سے مقابلہ اچھی طرح ہوا اور باغی کامیاب نہوسکے یہہ حملہ پانسو روہیلون نے بہ افسری علاءالدینخان وطرہ بازخان کیا تھا — ۱۷ جولائی ۱۸۵۷ء کی شام کو یہہ لوگ شہر سے رزیڈنسی کیطرف روانہ ہوئے — راہ مین اور بہت سے ناعاقبت اندیش شامل ہوگئے رزیڈنسی پہونچنے تک کئی ہزار آدمیونکا مجمع ہوگیا — رزیڈنسی کی مغربی دیوار کے متصل دو اونچے کوٹھے کے مکان تھے انپر روہیلون نے قبضہ کرکے وہان سے رزیڈنسی کی فوج کو مارنا شروع کیا اور کوشش کی کہ رزیڈنسی کی دیوار کو توڑکر اندر جانیکا راستہ بنائین مگر ممکن نہوا کیونکہ انگریزی توپخانہ نے خوب گولہ اندازی کی یہہ غدری لوگ شام تک بندوقون سے حملہ کرتے رہے یہانتک کہ اندھیرا ہوگیا شب کو سکوت ہوا — صبح کو آخری فیر رزیڈنسی پر دا غکر واپس آئے اور بہتیسے مجروحین کو وہین بیبس چھوڑا —

اس حملہ کے پہلے کرنیل ڈیوڈسن کے ہندوستانی دوستون نے صلاح دی کہ رزیڈنسی کو بالفعل چھوڑ دینا مناسب ہی مشہور ہو کہ اسکا جواب اونہون نے یہ دیا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ میری ہڈیان بھی حیدرآباد مین رہین — اگر کہل کر لڑائی ہوا اوسوقت بھی مین آخرتک لڑونگا۔

اس حملہ کے بعد پہر رزیڈنسی کی حفاظت کثیر التعداد فوج سے کی گئی گو کہ سکندرآباد کی فوج کے افسر اعلی کی رای نہ تھی کہ اسقدر فوج یہان رہے لیکن رزیڈنٹ اور اونکے فرسٹ اسسٹنٹ میجر تہارن ہل اور فوجی سکرٹری میجر برگس کی یہ رای ہوئی کہ فوج کے چلے جانے سی نوابصاحب اور خود حضور پرنور کی قوت ضعیف ہوجائیگی —

کرنیل ڈیوڈسن کے اس استقلال کی بڑی تعریف ہوئی کہ اونہون نے رزیڈنسی نہین چھوڑی اور کنٹنجنٹ کی فوج بہ افسری سر ہیو روز گورنمنٹ انگریزی کی اعانت کو بہیجدی —

واقعی یہ استقلال قابل توصیف تھا اگر رزیڈنسی چھوڑ دیتے تو علاوہ بزدلی کی مشہور ہونیکے بڑی مشکل یہ پیش آتی کہ نواب مرحوم بالکل اکیلے رہجاتے اسوجہ سے اونکی تمام ارکی تدبیرین ناقص ہجاتین —

ان باغیون کے افسر آخر الامر گرفتار ہوئے - طرہ باز خان نے جب قید سے
بھاگنے کا قصد کیا تو اوسکو گولی ماری گئی - مولوی علاء الدین خان کو حبس دوام
بعبور دریاے شور کی سزا دی گئی - چنانچہ ایک مدت جزیرہ انڈمن مین قید سے
چند سال بعد اونکی درخواست تھی کہ گورنمنٹ حیدرآباد اوسکو رہا کرا دے
لیکن نواب مرحوم نے ایسے مفسد کا پھر اس ملک مین آنا پسند نہین کیا -
کرنیل ڈیوڈسن نے اپنی رپورٹ انتظامی سنہ ۱۸۵۹ع مین جو حیدرآباد کے واقعات
ایام غدر کے ہین اوس مین ایک وجہ یہان امن قایم کی یہہ بھی لکھی ہے - کہ
رسالہ کنٹنجنٹ کے ملازمون نے جو خطوط اپنے احباب و اعزا کے پاس بھیجے
تھے اونمین بڑی بڑی لڑائیون اور دشمنون کی شکست اور فوج انگریزی کی
کی فتحیابی کے حالات درج کئے تھے اس سبب سے یہانکے مفسدونکے دلمین سرکار
انگریزی کی ایک دہشت سما گئی اور زیادہ جرات نہوئی -
اس تہلکہ کے کئی سال بعد وزیر مرحوم نے جو اپنے ایک دوست کو
ولایت لکھا تھا اوسکا خلاصہ یہہ ہے میری نسبت اکثر کہا گیا کہ مین
ہندوستان کا بچانے والا ہون لیکن فی الحقیقت اگر مین اپنے
حضور پرنور اور سرکار عظمت مدار کے کچھہ کام آنیکے لایق ہوا تو جنرل

تہارن ہل کی تعریف کرنا چاہیئے اگر جنرل موصوف حیدر آباد مین نہوتا
تو نہ معلوم حضور پر نور اور رزیڈنسی اور میرا کیا حال ہوتا —
کرنیل ڈیوڈسن اپنے عہد کی پوری لیاقت اور اعلی درجہ کی مستقل دانش
رکہتے تھے - لیکن اگر جنرل تہارن ہل جیسا مضبوط اور مستقل مزاج آدمی
موجود نہوتا تو میری رائے مین کرنیل ڈیوڈسن ان مصیبتون کو نہ
جہیل سکتے — اپنی نسبت مین کہہ سکتا ہون کہ جنرل تہارن ہل کی
صلاح اور مدد سے نے میری جرأت کو قایم رکہا اور مین اوس عام
ناراضی کا مقابلہ کرسکا جو تمام ملک مین پہیلی ہوئی تھی اور جسکو پوری طرح
کوئی انگریز سمجہہ ہی نہین سکتا ؎
اسکے بعد جنرل برگس کی خدمات قابل تعریف ہین اکی قوت اور
اونکی جرأت اوسوقت بہت کام آئی جبکہ باغیون نے رزیڈنسی پر
حملہ کیا تہا — مجھکو اس امر کے معلوم ہونے سے سخت بددلی ہوی کہ
ان دونون افسرون کی خدمات پر کچھہ لحاظ نہین کیا گیا ؎
زمانہ غدر مین جو نیک روش حضور پر نور اور اونکے دیوان سرسالار جنگ
مرحوم نے اختیار کی تھی اسکو سرکار عظمت مدار ہند نے تسلیم کیا ۱۸۵۸ء مین

کرنل ڈیوڈسن رزیڈنٹ نے سفارش کی کہ گورنمنٹ انگریزی کو اور وزیر دکن
اور بعض دیگر امراء دکن کی وفاداری کی نسبت اظہار خوشنودی کرنا چاہیے
سنہ ۱۸۶۹ء سالار جنگ مرحوم کے ذکر مین رزیڈنٹ موصوف نے یون لکھا ہے
جو امداد کہ جناب وزیر دکن نے گورنمنٹ انگریزی کو دی اوسکی تعریف
کسی انداز کے ساتھ حیطہ امکان سے خارج ہے۔ سابقاً کسی وزیر دکن نے
ایسی [illegible] کے ساتھ اپنکو گورنمنٹ انگریزی کا دوست ثابت نہین کیا
تھا۔ انہون نے ایسی پوشیدہ مصلحت سے اپنی جان پر کھیلکر یہ دوستی
قائم کر رکھی تھی اسوجہ سے تمام مسلمان دکن کے انسے ناراض ہوگئے تھے مگر کسی ڈر کی کسی
طرف کسی خوشامد اونکو اوس سچی وفاداری کی راہ سے نہین ہٹایا جو
وہ اختیار کر چکے تھے — کئی مرتبہ اونکے قتل کی تدبیر کی گئی اور اونکو
اسکی خبر تھی لیکن نہ اس خوف سے اور نہ اون خبرون سے جنسے ممالک
مغربی و شمالی مین ہماری شکست ظاہر ہوتی تھی نواب کو ایک منٹ کے لئے
ذرا بھی خواہش یا ضرورت کو مین اونسے بیان کرتا تھا اونکو اوسی
استقلال اور مضبوطی کے ساتھ وہ قبول کرتے تھے اور گورنمنٹ نظام
سب کے جتنے محاصل ہیں اونکا قبضہ ہمارا ہو سب میری اختیار مین دیدیئے تھے

اسکے علاوہ ایک اور انگریزی اقتدار افسر ہندوستان نے اوسی وقت مین یہہ فقرہ لکھا کہ نواب صاحب کی خدمات نہایت بیش بہا اور غیر ممکن المعاوضہ ہین ۔

ابتداے ۱۸۵۸ء مین لارڈ کیننگ نے حضور پر نور نواب افضل الدولہ مرحوم کو ایک چٹھی لکھی جسمین لکھا کہ اسی نازک وقت مین جو وفاداری اور ثابت قدمی آپ سے عمل مین آئی گورنمنٹ آف انڈیا اوسکی نہایت شکرگزار ہے اور گورنر جنرل نے یہہ بھی وعدہ کیا کہ آئندہ ان خدمات کی نسبت خوشنودی اور طریقہ سے بھی ظاہر کیجائیگی ۔

فروری ۱۸۵۹ء مین ایک یہہ قضیہ اتفاقیہ ظہور مین آیا کہ کرنیل ڈیوڈسن رزیڈنٹ اور نواب صاحب حضور کے دربار سے واپس آتے تھے کہ ناگہان ایک متعصب شخص نے حملہ کیا جسکا ذکر کرنیل ہیسٹنگ فریزر نے جو اوسوقت موجود تھے یون لکھا ہے ــ دربار سے مراجعت کے وقت اوس ملاقات کے کمرہ کے متصل ایک شخص نے جسکو ہندوستان کے رہنے سے منسوب کیا جاتا ہے ــ رزیڈنٹ اور نواب مرحوم پر قرابین سے حملہ کیا اوسوقت یہہ دونون صاحب ایک دوسرے کے ہاتھ مین ہاتھ ڈالے ہوے

نہاتے تھے اتفاقاً یہہ دونون محفوظ رہے لیکن نواب صاحب کے دو ایک
ہمراہی زخمی ہوئے پھر اوس نے تلوار کھینچی مین بھی کرچ نکالکر رزیڈنٹ کی
سپر ہوگیا اس عرصہ مین نواب صاحب کے ہمراہیون کی تلوارون سے
اوسکے ٹکڑے اوڑ گئے لیکن زندہ رہا ۔ نواب صاحب کے کوکا
میر تہور سٹ صاحب اس معرکہ مین زخمی ہوگئے تھے ۔

لوگ بیان کرتے ہین کہ حملہ کرنیوالا قرابین داغنے کے وقت رزیڈنٹ
اور نواب مرحوم سے ۷۰ فیٹ کے فاصلہ پر تھا نواب صاحب کے ایک
ہمراہی سٹ قبل اسکے کہ قرابین فیر ہو اوسکا مونہہ پھیر دیا اور اسیوجہ سے
یہہ دونون صاحب محفوظ رہے ۔ اس شخص کا نام جہانگیر خان تھا ۔ یہہ
ایک نامی بدمعاش تھا ۔ ایک مرتبہ ایک مقدمہ کو جسمین یہہ مدعی تھا
جج صاحب نے خارج کر دیا ۔ اوس نے حملہ کیا اور چاہا کہ جج کو چھری سے مار ڈالے
جج تو بچگئے لیکن مدعا علیہ زخمی ہوا ۔

یہہ شخص اون تہانون کے بھی مجمع مین شریک تھا جنہونے ناصر الدولہ بہادر
کے محل مین جبراً گھس کر اپنا وہ قرضہ وصول کرنا چاہا جسکو وہ تسلیم نہین کرتے
تھے یہہ لوگ سب ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اوڑا دئے گئے ۔

یہہ بھی سمجھا جاتا تھا کہ جہانگیر خان اون سوارونکا بھی شریک ہوا تہا جنہون
نے جنرل مکنزی پر حملہ کرکے اونکو زخمی کیا تھا - یہہ شخص ہمیشہ پورا مسلح رہتا
تھا - جس روز اوس نے رزیڈنٹ اور نواب مرحوم پر حملہ کیا تہا وہ
ایک موٹا روئی کا کوٹ پہنے ہوے تہا جسکے وجہہ سے بڑی دیر مین تلوار ان
نے اوسپر اثر کیا - اس واقعہ کے بعد ایک ہفتے تک زندہ رہا
مگر کسیطرح نہ بتایا کہ کسکی ترغیب سے اوسنے حملہ کیا تھا -
حضور پرنور کو بھی سخت رنج ہوا کہ ایسا نامعقول واقعہ انکے سامنے
ہوا - اس خبر کے سننے سے ہزارہا آدمی محل مین گھس آے - حضور پرنور
نے حکم دیا کہ یہہ لوگ نکال دیئے جاوین اور نواب مرحوم اور رزیڈنٹ
کو بہر ملاقات کے کمرہ مین بلاکر بہمراہی فوج خود رزیڈنسی تک تشریف لیگئے - ایسے ایسے
خطرونمین بھی نواب مرحوم سرکار عظمت مدار سے دوستی مین نہایت مستقل رہے
ہر ایک ساعت انکو اپنی جان کا خوف تہا - غدر کے بعد نواب مرحوم
نے بارہا فرمایا کہ اوسی پر آشوب زمانہ مین اونکو پورا یقین اپنے ہلاک
ہونیکا تھا - بجز چند خیر خواہو کے جو اونسے خاص تعلق رکھتے اور کسی پر
اونکو اعتبار نہتا - باوجود ایسی شورش و شغب کے اس امر کے یقین سے

لیکن سلطنت انگریزی ہوگی نوابصاحب کو اوس زمانہ مین بھی مایوسی نہوئی
جبکہ انگریزون پر مصیبت و ادبار کا آسمان ٹوٹ پڑا تہا - نواب مرحوم کی
دانش و دور اندیشی کا اندازہ اون نتیجون کے پیمانے سے ہو سکتا ہے جو
آخر مین ظاہر ہوئے - جسوقت دہلی کو انگریزون نے فتح کرلیا اوسوقت
حیدرآباد والونکو یقین ہوا کہ ہان انگریز ہندوستان مین باقی ہین ورنہ پہلے لوگ
سب یہہ سمجہہ چکے تہے کہ انگریزونکا نام و نشان بھی ہندوستان مین اب
باقی نہین رہا سب مار ڈالے گئے - اس واقعہ یعنی فتح دہلی کے سبب
نواب مرحوم کو بہت مدد ملی اور یہہ سبب قوی تہا دکن مین غدر نہونیکا
لیکن بجز نواب مرحوم کے بہت کم لوگ جانتے تہے کہ کسقدر خوف اوسوقت
تک تہا جب تک غدر کا زور و شور کم نہین ہوا - اونکا دل کبہی متزلزل
نہوا کہ سرکار انگریزی ہندوستان پر مثل سابق قابض ہوگی یا نہین -
۵ اکتوبر ۱۸۶۰ء کو سرکار ہند نے ایک لاکہہ روپیہ کی قیمت کے تحفہ جات
حضور کے لئے بہیجے - یہہ سب چیزین رزیڈنٹ نے دربار عام مین حضور
کے سامنے پیش کین - علاوہ اسکے پچاس لاکہہ روپیہ حضور کے
ذمہ قرض تہے سرکار ہند نے چہوڑ دیئے اور اضلاع رائچور - نلدرگ

اور دہرا سیون معہ شوراپور کے گورنمنٹ حیدرآباد کو مسترد کر دئیے
شوراپور کا راجہ غدر مین باغی ہوگیا تہا — اور تیس ہزار کے قیمتی تحفہ جات
نواب مرحوم اور نواب شمس الامرا کے لئے گورنمنٹ ہند سے بہیجے —
زمینداران بکاپلی وغیرہ کو بہی مناسب تحفے دیئے گئے - اور حضور پرنور کو
(نائٹ کمنڈر اف دی اسٹار اف انڈیا) کا خطاب عنایت ہوا
اس امن وامان کے ہوجانے سی نواب صاحب مرحوم کو بہ اپنی
مجوزہ اصلاحونکے شروع کرنیکا موقع ملا - اگرچہ نواب ناصرالدولہ مرحوم
اور نواب افضل الدولہ مرحوم دونون انکے طریقہ انتظام کو پسند نکرتے
تہے تاہم اس امر کا انکو یقین تہا کہ سواے نواب مرحوم کے اور کوئی
شخص اس ملک کو اچہی حالت مین نہین لاسکتا اور گو کہ کئی بار انکے
موقوف کرنے کا ارادہ ہوا مگر بجز ایک دفعہ کے جسکا ذکر آئیگا کبہی عمل
درآمد نہین کیا گیا —

۱۸۵۵ء کے آخر مین انتظام ملک کے چار حصے کر دئے گئے تہے - حضور
پرنور اور نواب شمس الامرا چند اضلاع کا انتظام کرتے تہے جنکی آمدنی
بیس لاکہ روپیہ کی تہی — نواب مرحوم ساٹہہ لاکہہ کی آمدنی کے اضلاع

کا بندوبست کرتے تھے علاوہ ان اضلاع کے باقی فوجی و ذاتی جاگیرات وغیرہ
کا بھی انتظام انہین سے متعلق تہا - ان متفرق اضلاع و جاگیرات کی آمدنی
بیس لاکہہ سے تیئیس لاکہہ تک تھی - کاشتکارون پر نامناسب لگان باندہا
جاتا تھا اور حتی الوسع افسران مال کے دست تظلم سے اونکو محفوظ رکھا جاتا
تھا لیکن جب تک ضلع بندی کا طریقہ عمل مین نہین آیا انتظام کی تکمیل عملاً ہو
نہین رہی - جن اصلاحون کا اوپر ذکر ہوا علاوہ اونکے اور تدبیرین مثل
عرب اور پٹھانون اور روہیلونکی فوج اور دیگر افواج بیقاعدہ کی تخفیف اور
بہت مفید عام و جلیل انتظام جنمین نواب مرحوم کے کئی سال صرف ہوئے
جنوری ۱۸۵۶ء مین ایک اور تدبیر بھی وقوع مین آئی جسکا اوپر ذکر نہین
ہوا یعنی ہندو اور مسلمان اطفال کی بیع و شرا کی ممانعت قطعی طور پر اشتہار
کے ذریعہ سے کی گئی —

یہ بھی واضح رہے کہ ان تمام اصلاحونکی تکمیل مین نواب مرحوم کو بڑی بڑی
مشکلون اور مخالفتون کا مقابلہ کرنا پڑا - جیسی جیسی دقتین اوسوقت
پیش آئین اونکا استقلال کے ساتھ سامنا کرنا نواب صاحب ہی کا کام تہا
وہ فوجین جو اضلاع و شہر مین متعین تہین افعال ناجائز کی خوگر تہین اونکو

اون افعال سے باز رکھنا ہزارون خطرات کا باعث تھا بلکہ یون سمجھنا چاہئے
کہ خوف جان بھی نکرنے سے ناممکن تھا۔ اوسوقت مین خانہ جنگیان لڑائی جھگڑا
عام۔ چوریان ڈاکے ہر روز حادثہ پذیر ہوتے تھے۔ ۱۸۵۷ء مین ایک
برٹش افسر معہ اپنے اہل وعیال کے ٹڈن خان کی جاگیر مین سے ہوکر گزرا اوس
بیچارے کو چورون نے پالکی سے نکالکر تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ گاؤن
کے گاؤن روہیلون کے ہاتھ سے تباہ ہوگئے تھے۔ ضلع الگندل مین ایک
گاؤن تھا جسمین برہمن رہتے تھے تعلقہ دارنے ایک گروہ روہیلونکا اسوجہ سے
وہان بھیجا کہ گورنمنٹ اوسپر قبضہ نکرنے پاے اوہنون نے جنوری ۱۸۵۸ء
مین اوس تمام گاؤنکو لوٹ لیا اور اسقدر ظلم کئے کہ نواب مرحوم نے حضور پرنور
سے اس امر کی اجازت چاہی کہ انکی سزادہی کے لئے گورنمنٹ انگریز سے اعانت
مانگی جائے۔ مگر حضور نے ابتداءً اس درخواست کو نامنظور کیا۔ کوتوال
شہر جو موقوف کر دیا گیا تھا اوسنے ایک لشکر جمع کرلیا اور کہا کہ مین اپنی رقم
کی دہرند ونگا جب تک کہ اتنا روپیہ مجھے نہ ملیگا۔ اضلاع مین روہیلون
نے اسقدر ظلم و تعدی پر کمر باندہ لی تھی کہ بمجبوری کنٹنجنٹ کی فوج بہ ماتحتی جنرل
مکنزی اونکی سرکوبی کو پہنچی گئی۔ آخر الامر ان غدارونکے گروہ گرفتار

ہو کر ہمراہ سے اور حیدرآباد بھیجے گئے - انکو مختلف میعادونکی سزائین ہوئین

کچھ دنون کے بعد اوس قلعہ مین سے جسمین وہ قید تھے ڈیڑھ سو سے زیادہ

مفرور ہو گئے نوابصاحب نے ہر مفرور کی گرفتاری کے واسطے پچیس

روپئے انعام کا اشتہار دیا - بدن خان کی جاگیر جنھون نے ان روہیلون

کو اپنے ہان امن دیا تھا اور جنکے مقابلہ مین جنرل مکنزی بھیجے گئے تھے

ضبط کر لی - ان چند پٹھانون سے جو ناراض تھے کئی ہزار آدمیونکو شہر مین

جمع کیا اور نوابصاحب سے کہا کہ ایک مقدار کثیر روپئے کی گورنمنٹ کے

ذمہ باقی ہے وہ ادا کر دو - یہہ تقاضا ایسی سختی اور درشتی کے ساتھہ ہوا

کہ صاف سرکشی پائی جاتی تھی اور بالکل بوی فساد آتی تھی - نوابصاحب

نے سکھون اور عربون کی فوج کو روہیلونکا جواب دینے کو بھیجا آخرکار

بغیر کشت و خون کے ہتیار رکھوا لئے - کچھ زمینداروں نے بھی روہیلون

کی حمایت سے سرکشی کی اونکی سرکوبی کو فوج کنٹنجنٹ بھیجی گئی - اپریل

۱۸۶۸ء مین ایک ہزار فوج اور چار توپین ایک اور ضلع کو وہان کی

سرکشی کا طوفان فرو کرنیکے لئے بھیجی گئی تہین - اوسی سال ماہ اگست مین

ایک عرب بالا بہادر نے شہر مین ہنگامہ برپا کیا اور کچھہ مکانات قبضہ مین کرکے

اوسمین آٹھ ساتھ سو عرب مسلح جمع گئے نواب مرحوم نے فوراً فوج بھیجی اور
اوسکو حکم دیا کہ شہر چھوڑ دے اوس دن دونون طرف سے بندوقین چلین
طرفین سے کچھ آدمی ہلاک ہوے دوسرے دن اور فوج معہ دو توپون کے
بھیجی گئی بالاخر یہہ عرب چنچل گوڑہ کو بھاگ گئے نواب مرحوم نے غالب بن جمعدار
کے دعوونکی تحقیقات کی تو وہ بالکل بے اصل پائے گئے اوسوقت اوسکی
گرفتاری کا حکم ہوا مگر وہ معہ اپنے نایب کے خود حاضر ہو گیا یہہ دونون
خارج البلد کر دئے گئے ۔ پھر کوئی فتنہ و فساد نہین ہوا اور رفتہ رفتہ
امن و امان قایم ہو گیا ۔

خونی و دیگر اقسام کے مجرمین بغیر سزا پائے نہین رہنے پاتے تھے نہ یہہ ممکن
تھا کہ وہ اپنی مجرمانہ آزادی کو کام مین لا سکتے ۔ ایک خاص عدالت روہیلون
اور لٹیرون کی کئی سال تک تحقیقات کرتی رہی اور جن لوگون پر جرم ثابت
ہوا وہ جزیرہ انڈمن کو بھیجدیے گئے ۔

سنہ ۱۸۶۰ع مین اضلاع مستردہ دہراسیو و رایچور و نلدرک کو نواب مرحوم
نے اپنے ذاتی اقتدار مین لیا اور اونکی انتظامون کو انگریزی گورنمنٹ
کے قوانین کے مطابق جاری کیا کیونکہ وہ اوسوقت اونہین اصولون پر

ہی سے تھے اور ایک مدت سے پرورش عہدہ دار کے لیے خوگر ہو چکے تھے — یہہ امر رزیڈنٹ
کی خواہش کے موافق تھا — اسکے منظور کرنے مین چند سازشون کی وجہ سے حضور پر نور
نواب افضل الدولہ بہادر نے تعویق کی تھی — چند معاندون نے آپسمین
سازش کر کے نواب مرحوم کے موقوف ہونے پر بڑا زور لگایا اور
حضور کو اس امر کا یقین دلایا کہ صاحب رزیڈنٹ کی خواہش ہے
کہ نواب صاحب سے دیوانی کا کام نکال لیا جائے — لیکن جب حضور پر نور
نے انکو موقوف کرنا چاہا تو کرنیل ڈیوڈسن نے صاف مخالفت رائے
ظاہر کر کے حضور کو تعجب مین ڈالدیا آخر معلوم ہوا کہ بعض اہل سازش کی
فریب دہی و غلط بیانی سے حضور پر نور نواب صاحب کی موقوفی پر
آمادہ ہو گئے تھے اور جب رزیڈنٹ صاحب نے اس بارہ مین
اپنی رائے مخالفانہ ظاہر کی تو حضور کو بھی اس سازش کا حال مفصل معلوم
ہو گیا اور سازش کرنیوالے کا نام بھی کہل گیا — بالآخر حضور پر نور نے
بیش قیمت خلعت نواب مرحوم کو عطا فرمایا اور باہمی صفائی ہو گئی
اس جگہہ یہہ بھی بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسی چند روزہ ناچاقی
مین جو حضور اور نواب صاحب مین ہو گئی تھی) اور لوگون او محلات حضور کی

کا کیا خیال تھا - محلات حضوری دلسی نواب صاحب کی طرفدار تھین اور
فساد پر آمادہ ہوگئین تھین وہ کہتی تھین کہ عہد نواب مختار الملک مین جسطرح
تنخواہ ہمکو ٹھیک وقت پر ملی ہے اس سے پہلے کبھی نہین ملی - اسوجہ
سے سخت مخالفت ظاہر کی - حیدرآباد مین اس سے پہلے بھی بارہا ایسا
ہوا ہے کہ محلات حضوری نے انتظام سلطنت مین دخل دیا ہے -
۱۸۶۱ء مین مسٹر ٹمپل (جو آخر مین سر رچرڈ ٹمپل ہوگئے تھے) کچھ اخراجات
کے متعلق تحقیقات کے لئے حیدرآباد آئے - اونکو فوج انگریزی متعینہ
سکندرآباد کے اخراجات کی تفتیش کرنی تھی - انہون نے اور اونکے
ساتھی کرنیل برون نے معلوم کیا کہ گورنمنٹ اوس مقدار سے زیادہ یہان
فوج رکھتی ہے جس کا ذکر معاہدہ مین مندرج ہے - پھر یہہ امر تجویز ہوا
کہ زاید فوج کے اخراجات (جو سکندرآباد مین رہتی ہے) گورنمنٹ
انگریزی دیا کرے اور کسیقدر ہندوستانی فوج بھی کم کردیجاے -
مسٹر ٹمپل نے لکھا کہ مین نے سر سالار جنگ سے ملاقات کی (جو ایک بڑے
لایق مدبر مشہور ہین اور جنکے ہاتھہ مین گورنمنٹ نظام ہے) فی الحقیقت
یہہ شخص پولیٹیکل دانش مین ضرب المثل ہونیکے قابل ہے -

سنہ ۱۲۹۶ھ مین نواب مرحوم کے مخالف ایک ورسازش کی اطلاع ہوئی
اور اوسکی روک تھام کی گئی — اوس سال کمی بارش کے سبب بہت
گرانی ہوئی اس وجہ سے غریبون پر سخت مصیبت آگئی — گورنمنٹ نظام نے
اضلاع اور کلکتہ سے ۱۱۵۲۹۹۱ روپے کا غلہ منگایا اور کم نرخ پر فروخت
کرنا شروع کیا — کلکتہ سے زیادہ تر چانول آتے تھے لیکن ذرائع آمدورفت
کے نقصان کی وجہ سے کلکتہ کا غلہ اسقدر دیر مین پہنچا کہ جہان زیادہ
مفید ہو سکتا علاوہ ازین یہان کے لوگون کو وہ پسند نہین آیا جس
قیمت پر غلہ منگایا گیا حسب تفصیل ذیل ہے —

نام غلہ	مقدار	قیمت
برنج	۹۸۷۰ پلہ	۱۹۰۳۴۷
گندم	۶۷۳۲ پلہ	۱۲۳۵۴۹
جوار	۶۵۱۸ پلہ	۰۰۷۰۱
تنگت	۷۷۰ پلہ	۱۱۳۴۸
سنگ دو صالہ		۳۱۰۶۰
متفرقات اشیاء		۱۹۱۵۹

کا کیا خیال تھا ۔ محلات حضوری دلسی نواب صاحب کی طرفدار تھین اور
فساد پر آمادہ ہوگئین تھین وہ کہتی تھین کہ عہد نواب مختار الملک مین جسطرح
تنخواہ ہمکو ٹھیک وقت پر ملی ہے اس سے پہلے کبھی نہین ملی ۔ اسوجہ
سے سخت مخالفت ظاہر کی ۔ حیدر آباد مین اس سے پہلے بھی بارہا ایسا
ہوا ہے کہ محلات حضوری نے انتظام سلطنت مین دخل دیا ہے ۔
سنہ ۱۸۶۱ء مین مسٹر ٹمبل (جو آخر مین سر رچرڈ ٹمبل ہوگئے تھے) کچھہ اخراجات
کے متعلق تحقیقات کے لئے حیدر آباد آئے ۔ اونکو فوج انگریزی متعینہ
سکندر آباد کے اخراجات کی تفتیش کرنی تھی ۔ انہون نے اور اونکے
ساتھی کرنیل برون نے معلوم کیا کہ گورنمنٹ اوس مقدار سے زیادہ یہان
فوج رکھتی ہے جس کا ذکر معاہدہ مین مندرج ہے ۔ پھر یہہ امر تجویز ہوا
کہ زاید فوج کے اخراجات (جو سکندر آباد مین رہتی ہے) گورنمنٹ
انگریزی دیا کرے اور کسیقدر ہندوستانی فوج بھی کم کر دیجاے ۔
مسٹر ٹمبل نے لکھا کہ مین نے سر سالار جنگ سے ملاقات کی (جو ایک بڑے
لایق مدبر مشہور ہین اور جنکے ہاتھہ مین گورنمنٹ نظام ہے) فی الحقیقت
یہہ شخص پولیٹیکل دانش مین ضرب المثل ہونیکے قابل ہے ۔

سنہ ۱۲۶۳ھ مین نواب مرحوم کے مخالف ایک سازش کی اطلاع ہوئی اور اوسکی روک فوراً کی گئی — اوس سال کمی بارش کے سبب بہت گرانی ہوئی اس وجہ سے غریبون پر سخت مصیبت آگئی — گورنمنٹ نظام نے اضلاع اور کلکتہ سے ۱۱۵۲۹۹ روپیہ کا غلہ منگایا اور کم نرخ پر فروخت کرنا شروع کیا — کلکتہ سے زیادہ تر چانول آتے تھے لیکن [illegible] آمدورفت کے نقصان کی وجہ سے کلکتہ کا غلہ اسقدر دیر مین پہنچا کہ یہان زیادہ مفید ہوسکا علاوہ ازین یہان کے لوگون کو وہ پسند نہین آیا جس قیمت پر غلہ منگایا گیا حسب تفصیل ذیل ہے —

نام غلہ	مقدار	قیمت
برنج	۹۸۷۰ پلہ	۱۹۰۳۹۷
گندم	۶۷۳۲ پلہ	۱۲۳۵۹۹
جوار	۶۵۱۸ پلہ	[illegible]
مونگ	۷۷۰ پلہ	۱۱۲۹۸
نمک وغیرہ مسالہ	-	۳۱۶۰
متفرقات اشیاء	-	۹۱۵
میزان		[illegible]

(واضح رہے کہ ایک پلہ تین من کا ہوتا ہے)

اوسی سال ڈسمبر مین نوابصاحب مرحوم گھوڑے سی گر پڑے حضور پرنور کو سخت تشویش ہوئی اور ساعت بساعت استفسار حال فرماتے تھے اور جب معلوم ہوا کہ نوابصاحب صحیح و سالم ہین تو پانچ ہزار روپے اس خوشی مین خیرات کرنیکے واسطے نوابصاحب مرحوم کو بھیجے —

اگست ۱۸۶۴ء مین مجلس مال حیدرآباد مین قایم ہوئی تاکہ مالی انتظام ملک کی نگرانی کرے — اور پولیس کا بھی عمدہ اصول پر اضلاع مین انتظام کیا گیا — مجلس مالگزاری سنے درخواست کی کہ گزشتہ چھبیس ۲۶ برس کے اندر جسقدر انعام و جاگیر و اوقاف دیئے گئے ہین وہ سب منسوخ کئے جائین جب تک یہ مجلس قایم رہی اچھا کام کرتی رہی مگر چند سال کے بعد وہ توڑ دی گئی اور صدر المہام مالگزاری کا محکمہ قایم ہوا —

۱۸۶۶ء مین پھر حیدرآباد اور اوسکے نواح مین قحط کی تکلیف نے جلوہ گری کی — کئی مہینے تک گورنمنٹ نظام کی طرف سی کھانا یعنی روٹی اور کھچڑی محتاجین کو تقسیم ہوتی رہی — اس خیرات مین ۴۳۰۲۸۹ روپیہ صرف ہوا کم تنخواہ دارون کی تنخواہوں مین اضافہ کر دیا گیا تھا — سوارونکو پانچ روپیہ

اور پینشن ان کو دو روپیہ ماہوار علاوہ وکلی تنخواہ کے ملتا تھا —

۱۸۶۶ء کے شروع مین نواب مرحوم نے مجبوری استعفا دیا اسکی وجہ یہہ تھی کہ حضور پر نور نے انکے ایک کہلے ہوے دشمن کو اپنے اور نواب مرحوم کے درمیان وکیل مقرر کیا تھا —

حیدرآباد کا قدیم سے یہہ دستور تھا کہ حضور پر نور کیطرف سے ایک وکیل رہتا تھا جو روزانہ حضور کے پیغامات وزیر کے پاس لاتا اور اونکے جواب لیجاتا تھا وزیر کو ہفتہ مین صرف ایکبار حضور مین حاضر ہونا چاہیے تھا بجز اون دربارون کے جنمین طلبی ہوتی تھی —

تہنیت الدولہ کئی سال سے وکالت کا کام کرتے تھے جب اونکا انتقال ہوگیا تو ایک دشمن لشکر جنگ نامی اوس عہدہ پر مامور ہوے — یہہ مشہور دشمن نوابصاحب کے تھے —

وہ جو اسباب کہ حضور کی ناراضی کا باعث ہوئے یہہ تھے —

کچھہ دن پیشتر سر جارج یول کو گورنمنٹ آف انڈیا کا یہہ حکم ہوا تھا کہ خاص قسم کے مجرم سپرد کئے جانے کی نسبت گورنمنٹ نظام سے بطور معاہدہ کے ایک گفتگو کیجائے — اس گفتگو کا ہنوز نتیجہ ظاہر ہونے پایا تھا کہ

حضور پرنورسے نواب مرحوم سے اپنی ناراضی ظاہر کی — رزیڈنٹ کا یہہ قول تھا کہ حضور کو یہہ باور دلایا گیا تھا کہ اس معاہدہ کی گفتگو شروع کرنیکی بنا نوابصاحب سے نے ڈالی ہی اور اونہین پر اسکا الزام ہی اسیوجہ سی اپنی ناراضی ظاہر کرکے لشکر جنگ کو اپنا وکیل مقرر کیا —

لشکر جنگ ایک بدچلن شخص تھا۔ اور وہ مرتبہ اکی بدچلنی گورنمنٹ پر بخوبی ظاہر ہوچکی تھی - ایک تو جب اونہون سے اون اضلاع کو ویران کردیا جو بموجب صلحنامہ ۱۸۶۰ء کے گورنمنٹ انگریزی کو ملنے والے تھے — دوسری جب اونہون نے خاص حضور پرنور کے ایک موضع دہاراسیو مین ظلم و تعدی کی کارروائی کی — اس دوسری جرم مین وہ موقوف کردیے گئے اور یہہ موضع نوابصاحب مرحوم کے سپرد ہو گیا۔ اونکے بحال ہونیکے لئے نوابصاحب سی بہت کچہہ سفارش کیگئی لیکن نواب مرحوم نے کسیطرح قبول نہین کیا — اسیوجہ سی نواب مرحوم کے ساتھہ لشکر جنگ کو ایک ذاتی عداوت ہوگئی تھی —

یہہ بات ہر شخص سمجہہ سکتا ہو کہ جب حضور کے وکیل کے یہہ حال چلن ہون مختار الملک جیسا مدبر شخص کے ساتھہ انتظامی امور مین کیونکر تعلق

رکھہ سکتے تھی لہذا نوابصاحب مرحوم نے حضور پرنور سی استعفا پیش کرنیکی اجازت چاہی - چند روز کے بعد حکم ہوا کہ تحریری استعفا پیش کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا اور تحریری استعفا پیش ہوا - صاحب رزیڈنٹ اچھی طرح اس امر کو جانتے تھی کہ ایسی وقت مین نوابصاحب کا ملکی انتظام سے جدا ہونا ملک کے لئی آفت کا سامنا ہی نظر آن حضور مین عرض کرا بھیجا کہ اس بارہ مین حاضر ہو کر کچھہ عرض کیا چاہتا ہون ،، سر جارج یول نے پہلے اپنی خواہش نوابصاحب کے بحال رہنے مین صاف صاف اسلئے ظاہر کی تھی کہ شاید حضور پرنور خود رحم فرمائین لیکن جب قضیہ برعکس پایا اور یہہ خیال کیا کہ بغیر دخل دیئے یہہ گتھی نہ سلجھیگی تو اونہون نے ایک خط حضور کو لکھا جسمین خاص ملاقات کی اجازت طلبی تھی - اسکے بعد جو کچھہ ہوا وہ صاحب رزیڈنٹ نے خود تحریر کیا ہی جسکی ذیل مین نقل کیجاتی ہے -

"یہہ خط بسبب اسکی کہ بسنت کی تعطیل ہوگئی اور بسنت کے دنون مین حضور کسی تکلیف دہی کو پسند نہین کرتے تھی دسوین فروری کو پیش کیا گیا دوسرے دن حضور نے پھر سالار جنگ کو اسی مضمون

اطلاع دی کہ میرا ارادہ ہے کہ امیر کبیر کو قبل دربار رزیڈنٹ کے
پاس بہیجون کیونکہ رزیڈنٹ کا استقبال وہی کرینگے" ان الفاظ سی
گویا حضور نے سر سالار جنگ کو اس بات کا ایما فرمایا کہ دربار مین حاضر
ہون - الغرض امیر کبیر میرے پاس آئے اور بجز اسکے اور کچہ نہین کہا
کہ حضور پر نور دونون سلطنتون مین دوستی قایم رہنے کی خواہش
کرتے ہین - اُسکے جواب مین مینے کہا کہ یہی خواہش سرکار انگریزی
کی بہی ہے اور امید ہی کہ حضور پر نور بہت جلد مجہے حاضر ہونے کی اجازت
مرحمت فرمائینگے -
حضور نے یہانتک ٹالا کہ آخر الامر مجہے پہر یاد دہانی کی ضرورت ہوی
تو اوسوقت ۱۸ فروری ملاقات کے لئے مقرر ہوی - مینے
ملٹری سکرٹری کرنیل برگ اور کنٹونمنٹ مجسٹریٹ سکندر آباد کپتان لوڈی
کو اپنے ہمراہ لیا اور حسب معمول حضور مین گیا -
یہی دونون افسر کرنیل ڈیوڈس کے بہی ہمراہ تھے جب وہ ایلچی
مطلب کے واسطے حضور پر نور کی ملاقات کو گئے تھے -
وہانکا مجمع اوسی سکوت اور انتظام کی حالت مین تہا جیسا کہ مینے ہمیشہ دیکہا

میرا استقبال نوابصاحب سے نے (کہ بغیر حضور کی طلب کے دربار مین آئے تھے) اور امیر کبیر نے کیا اور یہی دونون سبے ایک چھوٹے کمرے مین لیگئے وہان یہ چھ دونون تو واپس آئے اور مین ملاقات کے کمرہ مین گیا - اس کمرہ مین جون ہی مین اپنا جوتا اوتار کر چڑھا دون ہی حضور آگئے اور بیچ مین مجھسے گلے ملے - وہ ایک مسند پر بیٹھے اور مین ایک صاف کپڑے پر جو اوسکے متصل بچھا ہوا تھا اوسنکے پہلو مین بیٹھ گیا اور میرے قریب وہ دونون میرے ساتھہ کے افسر بھی - حاضرین دربار مقابل کے دوسرے کمرہ مین چلے گئے جہان باتونکی آواز نہ جاسکتی تھی مین نے اپنی گفتگو یون شروع کی کہ مین چار سال سے اپنی حتی الامکان اس کی کوشش کرتا رہا ہون کہ حضور کے ملک مین روز افزون بہتری و خوشحالی کی ترقی ہوا اور دونون سلطنتونمین دوستی قایم رہے - اسوقت صرف دو کامون کے واسطے حاضر ہوا ہون اول تو یہ کہ تمغہ اسٹار آف انڈیا کو جسطرح کا جو معمولی طریقہ ہے اوسکے خلاف جناب ملکہ معظمہ نے اجازت دی کہ نواب سپہ سالار جنگ بہادر کو اور مجھے آپ اپنی دست مبارک سے یہ تمغہ جات عنایت فرمائین -

یہہ سنتے ہی حضور پر نور نے دیوان سے اپنی ناراضی ظاہر فرما دی - مین نے
عرض کرنا شروع کیا کہ نوابصاحب نے حضور کے ملک کا کیسا عمدہ انتظام
کیا ہی اور دونون سلطنتون مین دوستی قایم رکہنے کی کیسی کوشش کی ہی اور کسقدر
سرسالار جنگ حضور پر نور سے ڈرتے ہین - غرضکہ اسیطرح کے اور دس پانچ
جملے عرض کئے مگر ہر جملہ پر حضور اپنی ناراضی ظاہر کرتے رہے اور میرے
پاس آکر کہا کہ سالار جنگ بہت مغرور ہے یہانتک اوسکو اپنی کارگزاری پر
گہمنڈ ہے کہ جب کوئی خواہش اوسکی پوری نہین ہونے پاتی تو استعفا
دینے کی دہمکی دیتا ہی نوکر کو ہمیشہ اپنے آقا کی فرمانبرداری چاہئے - یہہ کہکر
حضور کسیقدر خوش مزاج ہوے اور اثنار تقریر مین کبہی کبہی اپنے قول پر
ہنستے جاتے تہے آخر مین فرمایا کہ آپ واقف نہین ہین چند سال سے مین نے
اپنے معاملات کا کیسا عمدہ انتظام کیا ہی یہہ ہر بادشاہ کا فرض ہے - کہ
ملک کے کاروبار مین ہمیشہ عمدگی سوچتا رہے اور اسیطرح چند کلمات فرما
مین نے کہا کہ نوابصاحب کے استعفا دینے کا باعث یہہ ہی کہ حضور نے
لشکر جنگ کو اپنے اور نوابصاحب کے درمیان وکیل مقرر فرمایا ہے
لشکر جنگ اس کار سترگ و بزرگ کے لایق نہین ہے علاوہ ازین وہ

ایک مشہور دشمن نوابصاحب کا ہی اور یہی وجہ ہی کہ اوسکے توسطسی کام اچھی طرح نہین چل سکتا - حضور نے فرمایا کہ لشکر بنگ میرا فرمانبردار ہے یہہ کہکر پھر اوسی استعفا کا ذکر شروع کیا اور فرمایا کہ شہر کی عدالتین نہایت خراب حالت مین ہین - مین نے عرض کیا کہ سالارجنگ کے پہلے تو کوئی بھی عدالت نتہی اور ہر چیز کی تکمیل دفعتہً ممکن نہین جہانتک بن پڑا نوابصاحب نے اچھی آدمی منتخب کئی اور ضوابط و قوانین بہی منضبط کئے - اور یہہ استعفا جو دیا ہی تو مین یقین دلاتا ہون کہ اگر حضور پورا اعتبار اونپر رکہینگے تو وہ کبہی آیندہ استعفا نہ پیش کرینگے پہر مین نے عطای تمغہ کا ذکر کیا - حضور نے فرمایا کہ مین آپکو بخوشی تمغہ دونگا اور باوجود ناراضی اپنے وزیر کو بہی تمغہ دینے مین کچھہ عذر نکرونگا اسکے بعد فرمایا کہ پندرہ روز کے عرصہ مین مین آپسی پھر ملنا چاہتا ہون اس عرصہ مین جو کچھہ مجھے کہنا ہے مین لکھکر بہیجدونگا اور امیر کبیر کو بہی بہیجونگا آپ اون سے ضرور ملئے - مین نے کہا کہ پندرہ روز کا عرصہ بہت ہی دو تین دن کے عرصہ مین پھر ملاقات کا ہونا زیادہ مفید ہوگا - اسپر فرمایا کہ میری طبیعت اچھی نہین - یہہ کہکر قریب تہا کہ عطر و پان طلب فرمائین

پھر مجھسے پوچھا "کیا حقیقت مین آپکی بدلی ہوگی اور آپ کونسل جاتے ہین"۔ مین سنے کہا ہان یہہ خبر صحیح ہے۔ فرمایا یہان صاحبان زیدہ عرصہ تک نہین رہتے آپکا جانا اسوقت ایک افسوس کا مقام ہے کیون جاتے ہین آپ یہان سکے تمام معاملات سے واقف ہوچکے ہین۔ اور دس بارہ برس مین اوربھی واقف ہوجاتے۔ اس عرصہ مین عطر پان آگیا اور مین رخصت ہوا۔

یہہ ایک مختصر بیس منٹ کی ملاقات کا ذکر تھا۔ اس قلیل عرصہ مین حضور پرنور سکے متواتر قطع کلام کرسنے نے عاجز کردیا کہ ایک ہی مطلب دو دو مین تین مرتبہ کہنا اور سننا پڑتا تھا۔

جب چار روز اس ملاقات کو گزر گئے اور حضور پرنور نیرے مطلب سے کچھہ خبر نہوسئے تو مین سنے نوابصاحب کو لکھا کہ آپ حضور کو وہ ذکر یاد دلائیے جو دربار مین ہوا تھا۔ چار روز گزر چکے ایسی امور عظیمہ کے طی کرنے مین جسقدر دیر ہوتی ہے حضور سکے ملک کی بہبودی کو مضر ہے اور گورنمنٹ انگریزی (جو قدیم دوست اس دولت کی ہی) تہہ دل سے ہر وقت یہانکی بہتری مد نظر رکہتی ہے۔ ۲۳ وین تاریخ حضور نے

امیر کبیر کو میرے پاس بہیجا - مین نے یہہ امر اونکے مکنون خاطر کر دیا
کہ گورنمنٹ انگریزی سر سالار جنگ کی صرف اسوجہ سی طرفدار ہی کہ اونہون نے
حضور کے ملک کا نہایت عمدہ انتظام کیا اور اسوجہ سی دونون سلطنتون
مین دوستی قائم رہی اگر اس ملک کا انتظام عمدہ نہوتا تو اس دوستی کا قایم
رہنا ناممکن تہا - یہہ بہی مین نے امیر کبیر سے کہا کہ خوب یاد رہے کہ اسوقت
کوئی شخص ایسا نہین ہے جو اس لیاقت اور ایمانداری سے انتظام
کر سکے جیسا کہ نوابصاحب سی ظہور مین آیا اور اگر کوئی شخص ایسا ہو بہی تو
اوسکا ابہی تجربہ نہین سر سالار جنگ نے بارہ سال کام کرنے سی اپنی
لیاقت بخوبی ثابت کر دی - آپکو یہہ بہی معلوم ہے کہ اس سے بیشتر
کسقدر بد انتظامی تہی اور اونہین بد انتظامیونکی وجہ سی سرکار انگریزی کو
کنٹنجنٹ قایم کرنی پڑی اور اوسکی خرچ کے لئی ملک برار لینا لازم ہوا - اگر
انتظام عمدہ ہوتا تو یہہ امور کبہی واقع نہوتے اب کسیطرح اوس پرانے
طریقہ پر انتظام کا خراب حالت مین رہنا ممکن نہین - جون جون سرحدی
ملکون مین ترقی ہوتی جائیگی یہان بہی ترقی کا قایم رہنا لازم ہوگا اور
ان اصلاحون اور ترقیون کے لئی جو قواعد قرار پائی مین حضور کو ہرگز اونسی عدول

کرنا نچاہیئے" امیر کبیر نے اسکی جواب مین کہا کہ حضور پر تو سالار جنگ کے
انتظامون سے کچھہ ناراض نہین ہین بلکہ اونکا تکبر ناپسند ہی اور اوسکی
برداشت نہین کرسکتے مین تو نہین جانتا مگر حضور فرماتے ہین کہ سالار جنگ
ہمیشہ استعفا دینے کی دہمکی دیا کرتے ہیں اس بات کو حضور جانتے ہونگے
مگر ظاہرا یہی وجہ حضور کی ناراضی کی ہی۔ مین نے کہا کہ" ہان شاید سالار جنگ
نے عجلت کی ہو مگر حضور نے اپنے اور سالار جنگ کے درمیان لشکر جنگ
کو وکیل مقرر کرنے مین بڑی غلطی کی۔ اب بحث یہہ ہی کہ اس امر کی صفائی
کیونکر ہو۔ سر سالار جنگ کا اپنے عہدے سے جدا ہونا کسیطرح گورنمنٹ انگریزی
نہین پسند کریگی کیونکہ اوسکے علیحدہ ہونے سی یقینی خرابیان پیدا ہو سکتے
جن سے ان دونون سلطنتون کی باہمی اتفاق مین فرق پڑجایگا۔
پہلے بد انتظامیون سے جو خرابیان ہوئین وہ صرف حضور ہی کی سلطنت
مین اثر بخش رہین ہمارا کچھہ نقصان نہوا لیکن اب معاملہ کی صورت اور
ہی کچھہ ہے اسوقت مین ہم یہانکی بدنظمیون سے چشم پوشی نہین کرسکتے
کیونکہ ان خرابیون کے اثر کی توسیع ہمارے سلطنت تک لامحالہ پہنچیگی
اور ہم اس بات پر مجبور ہونگے کہ مقبوضی کے ساتھہ اون خرابیونکو دفع کرینگے

حضور پرنور کے لیے بہتر ہے کہ وہ سالارجنگ کے ہاتھہ مین عنان حکومت
رکھین کہ وہ بہت اچھی طرح ملک کا انتظام کرسکتے ہین اونکے موقوف
کرنے دیجو بدنظمیان ظہور پذیر ہونگے حضور کو اونکے نتایج اوٹھانے
پڑینگے" میری گفتگو کا امیرکبیر کے دلپر بڑا اثر ہوا اونکے سوالات
سے ظاہر ہوا کہ اونکو یہہ نہ معلوم تہا کہ گورنمنٹ انگریزی گورنمنٹ نظام
کی بدنظمیون کو بہ نسبت زمانہ سابق کے بہت سخت نظر سے دیکہیگی - پہر
مین نے کہا کہ سر سالارجنگ حضور پرنور سے بہت ڈرتے ہین اور
ہمیشہ اونکی خوش کرنیکی فکر مین رہتے ہین - یہہ کہکر مین نے اپنا خط
اونہین سنایا اور کہا کہ یہہ خط مین نے حضور کو لکہا تہا لیکن نواب صاحب
نے صرف حضور کی ناراضی کے خوف سے مجہکو اس خط کے بہیجنے سے
باز رکہا - الغرض بڑی گفتگو کے بعد امیرکبیر نے کہا کہ جو کچہہ آپ کر سکتے
تہے وہ آپ نے کیا اور جو کچہہ مین کرسکتا تہا وہ مین نے کیا اب سر
سالارجنگ کو دیکہنے دیجئے کہ وہ کیا کرسکتے ہین - پہر اونہون نے مجہہ سے
تقصیر کی معافی ہندوستانی طریقہ سے کیون نہ چاہی - مین نے
جواب دیا کہ اگر سر سالارجنگ کو ان اصلاحون اور تدبیرون کی

اختیاری کارروائی پر مجبور کیا جاوے جنکو وہ ملک کی بہتری سمجھتے
ہین تو یقیناً اونکو عذر قصور چاہئے مین کچھہ عذر نہوگا - امیر کبیر نے
کہا کہ بیشک سنئے قواعد وضوابط ملک کے لئے ضروری ہین یا اور حضور
پر نور بھی کبھی اون سے مزاحمت نہین کرتے اور اونکو ہر طرح کا
اختیار ہے لیکن بروقت عذرخواہی حضور کے سامنے سالارجنگ
کو اس قسم کا کوئی عذر پیش کرنا نچاہئے شاید حضور پر نور پھر آشفتہ
ہوجائین صاف صاف صرف معذرت کرنی چاہئے - مین نے
کہا کہ بہتر ہے مین اپنی بات کی سالارجنگ کو صلاح دونگا مگر ابھی بہت
سے کام مثل عطائی تمغہ اسٹار آف انڈیا وغیرہ کے باقی ہین لہذا آپ
حضور سے عرض کیجئے کہ اس بکھیڑے کو بہت جلد طے کردین
جب امیر کبیر رخصت ہوئے تو مین نے فوراً نواب صاحب کو امیر کبیر کی
تجاویز جو بہ نسبت عذرخواہی کے تہین لکہہ بھیجین اونکے خطوط سے
یہہ بات ٹپکتی تہی کہ سر سالارجنگ نے بہی یہی خیال کیا تہا کہ عذرخواہی
اور معافی چاہنے کی ضرورت ہی - اور حضور پر اونکے بیان سے
جسکی تصدیق پہر امیر کبیر کی گفتگو سے ہوئی یہہ معلوم ہوتا تہا کہ حضور

نوابصاحب کے انتقال سے بہی ولی ملال ہو گیا ہے اور جب تک وہ ملال رفع نہو صفائی کی کچہہ امید نہین ہے - لہذا مین نے بہی نوابصاحب کو یہی صلاح دی کہ عفو قصور چاہین - چنانچہ نوابصاحب نے درخواست طلب عفو وکیل کی معرفت حضور مین بہیجدی - حضور پر نورنے اوس درخواست کو سنکر اوسمین چند شرایط بتاے اور فرمایا کہ جب تک یہہ امور مندرج ہونگے میرا غصہ رفع نہوگا - وکیل اوس درخواست کو نوابصاحب کے پاس واپس لائے نوابصاحب نے کوئی چارہ بجز اسکے ندیکہا کہ وہ شرایط بہی مندرج کر دئے جائین -

جب یہہ درخواست جسمین وہ شرایط لکہے جاچکے تہے حضور کے ملاحظہ مین یہہ گزری تو فرمایا کہ مین چار پانچ روز مین اسپر کوئی حکم دونگا - چونکہ مجہپر یہہ عرصہ بہت شاق تہا لہذا مین نے فوراً ایک طویل العبارت خط حضور کے نام لکہا جسمین تمام گزشتہ حالات کا ازسرنو ذکر کیا اور اور سخت عبارت مین حضور کی کارروائیونکے خراب نتایج ظاہر کئے " لیکن قبل اسکے کہ یہہ خط ترجمہ ہو کر حضور مین بہیجا جاسے مختار الملک مرحوم نے امیر کبیر مرحوم سے کچہہ ایسی خط وکتابت کی جس سے مقصود اصلی

حاصل ہوگیا - یعنی امیر کبیر مرحوم نے حضور کو یہہ صلاح دی کہ اب دو
چار روز کا تامل مناسب نہین ہے کیونکہ جو شرایط درخواست معافی مین
حضور نے بڑہاے گو وہ بالکل خلاف اون شرایط کے تھی جو مین نے
رزیڈنٹ سے کہے تھی تاہم مختار الملک نے اونکو منظور کیا لہذا اب کوئی وجہ
حکم مین تامل کرنیکی معلوم نہین ہوتی —
اسکے بعد ہی پہر وکیل نوابصاحب کے پاس بہیجے گئے اور حکم ہو کہ ایک
اور شرط بڑہائی جاے کہ (نوابصاحب آیندہ ہمیشہ خیرخواہ رہینگے)
اس فقرہ نے نوابصاحب کو سخت صدمہ پہونچایا مگر یہہ شرط بہی بڑہادی
گئی — آخر الامر ۲ تاریخ دربار مین طلب ہوئے اور نذر قبول ہوی
اور جواب سلام دیا گیا —
اسکے بعد حضور پرنور نے نوابصاحب اور صاحب رزیڈنٹ کو تمغہ جات
اسٹار آف انڈیا عطا فرماے اور دو ہفتہ کے بعد عید الفطر کے
دربار مین حضور پرنور نے نوابصاحب کی بڑی عزت افزائی فرمائی
اور پانچ پارچہ کا خلعت قیمتی پچاس ہزار روپیہ کا دربار عام مین مرحمت
فرمایا اور اسوقت گویا یہہ ثابت ہوگیا کہ حضور پرنور کے دلمین

نوابصاحب کیطرف سے کوئی ملال نہین ہے اور اسی طرح نوابصاحب کی وہ شکستگی بہی باقی رہی —

سر جارج یول کے بعد سر رچرڈ ٹمپل رزیڈنٹ حیدرآباد مقرر ہوئے اونہون نے ایک کتاب لکہی ہے جسکا نام ہے (مین اینڈ اوینٹس آف مای ٹایم ان انڈیا) اس کتاب کا ایک فقرہ یہہ ہے "جب مین حیدرآباد پہونچا تو سر جارج یول نے مجہے مفصل اوس ناچاقی سے اطلاع دی جو حضور اور نوابصاحب مین ہوگئی تہی میرا پہلا یہہ سرکاری کام تہا کہ اس باب مین حضور کو ایک مضبوط دوستانہ صلاح دون"

گورنمنٹ آف انڈیا نے سر جارج یول کی اوس حکمت عملی کو پسند کیا جو اس بارہ مین اونہون نے اختیار کی تہی — بلکہ اسی حکمت عملی کی تائید ایک خط جو حضور کے نام آیا تہا یہہ ظاہر کیا کہ سرکار عظمت مدار ایسی وزیر کی موقوفی کو ناپسند کرتی ہی جس نے سلطنت کے بیشمار فوائد کے لئے بہت کچہہ محنت کی اور ہر طرح ثابت کر دیا کہ وہ ایسا لایق ہے کہ گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ نظام دونون اوسپر پورا بہروسا کرین"

حضور پرنور نے اسکے جواب مین جو خط ۲۹ اپریل ۱۸۶۷ء کو لکہا

اوسمین بعد معمولی القاب و اواب کے یہہ عبارت تھی "آپکا عنایتنامہ جسکی بوی محبت دود اد مشام جان کو معطر کرتی ہے پہونچا کمال سرور و شادمانی ہوی - آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ صاحب ریذیڈنٹ کے خط سی آپکو معلوم ہوا کہ مین اپنے دیوان سے ناراض ہو گیا تہا اور اسوجہ سے آپکو بہت ملال ہوا اور آپکی خواہش ہی کہ یہہ باہمی ناچاقی دور ہو جائے - آپ یہہ بہی مجھے یقین دلاتے ہین کہ میرا دیوان میرے ساتہہ ہمیشہ اطاعت و فرمانبرداری و ادب سی پیش آتا ہی جو شایان تابعدار ہے - یہہ سب آپ نے بلحاظ اوس دوستی و اتحاد کے تحریر فرمایا جو قدیم سے باہم ان دونون سلطنتون مین ہے جب مین نے اس خط کے محبتانہ مضامین کو پڑہا تو بے شک مجھی یقین ہوا کہ جو کچھہ آپ نے لکہا وہ محض باہمی وداد و اتحاد پر مبنی تہا - اسکے جواب مین مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ دیوان موصوف میری گورنمنٹ کا ایک قدیم ملازم ہے جسپر ہمیشہ مہربانی کی نظر رکہی جاتی ہے - آپکے عنایتنامہ آنے سی پہلے اوسکی عزت افزای بکمال عنایت و الطاف کی گئی (جو اپنے ملازمون پر مین مبذول رکہتا ہون) آپ نے یہہ بہی بنوکر قلم

محبت رقم فرمایا ہے کہ مجھے اپنے وفادار وزیر پر پورا بھروسا
رکھنا چاہئے اور اوسکی پولیٹیکل معاملات مین تائید چاہئے ۔ مین
آپکو یقین دلاتا ہون کہ مین وزیر موصوف کو ہمیشہ فرمانبردار اور وفادار
پاتا ہون اور میرا تعلق اوس سے ہمیشہ مہربانی ۔ محبت ۔ اعتبار اور تائید
کا رہیگا ۔

پس اسطرح وہ مشکل رفع ہوی جسکے طرح طرح کی پیچیدگیون سے یہہ معلوم
ہوتا تھا کہ سلطنت نظام ایسے خیر خواہ اور لایق وزیر کو ہاتھہ سے دیدیگی
اوسوقت سے تا وقت انتقال جو ۱۸۶۹ع مین ہوا حضور پرنور پھر کبھی
نواب صاحب مرحوم سے ناراض نہین ہوے ۔ اکتوبر ۱۸۶۷ع
مین نوابصاحب مرحوم نے ایک بڑی اصلاح یہہ کی کہ تمام ملک کی
ضلع بندی کردی ۔ اس سے پہلے نوابصاحب نے طریقۂ اجرا تعلقون
زمینداری کا خیال کیا تھا مگر پھر معلوم ہوا کہ وہ طریقہ ضلع بندی کی کارروائی
سے زیادہ تر مفید نہوگا ۔ لہذا ملک کی پانچ قسمتین جنکو یہان سمت
کہتے ہین اور سترہ اضلاع جنکو علاقہ کہتہ ہین مقرر ہوے ۔
اونکی تفصیل یہہ ہے ۔

	سمت	اضلاع	رقبہ	تعداد تعلقہ ہر ایک ضلع
۱	شمالے	میدک	۱۹۳۲	۵
		اندور معہ سرپور تانڈور	۸۸۸۳	۱۲
		ایلگندل	۷۴۸۱	۹
		کھمم	۹۲۷۹	۹
۲	شرقی	نلگنڈہ	۴۱۳۱	۵
		ناگر کرنول	۶۹۳۲	۸
		شرقی رائچور	۲۳۳۷	۵
۳	جنوبے	غربے رائچور	۳۳۷۲	۴
		شورا پور	۲۹۰۲	۴
		گلبرگہ	۳۱۲۱	۶
		بیدر	۶۲۸۸	۷
۴	غربے	ناندیڑ	۴۱۳۴	۹
		تلدرک	۳۶۲۳	۹
		اورنگ آباد	۶۱۵۹	۱۰
۵	غربی شمالے	پربھنی	۴۳۳۵	۶
		بیڑ	۳۸۷۸	۶
		اطراف بلدہ خاص	۳۶۶۳	۵
		مجموعہ	۸۲۷۰۰	۱۱۹

اس رقبہ مین سے قریب ایک ثلث کے صرف خاص و پائیگاہ اور تنخواہ محلات وغیرہ مین شامل تھا - باقی اضلاع دیوانی کہلاتے تھے اور اونمین خاص گورنمنٹ کا انتظام تھا - ہر ایک سمت مین ایک صدر تعلقدار (یعنی کمشنر) مقرر کیا گیا اور ہر ضلع مین ایک تعلقدار (یعنی کلکٹر) معہ دو ماتحت تعلقدارون کے اور علاوہ اسکے تحصیلدار وغیرہ -

اوسی زمانہ مین صیغہ جوڈیشل اور صیغہ تعمیرات اور صیغہ طبابت میونسپل یعنی صفائی) اور صیغہ تعلیم قایم ہوے -

ان سب انتہا فایدہ بخش اصلاحون کے بعد کوئی انتظامی انقلاب نہین ہوا - البتہ وقتاً فوقتاً ان اصلاحونمین ترقی ہوتی گئی - لیکن ضلعبندی کا اصول جسکو قائم ہوے پندرہ سال ہوے اوسیطرح رہا اور کل انتظام اوسی پر مبنی ہوتے گئے -

اسباب قحط دریافت کرنیکے لئی چند سال ہوے گورنمنٹ انگریزی سی ایک مجلس مقرر ہوی تھی اوس مجلس کے سوالات کے معتمد مال گورنمنٹ حیدرآباد نے جو جواب دیے ہین وہ ذیل مین مندرج ہین -

"اس جدید طریقہ کے جاری کرنیمین جو جو مشکلات ملک تلنگانہ مین واقع

ہوئین اس طریقہ کے جاری ہونیمین سنگ راہ تہین - اس ملک مین
بٹائی کی رسم جاری تہی مرہٹواڑی مین نقدی لگان جہان وصول ہوتا
تہا وہان یہہ دقتین واقع ہوئین - مرہٹواڑی کے بہت سی تعلقات
کی پیمایش قدیم زمانیمین صحت اور قاعدہ سی ہو چکی تہی - مرہٹہ کے عہد
مین اونکی دوبارہ جانچ ہوئی بدانتظامی کے زمانیمین مقدار رقبہ کی
بحساب بیگہ کچہہ خیال نہین کی گئی لیکن چونکہ پرانے کاغذات مین نام
ورقبہ اور کہیتونکی جمع مندرج تہی لہذا تحقیقات ان کاغذات سی صرف اسقدر
کرنی پڑی کہ ہر ایک مقبوضہ مین لگانسی کے لایق کسقدر زمین ہے
مجھکو بہروسا ہی کہ اس کام کو اکثر افسران متعینہ نے نہایت ہوشیاری
سی کیا کیونکہ اسکے جانچ مین نے خود کی ہے -
پرانے کاغذات کی تحقیقات بخوبی عمل مین آئی اور جہانتک دریافت
ہوسکا صحیح رقبہ جدید کاغذات مین درج کیا گیا - ایسی ایسی مختلف
کارروائیون اور تحقیقات سی رقبہ متحقق ہوا -
دوسرا امر یعنی اسکی تحقیقات کہ ہر ایک مقبوضہ کا سالانہ لگان
گزشتہ دس سال مین کیا رہا بہ نسبت امر اول کے نہایت مشکل تہا

تلنگانہ مین کاغذات ویہی سررشتہ دارون کے ہاتہہ مین تھے۔
یا اونکے نائب پٹواریون کے قبضہ مین تھے۔ سررشتہ دار کاغذات
کے دینے مین نہایت تکلف کرتے تھے اور جہان جہان پٹواری سررشتہ دارون
کے ماتحت نہتھے وہان بہی وہ لوگ سررشتہ دارون کے مخالف
کسی کام کی جرأت نکرسکتے تھے۔ بعض اوقات ان لوگون نے
کاغذات دیئے مگر فرضی اور اصلی کاغذات پوشیدہ رکھے۔
اصل یہہ ہے کہ ان کاغذات مین سے کسی کاغذ پر اعتبار نہین ہوسکتا
ہر ایک ہیت اور ہر ایک کاشتکار کی صحیح جمع کئی برس کی نہین معلوم
ہوسکتی۔ لیکن دو تین کاغذون کے اعتبار پر ہر موضع کی
جمع تشخیص کردی گئی اور تعلقہ دارون اور ہوشیار تحصیلدارون نے
پٹیل اور پٹواریون کی مدد سے اس جمع کو کاشتکارون پر پہیلا دیا
یہہ نہین کہا جاسکتا کہ یہہ سب جدید انتظام ایک سال مین ختم ہوا۔
اس معاملہ مین وقتاً فوقتاً تحقیقات ہوتی رہی جو جو غلطیان سامنے آتی
جاتی تہین اونکی اصلاح ہوتی جاتی تہی۔ مفید اور مناسب وقت مین
قواعد و ضوابط جاری کئے جاتے تھے اور تشخیص و تحصیل جمع کے لئے

ضابطے بنائے جاتے تھے - ہر سال تعلقداروں اور تحصیلداروں کو
جو مواضع کا دورہ کرتے تھے رعایا کی شکایتیں سُننی پڑتی تھین جب
سُنتے جمع کی کوئی شکایت بدرجہ صحت و یقین پہونچ جاتی تو جمع مین
تخفیف کیجاتی اور اگر پٹیل اور پٹواریون کی کچھہ شرارت اشتعال پائی
جاتی تو اونکو سزا دیجاتی - ہر ایک کاشتکار کے پاس ایک کتاب
رہتی جسمین اونکی مقبوضہ زمین اور جمع کی مقدار مندرج ہوتی اور اوسی
پر بروقت وصول جمع رسید لکھدی جاتی - اس طریقہ سے
پٹیل و پٹواریونکی زیادہ ستانی اور تصرف بیجا کی اچھی طرح روک ہوئی
اوسی انتظام کی رو سے نمبر رقبہ اور جمع ہر کھیت کی بخوبی معلوم
ہوتی ہے - سالانہ نقشہ جات جو پٹواری گورنمنٹ مین روانہ کرتے
ہین وہ انہین تفصیلات پر مبنی ہین -
مرہٹواڑی کی مشخصہ جمع مین تغیر و تبدل بہت زیادہ نہین ہوتا -
سالانہ تحقیقات اس ملک مین صرف اسکی رہتی ہے کہ کس کاشتکار نے
زمین چھوڑی اور کس نے اوسکو اوٹھایا اور آیا مشخصہ جمع سے
زیادہ لگان تو نہین لیا جاتا - کس ملک مین سالانہ جمعبندی سے

صرف اسیقدر مطلب ہی

اسطرح جب کاشتکارونکو اطمینان ہوا تو بہت سی افتادہ زمین مزروعہ ہو گئی اور ترقی زراعت کے ساتھہ آمدنی مین ترقی ہوتی گئی اب اگر ایک کاشتکار زمین چھوڑ دیتا ہی تو دوسرا فوراً اوسکو لے لیتا ہی اسوجہ سے زمین افتادہ نہین ہونے پاتی ۔ برخلاف مرہٹواڑی کے ملک تلنگانہ مین زراعت کی حالت ہمیشہ متبدل ہوتی رہتی ہے یہان ایک سال کی کثیر اور موقع کی بارش سے تمام ملک سرسبز ہوجاتا ہی اور دوسرے سال اگر بارش نہو تو سرسبزی کا نام ونشان بہی نہین رہتا ۔ اسوجہ سے ایک سال تو تمام رقبہ مین کاشت ہوتی ہی اور دوسرے سال صرف قلیل مقدار کا رقبہ مزروعہ ہوتا ہی باقی زمین جوت کر چھوڑ دی جاتی ہے یا وہ غلہ بویا جاتا ہی جسمین پانی کی ضرورت کم ہوتی ہے ۔

پس ایسی صورت مین ظاہر ہی کہ اس حصہ ملک کی جمع مستقل نہین ہوسکتی اور ہو بہی تو یہہ امید نہین کی جاسکتی کہ کاشتکار ہر حال پوری جمع ادا کرسکینگے ان وجوہ سی یہہ امر مقرر کیا گیا کہ ہر سال اور ہر فصل مین مقدار کمی وزیادتی اراضی مزروعہ کی تحقیقات کیجایا کرے ۔

بشواری مین اون تمام کہیتو کی جنکی کاشت مین کمی یا زیادتی ہوتی ہی —
پیمایش کرکے ایک نقشہ بنایا جای اور ان کہیتون مین سی فیصدی دس کی
تحصیلدار اور اوسکے ماتحت خود جانچ کیا کرین اور پہر ناظم جمعبندی انکی
صحت پیمایش کی نسبت اپنا اطمینان کرلیا کرین — اس طریقہ سے
رقبہ کے اندراج مین جو غلطیان ہوجاتی تہین اور بہت سا رقبہ مزروعہ جو
بغیر تشخیص جمع کی رہجاتا تہا ان سب امور کا انسداد ہوگیا - جو کہیت
کہ سالانہ کاشت مین رہتے ہین اونکی پیمایش اسوجہ سی نہین ہوتی کہ کاشتکار
اپنی بے اعتمادی کا خوف نہو — اسوجہ سی بڑے بڑے حصہ زمین کا
رقبہ آجتک وہی مندرج چلا آتا ہی جو پہلے ہوا تہا اور تشخیص جمع کی غلطی
بہی بدستور ہے —

سالانہ جمعبندی کچہہ اسواسطے نہین ہوتی کہ ہر موضع کی کشتواری آمدنی مین
تبدل یا اصلاح کیجاے بلکہ جیسا اوپر بیان ہوا صرف یہہ علم بہم پہونچانے
کے واسطی ہوتی ہی کہ کون کون سا کہیت بسبب عدم بارش یا اور کسی
مصیبت سے کے غیر مزروعہ رہا تاکہ اوسکی جمع چہوڑ دیجاے — اور جب
فصل اچہی ہوتی ہی اور پیداوار معمول سے زیادہ ہوجاتی ہے تو اوسوقت

معمول سے زیادہ ایک پیسا بہی نہین لیا جاتا اور اس سبب سی کاشتکارونکو
بہت فایدہ ہوتا ہی — جمع مین بجز کسی خاص سبب کے کبہی اضافہ نہین ہوتا
جب ضلعبندی کا طریقہ جاری کیا گیا تو ملک تلنگانہ مین جو مالگزاری غلہ سی لیجاتی
تہی اوسکے عوض نقدی کردیگئی — نوابصاحب مرحوم کی یادداشت
اس مضمون پر جو کمیشن قحط کے لئی لکہی گئی تہی وہ یہہ ہے —
"دو بٹائی یعنی غلئی کا طریقہ کئی طرح سی ملک اور کاشتکار دونون کے لئی برا
اور مضر ہے اسکے دلایل حسب تفصیل ذیل ہین —
(۱) اوس کاشتکار کو جسکی مالگزاری بحساب غلہ مشخص ہے کچھہ ترغیب پیداوار
کے بڑہانیکی نہین ہوتی کیونکہ وہ خیال کرتا ہی کہ اوسکی محنت سی جسقدر پیداوار
بڑہیگی سرکار ایک حصہ اوسمین سی بہی لیگی تو اوسکی محنت کا کافی معاوضہ
اوسی نہ ملیگا — اور گورنمنٹ کو بہی اسکی فکر پڑجاتی ہے اور وہ اسکی دردار
ہوتی ہی کہ کہیت کی کاشت ہوتا کہ اوسکے حقوق کو نقصان نہ پہونچے۔
یہی وجہہ ہی کہ گورنمنٹ کو اکثر تقاوے دینی پڑتی ہے —
(۲) اس غلئی کے طریقہ مین زراعت مین بہی بہت سی مزاحمتین ہو جاتی
ہین جنسے کاشتکارونکی ہمت ٹوٹ جاتی ہے مثلاً گورنمنٹ اوسوقت تک

غلہ نہ کاٹنے دیگی جب تک گورنمنٹ کے حصہ کی بابت ضمانت نہ داخل
کیجائے اور نقدی مالگزاری کی صورت مین یہہ ضرورتین پیش نہین آتین
اور کاشتکار کو اپنے کہیت کی پیداوار کی نسبت پوری آزادی حاصل
رہتی ہے —

(۳) چونکہ فصل کا تخمینہ اس غلّئی انتظام مین صرف تجربہ کار ہی لوگون کی
راے پر منحصر ہے تو ممکن ہے کہ غلہ کٹنے کے بعد اوسکی مقدار تخمینہ سی کم ہو
اور چونکہ گورنمنٹ کا حصہ اوس تخمینہ سابق پر مشخص ہوا ہے تو کاشتکار
پر اسی صورت مین جبر ہوتا ہی اور اوسکو اوسقدر حصہ نہین ملتا جو انصافاً
ملنا چاہئے —

(۴) اس مقدار حصہ گورنمنٹ کی تشخیص سی ایک اور نقصان کاشتکارونکا
یہہ ہوتا تہا کہ حسب دستور ایک پائلی فی کہنڈی حصہ واجب الادا
پر اضافہ کر لیا جاتا تہا اسوجہ سی سرکار کی رقم بڑہ جاتی تہی اور کاشتکار
کا نقصان ہوتا تہا —

(۵) اس امر کی ضرورت تہی کہ حصہ گورنمنٹ کا تخمینہ چہوٹے چہوٹے
افسرون کے ذریعہ سی ہو جنکی تنخواہ دس روپیے یا بارہ روپیہ ماہوار

ہوتی تہی اور یہہ لوگ پٹیل اور پٹواریون ہمیت بحیثیت خدمات اکثر مزارعین سے اوسمین دخل دیا کرتے تھے اس سبب سے بدمعاملگی کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا سرکار کو یا مزارعین کو فریب دیکر اپنا بھلا کرنا ان افسرون کی اختیار مین تہا —

(۶) جب فصل طیار ہوتی تھی تو اوسوقت اوس مقررہ حصہ سرکاری کی جو بعوض مالگزاری کے متعین ہوتا تھا بڑی حفاظت کیجاتی تہی بلکہ اوس حصہ کی وجہ سے کل فصل کی نگرانی کرنی پڑتی تہی —

(۷) نرخ کی کمی جب ہوتی تہی تو بٹائی مین سرکار کا نقصان ہوتا تہا۔ اور اگر اوسوقت گرانی کے انتظار مین غلہ کو ذخیرہ کیا جاتا تھا تو بہت دنون رکھنے سے بھی نقصان کا اندیشہ متصور تہا —

(۸) جب دوسری فصل کاٹنے کا وقت آتا تو گودام کے طریقہ پر لامحالہ عمل کرنا پڑتا تہا یعنی موجودہ غلہ کو بنیون یا آسودہ مزارعین کو مجبور کرکے نفع پر اونکے ہاتہہ فروخت کیا جاتا تہا تو اکثر اوقات اس جبر سے اونکو نقصان پہونچتا تہا —

(۹) جب بٹائی کا طریقہ جاری ہوا تو ایک بڑے حصہ کی سرکار مالک

ہوتی تہی اور مزارع کو آیندہ فصل کے لئی بہت کم گنجایش باقی رہتی اس
واسطی زراعت قایم رکہنے کے لئی سرکار مزارعین کو ہمیشہ کچہہ روپیہ
بطور تقاوی دیتی تہی اور اس روپیہ کا کچہہ حصہ حوالدار اور پٹیل اور
پٹواری کے ہاتہہ لگجاتا تہا کہ انہین لوگون کے ذریعہ سی روپیہ تقسیم
ہوتا تہا ـــ
۱۸۶۸ء کے شروع مین مدار المہام مرحوم کے قتل کرنیکے لئی ایک نا
امیدانہ قصد کیا گیا لیکن نوابصاحب کی خوش نصیبی سے اس قصد
مین ناکامی حاصل ہوئی ـ اس سے پہلے جو ۱۸۶۰ء مین ایسی ہی
صورت پیش آئی اوسکا ذکر ہوچکا ـ ایکے مرتبہ ۲۷ جنوری ۱۸۶۸ء
کو ماہ مبارک رمضان کی عید تہی ـ نوچہ کی چارونطرف سپاہی تھے
جب سواری دار الامارہ کے قریب ایک تنگ کوچہ مین پہونچی تو
اوسی بہیڑ بہاڑ مین ایک قسی القلب سپاہی نے نوابصاحب پر یکے
بعد دیگرے بلا فاصلہ دو گولیان سر کین ـ پہلی گولی سی ایک جوان ہمراہی
سخت گہایل ہوا اور دوسری گولی نوابصاحب مرحوم کی دستار
مبارک کو بوسہ دیتی ہوئی بوجہہ کترکہ توڑ کر نکلگئی اور ایک اور جوان کو

زخمی کیا - مجرم اوسیوقت گرفتار ہوگیا - اور یقین تھا کہ ایسی برافروختہ مجمع مین ٹکڑے ٹکڑے اوڑا دیا جاوے مگر سالار جنگ مرحوم نے منع فرمایا اور اوسکو زندہ گرفتار کرکے اپنے دولتسرا پر بھیجدینے کا حکم کیا اور اس شور و غوغا فرو ہوجانیکے بعد دربار مین پہونچکر اپنی معمولی جگہہ پر جا کھڑے ہوئے - چونکہ نوابصاحب کے پہونچنے سی پہلی ہی دربار مین اس ہنگامہ کی خبر پہونچگئی تہی لہذا حضور پرنور نے بڑے الطاف و شفقت سی نوابصاحب کی جانبر ہونے پر شکر خدا ادا کیا - مجرم تحقیقات کے لئی کوتوالی بلدہ کے سپرد کیا گیا اور اظہار مین وہ ثابت قدم رہا آخر کار اوسکی گردن مارگئی -

حیدرآباد مین سب سی بڑی سزا یہی ہے مگر جب مجرم قوم عرب سی ہوتا ہی تو اوسی قوم کا ایک گروہ گولیون کی باڑ سے اوسی ہلاک کردیتا ہی -

سر سالار جنگ مرحوم نے اپنے اس مجرم کی سزا تخفیف کرنی بہت چاہی اور صرف قید پر اکتفا کرنی لیکن حضور پرنور نے اونکی اس رحم آلود سفارش کو بالکل نامنظور فرمایا اور ۱۲ تاریخ کو مجرم قتل کیا گیا -

اس ہنگامہ کے بعد حضور پرنور نے ایک اعلان اس مضمون کا مشتہر فرمایا
کہ جو لوگ ملازم نہین ہین وہ ہتیار نہ لگانے پاوین اس کی وجہہ یہہ تہی کہ
مختار الملک مرحوم پر جس شخص نے حملہ کیا تہا وہ کسی رئیس کا ملازم
نہین تہا - اور یہہ بہی ظاہر کر دیا گیا کہ جو امرا اسلحہ ملازم رکہتے ہین وہ
اون ملازمون کے افعال کے خود ہی ذمہ دار ہین اور ملازمین جب
اپنے آقاوںکی سواری کے ہمراہ ہون اوسیوقت ہتیار لگاوین -
یہہ پہلی ہی ذکر ہو چکا کہ نواب صاحب مرحوم کو بدمعاملگی سی کمال درجہ کی
نفرت تہی اور وہ ہمیشہ اس بات مین بڑی کوشش کرتے تہے کہ ریاست
کے ملازمون سے بدمعاملگی دفع ہو اور ہر بدمعاملہ شخص چاہے وہ
کیسا ہی اعلی عہدہ دار ہو اپنی پاداش عمل کو پہونچے - چنانچہ ایک جلیل القدر
اہلکار رشوت ستانی ۱۸۶۸ء ماہ نومبر مین دو برس قید کیا گیا -
اور دو اور رکن عدالت کسی جرم سی چشم پوشی کرنیکی گناہ مین اپنی منصب
سی چہوڑا دئے گئے - ہنومنت راو خزانہ دار بہت تغلب و تصرف
کی علت مین برطرف ہوا - اسی سال چار صدر المہام یعنی وزرا
عدالت و مال و کوتوالی و متفرقات مقرر کئے گئے - اور چونکہ اس تقرر سی

یہہ غرض تھی کہ یہہ قلیل القدر عہدہ دار ریاست کے مہمات مین آیندہ نہایت
بکارآمد ہون اس لئے حیدرآباد کے جوان اور ہونہار امرا مین سے
اس خدمت کے واسطے چن لئے گئے - ان برگزیدہ امرا کے نام یہہ ہین
نواب بشیر الدولہ بہادر - نواب مکرم الدولہ بہادر - نواب شمشیر جنگ
بہادر - نواب میر یاور علیخان بہادر -
سنہ ۱۸۶۹ء کے ماہ فروری مین اعلیٰ حضرت حضور پر نور نواب افضل الدولہ
بہادر اپنے کمسن صاحبزادے حضور پر نور اعلیٰ حضرت نواب میر
محبوب علیخان بہادر ابقاہ اللہ الی یوم القیام کو چھوڑ کر راہی ملک بقا ہوے
تھوڑے ہی دنون کے بعد اعلیٰ حضرت میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ
کو نظام الملک کا خطاب ملا - چونکہ اوسوقت بہت کمسن تھے یعنے
سن شریف صرف تین سال کا تھا لہذا ملکی بندوبست کرنیکو نواب صاحب
مرحوم اور نواب شمس الامرا مرحوم کو ریجنٹ مقرر ہوے اور ملک کا
تمام انتظام اونکے سپرد ہوا - ریاست کی سنگین امور بہبودی مین صاحب
رزیڈنٹ سے بھی راے لیجاتی تھی - اوسوقت کے صاحب رزیڈنٹ
مسٹر ساندرس اسطرح زیب قلم فرماتے ہین " حسب درخواست امرا شہر

حضور نظامکم محافظت ملک کی جوابدہی کا عہدہ حضور نظام کے سن تمیز
تک سر سالارجنگ جی - سی - ایس - آئی - اور نواب شمس الامرا امیر کبیر
بہادر کو سپرد کیا گیا - بوجہ لیاقت وتجربہ قدیم ملک کے حکومت کا عملی اقتدار
نواب سر سالارجنگ بہادر کو دیا گیا اور جس لحاظ سے سر سالارجنگ اس
عہدے کے سزاوار ہین اوسکا ذکر کرنا فضول ہے جو شخص اس ملک کی
پچھلی اور حال کی تاریخ سے باخبر ہے وہ اونکی لیاقت اور کارروائی
کا لوہا مان لیتا ہے -

جب بوجہ احسن یہہ انتظام ہوگیا تو حضور پرنور کی تعلیم وتربیت کا اہتمام
کیا گیا اور اس کا گورنمنٹ ہند کو بڑا خیال تہا - مسٹر سانڈرس کی
۱۸۶۹ء سی ۱۸۷۰ء کی رپورٹ ملک کی اوس ترقی کا آئینہ ہی جو گزشتہ
پچیس برس مین ہوی تہی - وہ اس رپورٹ مین لکھتے ہین - فی الحقیقت
اس بیانمین ذرا بہی مبالغہ نہین ہے کہ جس حیدرآباد سی مین نے ۱۸۶۹ء
مین واقفیت حاصل کی ہی اوسکو اوس زمانہ کی حیدرآباد سے (جسکا
بیان پہلے کیا جاتا تہا اور جسکا ذکر سر چارلیس اور لارڈ مٹکاف کے مرسلات
مین ہے) ایسی نسبت ہی جیسے حال کے انگلستان کو اوس انگلستان کے ساتھ

جو شاہان آصفیہ کے عہد مین تہا - اور یہہ صرف وزیر حال سرسالار جنگ کی سود مند فرمانروائی و عمدہ مالی بندوبست و بیدار مغزی کا نتیجہ ہی اور نیز وہ تائید جو وزیر موصوف کو سابق کے رزیڈنٹون سے دی موید ہوئی - صرف خزانہ ہی معمور نہین بلکہ ملک کی سالانہ آمدنی سالانہ اخراجات سے قریب آٹھہ لاکھہ روپیہ کے زیادہ ہی اور ریاست کا اعتبار بہی بہت بڑہگیا ہے - اور نیز علاوہ اس طریقہ کے موقوف ہونے سی جو ٹہیکہ دارون کو اجارہ پر دیہات دیکر تحصیل کیا جاتا تہا ملک مین شاذو نادر قصہ و فساد ہوتا ہی"

پہر اپنی انتظامی رپورٹ کے باب چہارم مین امور متعلقہ مال کے بارہ مین صاحب موصوف لکہتی ہین کہ "حضور نظام کی ممالک محروسہ کا ملکی انتظام حال گزشتہ بیس برس کے انتظام سی اتنا بڑا مفید فرق نہین رکہتا جیسا کہ صیغہ مال کے عمدہ انتظام مین نظر آتا ہی - وصول زرلگان کے پرانی طریقہ کا اب کوئی ذکر تک بہی نہین کرتا - پہلے ملازمان مقرر کردہ کے ذریعہ سی زرلگان وصول نہین کیا جاتا تہا بلکہ اضلاع کو ٹہیکہ دار اجارہ پر لیتے تھے اور ٹہیکہ دارونمین سے اکثر فوجی آفسر اور مہاجن اور سپاہ بلازم

ہوا کرتے تھی یہہ لوگ روپیہ اپنے طور پر وصول کر کے سرکار مین داخل
کرتے تھی - اسمین کچھہ شک نہین کہ ٹھیکہ دار رعایا سی کچھہ زاید روپیہ وصول
کر لیتے تھی - کچھہ یہی صرف خرابی کی صورت نہین بلکہ اور بہت سے
خرابیان ہمیشہ ملک مین پیدا ہوتی رہتی تہین جنکا حال محتاج بیان نہین "
پولیس کے انتظام کی نسبت مسٹر سانڈرس لکھتے ہین " پولیس کا انتظام
بہت عمدہ طور پر کیا گیا ہی اور حضور نظام کی عملداری مین رعایا کی جان و
مال کو ہمارے اکثر اضلاع کی نسبت کچھہ کم امن و آسایش نہین ہے "
۱۸۶۸ء مین نوابصاحب مرحوم کو پہلی مرتبہ اپنی عمر مین حیدرآباد چھوڑکر
اورنگ آباد کے سفر کا موقع ملا حضور نواب افضل الدولہ بہادر مرحوم
کے زمانے مین نوابصاحب مرحوم کو دارالسلطنت سے باہر جانیکی ممانعت
تہی چنانچہ ایک رزیڈنٹ سابق نے اپنی کیفیت مین اسطرح بیان کیا ہی
" اگر مدار المہام شہر کی باہر اپنے کسی احباب کی ضیافت کرنا چاہتے
ہین یا انگریزی فوج کی نمایش مین شریک ہونا یا میری ملاقات کو آتے
ہین تو حضور نظام کی اجازت لینی ضرور ہوتی ہے "
اعلی حضرت نواب افضل الدولہ بہادر مرحوم کے بعد ریجنسی قایم ہوئی تو

تو نوابصاحب مرحوم کو ملک کے اون حصون کی سیاحت کا جنکو انھون
نے نہین دیکھا تھا اور نیز بمبئی اور دوسرے مقامونکی سیر کا بھی موقع ملا
چنانچہ اس سال ماہ فروری مین سر سالارجنگ مرحوم معہ صاحب رزیڈنٹ
وچند مصاحبین سڑک کے راستہ سے گلبرگہ گئے اور وہان سے ریل گاڑی مین
سوار ہوکر بمبئی پہونچے یہان تھوڑے دن تک قیام فرمایا اور اس مغربی
بڑی دارالسلطنت کے مشہور مقامات اور اشیاء کو ملاحظہ کیا —
سر سیمور فٹنز جرلڈ صاحب گورنر بمبئی نے اپنے معزز مہمان کی خاطر و
مدارات مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکیا اور آرام و آسایش کے
اسباب جو امکان مین تھے مہیا کئے —
بمبئی سے نوابصاحب اورنگ آباد مین تشریف فرما ہوے یہہ وہ مقام
ہے کہ جسکو سر سالارجنگ مرحوم اپنے اجدادی تعلقات کے لحاظ
سے بہت عزیز رکھتے تھے — کچھہ دن اورنگ آباد مین ٹھہر کر کانگانون
کیطرف رخصت فرما ہوے - اس مقام پر لارڈ ومیو صاحب گورنر
جنرل ہند سے ملاقات ہوی - اس تقریب مین جو جلسے ہوئے اونمین
گورنر جنرل صاحب نے نوابصاحب کی دیانت اور لیاقت فرمانروائی

کی بڑی تعریف کی خصوصًا اس کوشش کی بڑی داد دی جو اونہون
نے گلبرگہ سی حیدرآباد تک ریل چلیا ہونیمین حضور نظام کے راضی کرنیمین
کی تہی (یہہ ریل اوسوقت بن رہی تہی) اس سفر کے بعد مختار الملک
مرحوم کلکتہ تشریف لیگئے اور حضور ویسیرائے کے مہمان رہے - وہان
کے تمام اقوام مختلفہ نے بخلوص دل سی محبت کا اظہار فرمایا -

سنہ ۱۸۷۱ء فروری سنہ کے پانچوین تاریخ کو رزیڈینٹ حیدرآباد نے (نائٹ گرانڈ
کمانڈر آف دی اسٹار آف انڈیا) کا تمغہ سر سالارجنگ مرحوم کے
زیب بدن کیا -

اسی سال ممالک محروسہ سرکار عالی کے ایک حصہ مین قحط کی مصیبت
نمودار ہوئی - اضلاع اورنگ آباد واندور ناگر کرنول کے باشندون
نے سب سی زیادہ صدمہ اوٹہایا - یہہ قحط خشک سالی کے باعث
نمایان ہوا تہا - اپنی ملک کی سرسبزی چاہنے والے مختار الملک
بہادر نے ضلع اورنگ آباد کے مزارعین کو ایک لاکہہ ۲۰۳ ہزار ۲ سو
باون روپیے کی رقم معاف کردی اور قحط زدہ لوگونکی نجات کے
کامون مین بیس ہزار پانسو روپئے خرچ ہوے اوسی قحط مین ایک روپیے

کی سوا بارہ سیر جوار اور گیارہ سیر باجرہ فروخت ہوا۔
ماہ نومبر ۱۸۷۷ء مین سر سالار جنگ مرحوم لارڈ لٹن کے
دربار مین شریک ہونیکی غرض سے دوسری دفعہ بمبی تشریف لیگئے۔
جلسہ ہای دربار تمام ہونیکے بعد اورنگ آباد کیطرف نہضت فرمائے ہوے
کہ وہان ہیچگیر پرنس آف ویلز اور اونکے ہمراہیون کا استقبال
کرین کہ حضور پرنس آف ویلز وہان دیوتونکی تصویرین ملاحظہ فرمانے
تشریف لانیکو تھی۔ ۱۸۷۵ء مین دوسرے مرتبہ کلکتہ گئے اور وہان سے
اوسی سال حیدرآباد کو مراجعت فرمائے۔
۱۸۷۵ء مین نوابصاحب مرحوم اور امراء حیدرآباد کی ایک جماعت
بطور سفارت حضور پرنور کیطرف سی پرنس آف ویلز کی استقبال کیلئے
بمبی روانہ ہوئے۔ پہلی یہہ ارادہ تہا کہ خود حضور نظام بمبی تشریف لیجائین
مگر اطبا کی یہہ رای ہوی کہ بمبی جانے سی حضور پرنور کی صحت مین فرق
آجاویگا۔ نواب مختار الملک مرحوم اور حضور پرنس آف ویلز مین بڑی
تپاک سی ملاقات ہوی اور طرفین سے تحفہ و تحائف کا مبادلہ ہوا۔
حضور پرنس نے اپنے دست مبارک سہ جو جو تحائف نوابصاحب کو

عطا کئے وہ یہہ ہین - ایک تلوار جسکا نیام چاندی کا تہا - ایک کمربند
جڑاؤ - ایک بیش قیمت انگوٹہی - ایک سونے کا تمغہ جسکے ایک طرف پرنس
آف ویلز کا تمغہ اور دوسری طرف تین شترمرغ کے پر اور اوسکے
نیچے حضور پرنس کا خطاب تہا - اور تین بڑے بڑی کتابین جنکی جلدین
سرخ نہایت عمدہ بنی ہوئین تہین - حضور نظام کو جو تحفے دیئے وہ
یہہ ہین - ایک عمدہ کام کی نقرئی صراحی ڈیوک آف مارل بورڈ کے
وقت کی - ایک بڑا سونیکا تمغہ - ایک بیش قیمت انگوٹہی - تین بندوقین
نہایت عمدہ - چار کتابین سرخ جلد کی سب جنکے اوپر پرنس آف ویلز کا
مالزگرام (طغرا) منقش تہا -

ماہ جنوری ۱۸۷۶ء مین نوابصاحب اسٹار آف انڈیا کے ایک جلسہ
مین شریک ہونے پہر کلکتہ تشریف لیگئے - اسی مہینے مین ڈیوک آف
سدرلنڈ جو پرنس آف ویلز کے ہمراہیونمین سے تہے حیدرآباد سیر کرنیکے لئے
آئے اور مراجعت کے وقت سر سالار جنگ مرحوم سے انگلستان
آنے اور اپنے ہان مہمان رہنے کا وعدہ لیا - حضور پرنس کے اکثر
ہمراہی جنمین سدرشفیلڈ اور مسٹر ناليس ہی تہے حیدرآباد کی سیر کو آئے تہے

اور مدار المہام مرحوم کی مہمانداری و خاطر و مدارات سی بہت محظوظ گئے
اسی سال اپریل کے مہینے مین بموجب وعدہ نوابصاحب کو سفر یورپ درپیش
ہوا - ہزاکسلنسی لارڈ لٹن لارڈ نارتھہ بروک کی جگھہ گورنر جنرل ہندوستان ہوکے
اور ۷ اپریل کو بمبئی مین جہاز سے اوترے - نوابصاحب مرحوم نے
اور ہمراہیون سمیت رسم استقبال ادا کی اور دوسرے ہی دن سفر
یورپ کے قصد سی جہاز پر سوار ہوے -
ماہ مئی کی پانچوین کو شہر روم (دار السلطنت اطالیہ) مین پہونچے اور
کوئرنال پی شاہ وکٹر امانوئل سی ملاقی ہوے مدار المہام اور اونکے ہمراہیون
نے خلوت مین بہی ملاقات کا شرف حاصل کیا شاہ موصوف بڑی مہربانی
و محبت سی پیش آئے - نوابصاحب کے ہمراہیون مین سی میجر نیول
زبان اطالیہ مین ترجمہ کرتے تہی - میجر صاحب اس سلاست اور فصاحت
کے ساتھہ ترجمہ کرتے تہی کہ اعلیحضرت شاہ موصوف نہایت متحیر تھے
خصوصًا اوسوقت اونکی حیرت اور بہی زیادہ ہوگئی جب یہہ معلوم ہوا کہ
میجر نیول اطالیہ کے باشندے نہین ہین -
نوین تاریخ نوابصاحب معہ ہمراہیان پوپ کی ملاقات کو گئے پوپ صاحب

تخت پر بیٹھے ہوے تھی وزیر مرحوم نے لوازم بندگی ادا کیے پوپ صاحب
نے اوس حمایت کا شکر ادا کیا جو حضور نظام کیطرف سی رومن کیتھلک
عیسائیونکی طرف سی ہوی تھی اور امید ظاہر کی کہ یہہ حمایت ہمیشہ قائم رہیگی
اور مناسب باتون کے بعد پوپ صاحب نے اپنا ہاتھہ چومنے کو
دیا اور دعا کرنیکا اقرار کیا ـ وہان سی رخصت ہوکر نوابصاحب اپنے
ہمراہیون سمیت ولیعہد سلطنت ابن اعلیحضرت شہنشاہ ہمبرٹ[۹] اول کی ملاقات
کو گئے اور پرنس مارگیوریٹا بنت شہنشاہ بیگم اطالیہ کی خوشمزاجی اور کریمانہ
وضع کو دیکھکر حیرت کے ساتھہ محظوظ ہوئے ـ

۹ پیرس پہنچے

پہر شہر روم سے شہر فلورنس گئے اور وہان سی اطالیہ کے اور شہرونکی سیر کی
مئی کی بارہوین تاریخ پیرس پہونچے جس روز پیرس (دارالسلطنت فرانس)
پہونچے اوسکی شام کو نوابصاحب مرحوم کا پاؤن پیرس کے گرانڈ ہوٹل
کی سیڑہیونپر پہسل گیا اور ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ـ اس ناگہانی حادثہ سی
انگلستان پہونچنیکی تاریخ مقررہ یعنی ۱۹ مئی ٹل گئی اور کچھہ دنون کی دیر
واقع ہوی ـ ہڈی کے ٹوٹنے کا صدمہ عظیم جسمانی تہا اور اوس سے
زیادہ تکلیف پہونچانیوالی پابندگی درسبے لیبی کی روحانی کاہش تہی

لیکن نوابصاحب مرحوم سنے ہمت نہ ہاری اور نہ دامن استقلال کو ہاتہ سی چہوڑا - اوسکے ہمراہی جب مزاج پرسی کو آتے وہی معمولی زیرلب ملایم تبسم وہی چہرے پر آثار بشاشت نمایان دیکہتے اور اس حادثہ کی نسبت اکثر کچہہ مذاق آمیز باتین سنتے نوابصاحب مرحوم اس صدمہ کی وجہہ کبہی یہہ بیان فرماتے کہ پوپ کی دعا کا اثر ہے اور کبہی ایسی ہی کوئی اور ہنسی کی بات فرما دیتے غرضکہ درد یا تکلیف کو کسیطرح ظاہر ہونے دیتے - جب نوابصاحب شہر پیرس مین اس صدمہ کے سبب فراش ہوگئے تھے اوسوقت ایک صاحب جو اونکی ملاقات کو گئے تھے اس طرح تحریر کرتے ہین -

"اسبات کے بیان کرنے کی مجہی کچہہ ضرورت نہین کہ اونکو اس ناگہانی حادثہ سی بڑا صدمہ پہونچا لیکن اونہون سنے اپنی اعتدال مزاج وصبر و رضا کو (جو ایسی لوگونکی قوم وملت کا دستور العمل ہے) ہاتہ سی نہ دیا - اگر کسی اور کی منصوبے اسیطرح پامال ہوجاتے تو یقین تہا کہ وہ شخص کبہی ایسا مستقل مزاج نرہتا اور بیشک پست ہمت ہوجاتا - نوابصاحب کا قصد تہا کہ صرف ایک رات پیرس مین ٹہرین اور مئی کی ۱۵ دین کو

مقام لویون پر پہونچے اور وہان سی انگریزی دخانی جہاز پر جو اونکے انتظار آمد مین تہا سوار ہوکر ڈوور جائین اور اس مقام سے ایک سپیشل ٹرین (خاص گاڑی) مین جسکی رفتار اونکی مرضی کے پابند تہی سوار ہوکر ۲۶ وین مئی کو ایک ڈنر (دعوت) مین شریک ہون - لیکن آج شاید چہیادن ہی کہ یہان ٹہرے ہوے ہین اور بظاہر آثار معلوم ہوتا ہی کہ اور چند سے توقف کرنا پڑیگا - اس صورت مین ہر شخص سمجہ سکتا ہی کہ علاوہ سیاح کے منصوبون سکے انتظام بگڑنیکے بہی ہوتا ہی کہ ون لوگون کی بہی تجویزونمین زلزلہ پیدا ہوجاتا ہے جو مہمان کے منتظر ہوتے ہین - اس جگہہ یہہ بہی خیال کرنا چاہیے کہ نواب سر سالار جنگ اور اونکے باون ہمراہی پیرس کے گرنڈ ہوٹل مین فروکش ہین - کیساہی امیر و متمول کیون نہو مگر وہ اچہی طرح سمجہ سکتا ہے کہ یہان ایک رات اور دس پندرہ دنکی ٹہرنے مین کیا فرق ہے - سر سالار جنگ جب سی شہر پیرس مین جہاز پر سے اوترے ایسی ہوٹلون فروکش ہوتے آئے ہین جو پہلی ہی سی ٹہرا رکہے گئے تہی لیکن اس ہوٹل کے کارکن پہلے سی بند و بست کرنیکو راضی نہین ہوے اور چونکہ ایک ہی رات یہان ٹہرنا تہا اس لئے اس کی کچہہ پروا نہین کی

اب بہرحال اونکا دو ہفتے تک یہان قیام ہے چلتے وقت اونہین معلوم ہوجائیگا
کہ تمام دنیا کی کسی شئی مین اتنا اسراف نہین ہوتا جیسا کہ پیرس کے گرانڈ
ہوٹل دی کاپولینس کے زینہ سے گرکر ہوتا ہے - سرسالارجنگ کے بشرہ سے
کوئی اثر چوٹ کی تکلیف یا اس تردد کا نمایان نہین ہوا مین نے اونکو
کمرہ کے بیچ مین ایک موٹی توشک پر بیکار و مجبور لیٹے ہوے دیکھا۔
اونکے قیافہ کی بشاشت و زندہ دلی و ہوشیاری مین مطلق فرق نہین
معلوم ہوتا تہا وہی کالی کالی بشاش آنکہین وہی ہونٹون پر کم کم
مسکراہٹ - جو شخص اونکو دیکہنے جاتا ہے - کمرہ کے تمام راستون مین
اون کے خدمتگار ملتے ہین جنکی سفید سفید پگڑیان اور مشوش و افسردہ
چہرے ان دالانون کی دہندلی روشنی مین دلپذیر عجب دلچسپ اثر
پیدا کرتے ہین - سرسالارجنگ کے خاص کمرے کے آگے جلدی مین
ایک خیمہ نصب کردیا گیا ہے اور اوسکے اندر جانے سے یہہ ثابت ہوتا ہے
کہ اونکا رہنے والا نہایت مکلف مکانات و خیمہ مین رہنے کا عادی ہے
نواب مختار الملک جب سے اس صدمہ مین مبتلا ہوے اونکے ملازمین
دہمراہی ہوٹل کے باہر نہین گئے کچھہ اس غرض سے نہین کہ اونکو

سیر تماشے کی پرواہ تھی بلکہ نیل ورڈم و ونس مین کوی جگہہ نہین چہوڑی تہی باوجودیکہ
جہان یہہ جاتے لوگون کا ہجوم ہوجاتا اور اوس بہیڑ مین اونکو تکلیف ہوتی
مگر پیرس مین نوابصاحب کی اتفاقیہ علالت کے سبب کہین نہین گئے۔ نوابصاحب کے
ہمراہیون مین سے ایک شخص کہتا تہا کہ جب سے یہان آئے مین بیسیون عرضیان زبان فرنچ اور انگریزی
مین روز آتی ہین جنمین عجیب و غریب درخواستین ہوتی ہین۔ بعض
اپنے غریبانہ حالات و قصص بیان کرکے کچہہ روپیہ مانگتے ہین بعض
درخواست کرتے ہین کہ نو ایجاد اشیا اور تجارتی مال اور عجیب
عجیب چیزین خریدی جائین بعض صرف حاضر دربار ہونیکے تمناکرتے
ہین کسیکی یہہ درخواست ہوتی ہے کہ ہم مختلف تماشے کرکے سرکار
کا دل بہلاسکیگے۔ اکثر شاعر نظم قصیدے پیش کرکے اس سانحہ
کا افسوس ظاہر کرتے ہین۔ پیشہ ور درزی جوتا بنانے والونکا تو ذکر
نہین یہہ لوگ درخواستون ہی پر اکتفا نہین کرتے بلکہ درمیان کے
کمرے مین اڑے رہتے ہین اور اپنے کارڈ اور اشتہارات
اور نمونے خواہ مخواہ نوکرون کے ہاتہون اور پائنتون زبردستی
رکہہ دیتے ہین۔ نوابصاحب اسیے متنفر ہوتے ہین اور جب ایسے

یہہ معلوم ہوگیا کہ یہہ مصیبت پیرس ہی مین ہی لندن جاکر اس بلوہ سے
امان ملیگی تو اونکو اطمینان ہوگیا۔ لندن جانے کے لئی بڑی بے صبری
ہے جب انگلنڈ کا ذکر آتا ہی تو بڑی توجہ خاطر سے سماعت فرماتے ہین
اکثر پرنس آف ویلز اور ڈیوک آف سدرلنڈ کا ذکر بڑے گرمجوشی سے
کیا کرتے ہین اکثر فرماتے تہے کہ مین نے ان دونون صاحبون کی دعوت
کو دل سے قبول کیا ہی باوجود اس سانحہ کے اس شوق مین مجہکو تکلیف
اور سفر دور و دراز کی مطلق پروا نہین ۔
الغرض آخر ماہ مئی مین اسقدر افاقہ ہوا کہ نوابصاحب سفر کرنیکے لایق
ہوگئے یکم جون کو فاکسٹون پہونچے یہان ایک جہاز ڈیوک آف سدرلینڈ
کا خاص نوابصاحب کے واسطے کنارے پر عرصہ سی تہا نوابصاحب
چونکہ چلنے کے لایق نہ تہی اسلئے یوروپین ملاحون نے آرام کرسی پر
بٹہاکر جہاز پر سوار کیا اور اوسیطرح دوسرے کنارے پر اوتارا اون
جو لوگ جمع تہی جنمین مارکوئس آف ٹوئیڈیل ہی تشریف رکہتے تہی۔ اون
سی نوابصاحب کی ملاقات کی تقریب ہوی۔ اسکے بعد میئر آف فاکسٹون
نے خیر مقدم کا ایڈریس پڑہا نوابصاحب نے کمزوری سے نہ رہ سکنے کا

اور عدم طیاری جواب کا عذر کرکے یون ارشاد فرمایا

مسٹر الڈرین اور ساکنان برڈاف فاکسٹون مین دل سے انکا
شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے میرے انگلنڈ آنیکا خیر مقدم کیا سچ
حقیقت مین اس امر کی بڑی خوشی ہے کہ مین اپنے اوس آرزو کو پورا
کرسکا جو بہت دنون سے میرے دلمین تھی یعنی اوس ملک مین
آیا جسکا گزشتہ صدی کے زمانہ سے میرے آقا حضور پرنور نظام ملک
دکن سے اتحاد دوستی تعلق رہا ہے مین بہی اس امر کا خواہان
کہ بعض اعلی افسران انگریزی سے میرا بہی بہت قریب تعلق اوس
زمانے سی رہا ہے جب میرے نانا میر عالم مرحوم حضور پرنور کیطرف سے
کلکتہ اسلئے گئے تھے کہ لارڈ کارنوالس سی ایک دوستی کا عہدنامہ
کرین اور ٹیپو سلطان سے جنگ کرنیمین دونون قوتین شریک ہون
آپ نے جناب ولیعہد پرنس آف ویلز کی تشریف بری ہندوستان
کا بہی ذکر کیا ہی مین آپکے اس کلام کی اور زیادہ تصدیق کرنے کی
اجازت چاہتا ہون کہ حضور ولیعہد کے اس سفر سے ہندوستان
وانگلستان کا رشتہ محبت ویگانگی اور بہی مضبوط ہوگیا ـ

سب والیان ملک و رئیسان ہندوستان کو حضور ولیعہد سے مشرف ہونیکا
موقع ملا ہی تو اونہون نے حتی الامکان نہایت خوشی اور وفاداری سے
یہہ شرف حاصل کیا ہی اور مین تصدیق کرسکتا ہون کہ حضور ولیعہد کی تشریف
بری سے ہندوستان کے والیان ملک اور عامہ رعایا کی وفاداری و
عقیدتمندانہ محبت تخت انگلستان و قیصر ہند کے ساتہہ بہت زیادہ اور
مضبوط و مستحکم ہوگئی ہی - مین ہمیشہ گریٹ برٹن اور اوسکی سلطنت
ہندوستان کی ترقی اور سرسبزی کی دعا کرتا ہونگا "

انگلنڈ مین نواب صاحب کا استقبال ہر درجہ کے لوگون نے بہت
گرمجوشی کے ساتہہ کیا - ایک نامی لنڈن کے اخبار مین حسب ذیل
تحریر کیا گیا -

" آج کل وہ شخص ہمارا مہمان ہے جس نے جنوبی ہندوستان کو
انگلستان کے قبضہ مین رکہا اور اوسوقت شور و فساد سے بچایا
جب کہ دہلی ہمارے ہاتہہ سی نکل گئی تھی اور ہماری سلطنت نازک حالت
مین ہوگئی تہی - گو جنوبی حصہ ہند کے باغی ہوجانیکی حالت مین بہی
ممکن تہا کہ ہم روپیہ اور جان کا بیحد نقصان کرکے مثل اور

اور حصص ہند کے اوسکو بہی آخر الامر فتح کرتے لیکن ہمارے اس مہمان عزیز
نے ہمکو بے انتہا جانون اور بے انتہا روپیہ ضایع کرنے سی محفوظ
رکہا اگرچہ کوئی موقع ان خدمات کی شکرگزاری مناسب طریقہ سے ادا
کرنیکا ہی تو وہ یہی موقع ہے کہ وزیر باتدبیر نظام دکن بذات خود آج
کل انگلستان مین تشریف رکہتے ہین۔

افسوس کہ انگلینڈ مین پہونچنے کے بعد کئی روز تک نوابصاحب مرحوم
پاے مبارک کی چوٹ کی وجہ سی زیادہ چل پہر نسکے۔ وہان جاکر یہ
معلوم ہوا کہ فرانس کے ڈاکٹرون نے اس چوٹ کی نسبت غلط
تشخیص کی تہی۔ قبل اسکے کہ نوابصاحب مرحوم اپنے پاؤن سے
کچہہ کام لین انگلستان کے لایق ڈاکٹر سرجن سر جیمس پیجٹ اور
مسٹر پرسکاٹ ہوٹ صاحب طلب ہوآے تہی۔ صاحب فراش
ہونیکے حالت مین ولایت کے بڑے بڑے درجہ کے لوگ نوابصاحب
کی عیادت کو آتے تہی مثلا پرنس آف ویلز اور شاہی خاندان کے
لوگ لارڈ نارتہ بروک اور مارکوئس آف سالسبری اور بڑے بڑے
امرا اور نامی ارکین سلطنت جن سے ہندوستان مین نوابصاحب ملے

ن ہچکے تھے اس امر سے سب اونکے احباب فسردہ تھے کہ ولایت مین آکر نواب صاحب ایسی تکلیف مین مبتلا اور باماندہ ہوگئے ۔

حضور ولیعہد پرنس آف ویلز جو دعوت کرنیوالے تھے وہ بھی کئے روز کے لئے ملتوی ہوگئی ۔ یہہ دعوت آخرکار ۲۰ وین جون کو مکان مارل برو مین ہوئی اس جلسہ مین علاوہ شاہزادہ صاحب وشاہزادی صاحبہ ویلز کے چند اور نامی وگرامی صاحب شریک تھے جنکے نام حسب ذیل ہین ۔ حضور شاہزادہ صاحب کنیاٹ ۔ ڈیوک آف کیمبرج ۔ ڈیوک آف منچسٹرا ور اونکی ڈچس (بیوی) ڈیوک اور ڈچس آف سدرلینڈ ۔ مارکوئس اور مارشینس آف سالسبری ۔ ارل گرانول ارل نارتھ بروک ۔ لیڈی ایما بیرنگ ۔ لارڈ ولیڈی شفیلڈ ۔ جنرل لارڈ اسٹرتھینن ۔ جنرل لارڈ میر آف مگڈالا ۔ لارڈ ولیڈی لارنس ۔ سر بارٹل ولیڈی فریر ۔ لارڈ ولیڈی نارتھ کوٹ ۔ سر سمور فٹز جرلڈ ۔ رائٹ آنریبل بی ڈزرایلی میجر جنرل ولیڈی پہاین ۔ مسٹر جوزف ولیڈی فریر ۔ سر لوئس ولیڈی میلٹ ریونرنٹ لیک انسلو ۔ کپتان فٹز جرلڈ (ہمراہی شہزادہ ڈیوک آف

کناٹ۔ کرنیل لروٹ (ہمراہی ڈیوک آف کیمبرج) نواب زادہ ... صاحب
بہادر و کپتان کلارک (ہمراہی نواب صاحب) آنریبل مسٹر کوک صاحب
جنرل رائٹ آنریبل سر ڈبلیو نارس۔ لفٹنٹ کرنل ہیڈل اور مسٹر ...
نارس۔
اس دعوت کے دوسرے روز نوابصاحب کو آکسفرڈ یونیورسٹی
اعزازی خطاب ڈی سی ال کا عطا ہوا۔
۳ جولائی کو مارکوئس آف سالسبری نے نوابصاحب مرحوم کو حضور
مین جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کی ونسر مین پیش کیا۔ نوابصاحب نے
بطریق اظہار اطاعت نذر پیش کی وہ نذر دست شاہی مشرف بلمس ہو کر
معاف کر دیگئی اور شب کو نوابصاحب مرحوم محل ہی مین رہے
اور کہانا بہی حضور ملکہ معظمہ کے ساتہہ تناول فرمایا۔ دوسرے دن لندن
واپس تشریف لائے حضور ملکہ معظمہ کے جلسہ دعوت مین شاہزادی
بٹرک اور حضور شاہزادہ لیوپولڈ اور مارکوئس ومارشنس سالسبری
وغیرہ شریک تھے۔ ۴ جولائی کو معیت ڈیوک آف سدرلنڈ سلح خانہ
واوج اور لنڈن کی خاص ڈاک کو ملاحظہ فرمایا۔

۵ وین جولائی کو سر ٹامس بیلی ممبر پارلمنٹ نے معہ مسٹر رونگ سکریٹری جلسہ تجارت منچسٹر اور جلسہ کیطرف سے اس امر کی درخواست کی کہ منچسٹر تشریف لاکر جلسہ تجارت کی دعوت قبول فرمائے نوابصاحب نے فرمایا کہ مین نہایت خوشی سے منچسٹر اور لورپول جلتا لیکن افسوس میری موجودہ صحت اتنی جرأت کی اجازت نہین دیتی مین نے ۷ جولائی کو برنہم جاتا ہون اور وہان ڈیوک آف سدرلنڈ کا مہمان ہونگا اور ۹ جولائی کو انکی ہمراہی مین انکے ڈنرابین کیسل کو اسکاٹ لنڈ جاونگا انشاء اللہ بعد مراجعت اہل منچسٹر کا ایڈرس نہایت خوشی سے لونگا ـ

۵ وین جولائی کو نوابصاحب اپنی ہمراہیون سمیت ادس بال مین شریک ہوئے جو سلطنت کیطرف سے محل بکنگھم مین ہوا تھا ـ

۶ وین جولائی کو مارکوئس آف سالسبری و مارشنس آف سالسبری نے نوابصاحب کی دعوت کی اسمین بہت سے امراء عظام انگلستان کے شریک تھے ـ دوسرے روز نوابصاحب مرحوم نے اپنی فرودگاہ پکیڈلی مین حضور پرنس کی دعوت کی ـ

۲۲ وین و ۲۳ وین جولائی کو نواب صاحب مختار الملک مرحوم نے اسکاٹلنڈ سے واپس آنیکے بعد ڈیوک آف منچیسٹر و ڈیوک آف ونگٹن و لارڈ نارتھ بروک

و لارڈ نیپیر آف مگیڈالا و ارچ بشپ آف کونٹربری اور سفیر اٹلی و دیگر اشخاص

معزز کی اپنے ہان دعوت کی —

۲۵ وین جولائی کو کوٹ آف کامن کونسل کے خاص جلسہ مین جسکے لارڈ

میر پریسیڈنٹ تہے ایک طلائی صندوقچہ مین جو نہایت ہی صنعت سے

بنایا گیا تہا شہر لنڈن کا آزادنامہ نواب صاحب مرحوم کو نذر دیا

گیا یہہ رسم کونسل کے مکان مین ادا کی گئی اسدن بہت مجمع تہا۔

شیرف اور لارڈ میر دونون درباری جبے پہنے ہوے تہے اور کامن کونسل

کے ممبر بہی درباری لباس پہنے تہے لارڈ میر کی بی بی اور مس کائن

اور بہت سی معزز انگریزنیان جمع تہین — ایک بجے کے بعد نواب سر سالار جنگ

اپنے ہمراہیون سمیت کونسل کے کمرے مین پہونچے وہ ممبر جنکے سپرد یہہ

امر تہا کہ آزادنامہ شہر لنڈن کا ایڈرس پیش کرین اور وہ ممبر جو آشنائی

رای کرنے کی لئے مقرر تہے دونون نوابصاحب کے ہمراہ تہے —

جب نوابصاحب وہان پہونچے تو تمام ممبرون نے کہڑے ہوکر استقبال

کیا اور ایک بلند جگہ پر جو خاص بطور اعزاز انکی لئے مقرر کی گئی تہی لیجاکر

بٹہایا مسٹر ماکنٹن منشی ٹون نے لارڈ میر کی بموجب ارشاد اسس

رزلیوشن کو پڑھا جسکے ذریعہ سے آزادی نذر کی گئی تھی۔

چیمبرلین لنڈن نے جسکا نام جیمس اسکاٹ تھا اور اپنا افشل لباس پہنے ہوے تھے نواب صاحب کیطرف متوجہ ہو کر یہہ تقریر کی۔

اس سے پیشتر کبھی ایسا نہین ہوا کہ اس قدیم شہر لنڈن کی آزادی کسی ہندوستانی ریاست کے وزیر کو عطا کیجاے۔

آپ کو جو یہہ دی جاتی ہے اس سے علاوہ آپ کی ذات سے اظہار خلوص کے یہہ جلسہ اس امر کا بھی اظہار کرتا ہے کہ اس ملک اور ہندوستان کے ایک ایسے رئیس سے جو جناب ملکہ معظمہ کا وفادار دوست ہے رابطہ محبت زیادہ پیدا ہو۔

تمام ہندوستانی والیان ملک مین حضور نظام حیدرآباد اور اونکے والد مرحوم سے زیادہ کوئی وفادار دوست گورنمنٹ انگریزی کا نہین ہے۔

اس وفاداری کا استحکام خصوص اسوقت زیادہ ظاہر ہوا جب ہندوستانی فوج باغی ہو گئی اور عبرت ناک واقعہ غدر کا پیش آیا اسوقت صدہا بیوفاؤن مین سے حضور نظام مرحوم اور اونکے دانشمند وزیر باتدبیر یعنی آپ سچے وفادار کے امتحان مین پورے نکلے اور صرف یہی نہین کہ اس عہدنامہ کی مواعید پر

قایم رہی ہون جو انراہل کمپنی سوداگران شہر ہذا سی (کہ اوسوقت ہمارے
ہندوستان مقبوضہ پر سلطنت کرتے تہی) بلکہ اپنی پرورش سی وفاداری
اورسچی دوستی کا ایسا یقین زرید نٹ کو دلایا کہ اونکو اعانت فوج
انگریزی کے لئی (جو اوسوقت نہایت سختی مین تہی) کنٹجنٹ کی فوج روانہ
کرنے کی جراٗت ہوی (حقیقت مین ایسی غدر کی روک مین بہت کچہہ مدد
کی کہ اگر کامیابی کیساتہہ اس امر کا وقوع نہ ہوتا تو مشرق کی عمدہ گورنمنٹ
اور تہذیب کی ترقی کا بالکل پتا نہ ملتا) ان قیمتی خدمات کی جلدو مین
جنکو لفٹنٹ گورنر بنگال سے ان مول اور غیر ممکن المعاوضہ کہا ہے۔
گورنمنٹ ہند نے آپ کو گرانڈ کراس آف دی اسٹار آف انڈیا
کا تمغہ عطا فرمایا (اس موقعہ پر ہمکو حضور ولی عہد پرنس آف ویلز کا
سفر ہندوستان اور وہ سرگرمی سکے ساتہہ لایق اطمینان استقبال
یاد آتا ہی جو ہر جگہ وہان سکے رؤسا سے ظہور من آیا (بمبئی اور کلکاتہ
مین بحیثیت قایم مقام حضور نظام آپ سے حتی الامکان یہہ خواہش
ظاہر کی کہ وارث تخت وتاج انگلستان کی عزت وتعظیم مین کوئی
دقیقہ فرو گذاشت نہو۔۔

ز آپ نے اپنی محنت اور دانشمندی کو صرف اس ملک کی فواید
مین مصروف نہین رکہا بلکہ اپنے ولی نعمت حضور نظام کی وسیع
سلطنت کو (جس کی وسعت ملک فرانس کی برابر ہے اور
ایک طرف بمبئی پریسیڈنسی اور دوسری طرف مدراس پریسیڈنسی
تک پہیلی ہوی ہے) اپنی دانشمندانہ انتظام سے بے انتہا ترقی دی
سڑکین بن گئین ریل جاری ہوی آب پاشی کا کام شروع ہوگیا۔
خاص خاص شہروںمین آب نوشی کی ذریعہ کثرت سے ملنے کے ایسی
مہیا کی گئی جن سے یورپ مین تعجب ہوا اور جو خاص اس شہر عظیم الشان
شہر کے لئے ایک مثال ہے (اسکول قایم ہوے تعلیم کی اشاعت ہوی
رعایا کی لئے انصاف برای نام نہین بلکہ واقع مین) اور سب سے عظیم یہ اصلاح ہوئی کہ
عمدہ انتظام مال کے سبب سی لوگونکی ظالمانہ زیادستانی جو سنا جری طریقہ
مین عام تہی مطلق نرہی (چونکہ آپ ایک بڑے وفادار دوست گورنمنٹ
انگریزی کے اور ایک نہایت مدبر مدبر وزیر اس سلطنت وسیع کے ہین جو ہمارے
بادشاہ کی ساتہہ دوستانہ تعلق رکہتی ہے اور نیز اس خیال سے کہ ایک قوم کا دوسرے
قوم کی ساتہہ دوستانہ سلوک اور عمدہ کاموں کے باہم قدر کرنا ہمارے ملک کے

لوگون اور اہل ہندوستان کے باہمی تعلقات دوستی کو اور بہی مضبوط کر دیگا یہہ جماعت جو اس سلطنت مین اول درجہ کی جماعت ہو آپ کے اعلی سی اعلی طریقہ سے شکر گزاری جو وہ ادا کرسکتی ہو ادا کرتی ہو اور مین آپ سی درخواست کرتا ہون کہ آپ اسکی بموجب انسٹٹیوٹ ہند آف دی فیلوشپ کو قبول فرمائی اور مین آپ کے خدمت مین اس رزلیوشن کی نقل جو اس کورٹ نے جاری کیا پیش کرتا ہون (ایک بکس جو اسکے رکہنے کی لایق ہو اسٹان لوربول کورٹ کی حکم سی بن رہا ہی چونکہ آپ کے قیام کا زمانہ نہایت قلیل ہی اور اس عرصہ مین بکس کا ایسا تیار ہونا کہ آپ کے قبول کے لایق ہو ممکن نہین لہذا وہ بکس آپ کے مراجعت کے بعد ہندوستان مین آپ کے خدمت مین بہیجا جائیگا) سر لارڈ شپ جو اس جلسہ کے میر مجلس ہین اور تمام اراکین مجلس مجہسی اس آرزو مین متفق ہین کہ آپ کو بہت جلد صحت کلی ہو جاوے اور مع الخیر اپنے ملک مین پہونچین اور خدا آپ کو بہت دنون تک زندہ رکہے تاکہ آپ اپنی عمدہ انتظام سی اپنے ملک والون کو فایدہ پہونچاوین —

نواب مختار الملک سر سالار جنگ مرحوم نے اسکی جواب مین حسب ذیل ارشاد فرمایا —

" ای لارڈ میئر آپ کے ہاتھہ سی انریری فریڈم آف لنڈن (آزادنامہ شہر لنڈن) قبول کرتے وقت مین ظاہر کرتا ہون کہ آپنے اعلی درجہ کی تعظیم میری کی جس سی مین خوب واقف ہون اور تہہ دل سی اسکا شکرگزار ہون مین اس ایسی شہرت کا اندازہ نہین کرسکتا کہ آپ میرے مالک حضور نظام کی وفاداری کی بہت قدر کرتے ہین جو ایک خودمختار والیان ہند سے اور حضور ملکہ معظمہ کے ایک سچے دوست ہین اور جنکے ساتہہ شہر لنڈن مراتب اور تعلقات دوستی کو زیادہ استحکام دینا چاہتا ہی —

(اور مین جو کہ اتفاقاً اس زمانہ مین اس امر کا ذریعہ ہوگیا کہ حضور ملکہ معظمہ کے ایک دوست کے صفات ظاہر ہوجائین اس امر کی بہت قدر کرتا ہون کہ آپ حضور نظام کے دوستیونکو جو ایام عذر مین ظاہر ہوی تسلیم کرتی ہین) اور مین اس شہر کا نہایت شکرگزار ہون کہ اس نے مجہے ایسی عزت بخشی جسکے وجہ سی یقیناً میرے ہمعصر ہندوستانیونکو میری طرح وفاداری کی نظیر پیدا کرنی کی ایک عمدہ ترغیب ہوگی) اسموقعہ پر نہایت خوشی سی مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ جس وقت سی ابتدائے سلسلہ دوستی گورنمنٹ انگریزی اور نظام کے سی قایم ہوا ہی اسوقت سی حضور پرنور اور اونکے وزرا کی ہمیشہ یہ خواہش

رہی کہ یہہ روابط محبت ہر روز ترقی پذیر رہین اور مجھے پورا یقین ہی کہ صرف یہی نہین ہوگا کہ جو سلسلہ محبت سو برس سی قایم ہی آیندہ قایم رہے بلکہ جیسا آپ سنے فرمایا کہ انگلستان اور ہندوستان کے لوگون مین ربط و اتحاد روز بروز مضبوط ہوتا جائیگا —) آمد و رفت کے طریقہ دن بدن آسان ہوتے جاتے ہین مین دیکہتا ہون کہ ہندوستان کی فوائد کا خیال ہر طرف پہیلتا جاتا ہی اسکی وجہ سی یقینًا باہم ہمدردی بڑہ جائیگی اور اسکے تعلقات نہایت مضبوط ہو جائینگے مجہی خوب معلوم ہے کہ والیان ہند نے جو اپنے معاہدات کی تعمیل نہایت وفاداری سے کی اس وجہ سی خود ان لوگون کے لئی اور نیز سلطنت انگریزی کی لئی عمدہ نتیجہ نکلا) حضور پرنس آف ویلز کی تشریف بری اور ہندوستانیون کے ساتہہ حضور موصوف کے اخلاق وسیع مین بڑی ہم وطنون کی وفاداری و محبت کو تخت انگلستان سے اور بہی بلندپایہ کردیا —

(مین اسکا بہی شکرگزار ہون کہ آپ نے اس ناچیز کام کا ذکر کیا جو بمبئی مین اپنے عہدہ کی متعلق حضور پرنور کیطرف سی مین نے حضور ولیعہد کا استقبال کیا اور کلکتہ بہی گیا) آپ نے نہایت مہربانی سی اس اندرونی انتظام حیدرآباد کی کامیابی کا ذکر فرمایا جو میری عہد وزارت مین ہوسے اور

اور میرے مقرر ساتہی امیر کبیر بہادر کا ہی تذکرہ فرمایا اسموقع پر مین اس
مشفقت لی کا اظہار کرتا ہون جو امیر کبیر موصوف نے میری ساتہہ کی اور
اسکی ساتہہ اسکا ہی ظاہر کرنا ضرور سمجھتا ہون کہ چند نوجوان امرای حیدرآباد
نے نہایت محنت سی گورنمنٹ حیدرآباد کا کام کیا ہی اور ان سی ہملوگون کو بہت
مدد ملی یہہ لوگ مختلف صیغہ جات سرکاری کے افسر ہین انمین سی ایک امیر کبیر
موصوف کے بہتیجی نواب بشیر الدولہ بہادر ہین اور ایک میرے بہانجی مکرم الدولہ
بہادر ہین نواب شمشیر جنگ بہادر و نواب شہاب جنگ بہادر ہین (خاتمہ
پر مجہے اس امر کی یقین دلانیکی اجازت ہو کہ مین اس عزت کی جو آپ نے
مجہی بخشی ہمیشہ بہت قدر کرتا رہونگا) نہ صرف اسوجہ سی کہ یہہ بڑی عزت ہی
بلکہ اس غرض سی کہ میری ہم وطنونکو عام اس سی کہ والیان ملک ہون یا وزرا
ہون یا اور لوگ جو مختلف صیغونمین اپنے ملک کے لئی محنت کر رہی ہین -
اس امر کا یقین ہوگا کہ انگلستان کے عام مخلوق ہندوستانیون کی وفاداری
اور محنت کی ویسی ہی قدر کرتے تہی جیسا کہ اس جواب پر جلسہ ختم ہوا اور نواب
سر سالار جنگ مرحوم اپنی ہمراہیون سمیت اوٹھی اور اوس مکان سی منیشن ہوس
تک لارڈ میر ساتہہ ہوسے -- اس منیشن ہوس مین بہت سی لوگ مدعو تہی

راہ مین دو طرفہ ہزارہا آدمی نوابصاحب کے دیکھنے کو جمع تھے۔
البتہ نوابصاحب بھی لوگونکی اس اشتیاق انگیز مجمع اور اسنکے استقبال
سے خوش ہوے ہونگے ۔ اس کہانیکی دعوت مین تین تین سو مہمان بلائے گئے
تھے۔ ملکہ معظمہ کا جام تندرستی پینے وقت لارڈ میرنے کہا کہ "اسوقت کا
جام تندرستی ایک خاص کیفیت رکھتا ہے کیونکہ میز پر سر سالارجنگ بہادر (کہ
ایک نہایت وفادار فرمان پذیر ملکہ معظمہ قیصر ہند کے ہین) تشریف رکھتے ہین
جو نہایت خوشی سے اس جام تندرستی کے پینے مین شریک ہونگے" جب حضور
ولیعہد اور ولیعہد بیگم اور خاندان شاہی کی تندرستی کا جام لارڈ میر پی چکے
تو نواب سر سالارجنگ مرحوم کا جام تندرستی پیا اوسوقت لارڈ موصوف
یون گوہرفشان ہوے کہ "یہان عام و خاص اچھی طرح سے جانتے ہین کہ
سر سالارجنگ اس زمانہ کے اعلی مدبرونمین سے ہین ۔ اپنے ملک مین اون
تمام عقلا سے فوقیت رکھتے ہین جو آجتک گزرے ہین انکی عقل انکی دانش انکی
خوش فکری اس قابل ہے کہ تمام دنیا انکی قدر کرے ؛ اور اونکا ملک انپر فخر کرے
جسوقت تمام یورپ غدر ہندوستانکی وجہ سے کانپ رہا تھا اور اوسوقت
اس بات کی بڑی ضرورت تھی کہ ہر شخص اپنی قوت کے لایق گورنمنٹ انگریزی

طرفداری کرے اوس نازک موقع پر نواب مختار الملک بہادر نے بلا تامل عاقبت بینی کی وجہ سے (جو اونکی مشہور صفت ہے) فوراً برٹش گورنمنٹ کو مدد دی اور بیشک یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ مشکلین اس مدد سے دور ہو گئین ۔ نوابصاحب معاودت ہندوستان کے وقت اس امر کا علم اپنے ساتھ لیتے جائینگے کہ ملکہ معظمہ کی رعایا ہند کو ہم لوگ کسقدر عزت و وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور نیز یہہ کہ نوابصاحب کو ہم ایک ایسا شخص سمجھتے ہین جو سلطنت ہندوستان مین بڑے بڑے کام کرینگے جن سے ہمارے خیالون کو مدد ملیگی ۔

اسکے بعد خاتمہ پر لارڈ موصوف نے اوس واقعہ ناگہانی کا افسوس ظاہر کیا جو پیرس مین واقع ہوا تہا اور کہا کہ خدا سے امید ہے کہ بہت جلد صحت کامل ہوجائیگی نوابصاحب نے جواباً یون ارشاد فرمایا " اے لارڈ میر اور اے حاضرین جلسہ میری موجودہ حالت مجھکو اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ اولاً مین آپ سب صاحب معاف فرمائین کہ مین کہڑا نہین ہو سکتا ۔ مین نہین جانتا کہ کیونکر اور کن لفظون مین اوس عزت کا شکریہ ادا کرون جو آج آپ نے مجھے بخشی اور اون مہربانی کے کلمات کا جو لارڈ میر نے ارشاد کئے ۔ اس موقع پر اس امر کا بہی شکر ادا کرنا مجہپر فرض ہے کہ آپ نے میرے بادشاہ اور میرے

اون فرایض کا ذکر کیا جسکو بحیثیت ایک دوست کے عذر ... مین ہم لوگ
ادا کر سکے مجھکو آج اس بات کا بھی ظاہر کرنا لازم ہی کہ ہر جگہہ اور ہر وقت
حضوصًا صاحب سے مین یہان آیا ہون ہر ایک انگلشمین مجھسے دوستانہ اور
مہربانی کے ساتھہ پیش آیا انکا اور اوس عنایت کا جو شہر لنڈن مین مجھپر
مبذول ہوی نہایت شکر گزار ہون - حضور ولیعہد بہادر جب ہندوستان
مین تشریف فرما ہوے تھی تو غریب اور امیر ہر شخص کے ساتھہ ملاطفت و مہربانی
سی پیش آتے تھی اور ہر ایک شخص اونکا دل مشکور ہی - اسوجہ سی بھی مین نے
یہان آنیکا قصد مصمم کر لیا تہا اب مجھی پھر اجازت دیجئی کہ مین شکر ادا کرون
امید ہی کہ آپ سب صاحب میری اس مختصر اسپیچ کو معاف کرینگے اور
درخواست کرتا ہون کہ آپ سب صاحب میرے ساتھہ مہربان لارڈ
میئر اور لیڈی میر کے جام تندرستی پینے مین شریک ہون اور یہہ جام
تین نعرہ ہاے مسرت کے ساتھہ پیا جاے ،، چنانچہ ایسا ہی ہوا -
۲۶ جولائی کو منچسٹر کارپوریشن او منچسٹر جلسہ تجارت کیطرف سی ایک جماعت
نوابصاحب مرحوم کے پاس آئی منچسٹر کارپوریشن کیطرف سی کہا گیا کہ
ہملوگون کو بڑا افسوس ہے کہ آپ اپنی تشریف آوری سی ہمارے شہر کو

رونق نہ بخش سکے اور یہہ ایڈریس جواب پیش کیا جاتا ہی سب کے اتفاق رای سی ہے - سر جوزف ہیرن مینچیسٹر کے کلارک نے سٹی کانسل کیطرف سی حسب ذیل ایڈریس پڑہا -

"بحضور ہز اکسلینسی سر سالار جنگ بہادر وزیر اعظم حضور نظام دکن گزارش ہی کہ میر والڈرمین اور ساکنان مینچیسٹر نہایت خوشی سی آپکو مبارکباد تشریف آوری دیتے ہین اور یہہ کونسل ہی شامل ور تمام رعایا ملکہ معظمہ کے آپکی اون خدمات کا شکریہ ادا کرتی ہی جو گزشتہ زمانے مین اس ملک کی خیر خواہی کی نظر سی ظاہر ہوئین - اور یہہ واقعہ ناگہانی سب کو نہایت افسوس ہی جسکی وجہ سی آپ ہمارے شہر مین نہ تشریف لا سکے -

سر سالار جنگ مرحوم نے حسب ذیل ارشاد فرمایا "مسٹر میر والڈرمین جنٹلمین مین آپکی اون الفاظ عنایت کا شکرگزار ہون جو آپنے اپنے ایڈریس مین فرمائے - مجہی نہایت افسوس ہی کہ کمی وقت اور اس حادثہ کی وجہ سی مین شہر مینچیسٹر کو نہ جا سکا جہان جانیکا ارادہ ابتداء سفر انگلستان کے وقت سی میرے دل مین جا پذیر تہا - مین جب اس عظیم شہر کو (جو مرکز تجارت ہی) دیکہتا تو کمال خوشی ہوتی - مین ہمیشہ اوس اپنے وقت کو جس پہا عمر کا

حصہ تصور کرتا رہونگا جو مین سنے اپنی عہد کے ذریعہ سے اپنے حضور کی وفاداری گورنمنٹ ملکہ معظمہ کے ساتھہ جتاتے مین صرف ہوا کہ وہ نازک وقت سلطنت انگریزی ہند کی تاریخ مین ایک یادگار زمانہ تہا - اور مجھے اس امر کی نہایت خوشی ہو کہ میری اِس سفر انگلستان کی وجہ سے گورنمنٹ نظام اور گورنمنٹ ملکہ معظمہ کا باہمی رشتہ اتحاد اور مضبوط ہو گیا ''

مسٹر اغورتہہ نے نوابصاحب کیطرف مخاطب ہو کر یہہ کہا ''آپ نے پیوسنیل افسرونکا ایڈرس سنا جسمین آپکو آپکی تشریف آوری کی مبارکباد دی گئی ہو اور مینچسٹر تشریف نہ لیجاسکنی کا افسوس ظاہر کیا گیا -

مین تجار مینچسٹر کیطرف حاضر ہوا ہون - ہملوگون کو بہی وہان آپ کے تشریف نہ لیجا سکنی کا کچہہ کم افسوس نہین ہی کیونکہ یہان کی تجارت کا ہندوستان سے بہت قریب تعلق ہی - افسوس ہے کہ آپ اوس معدنکو نہ دیکہہ سکی جہان سے اسقدر دستکاری و تجارت کا آغاز ہی مگر ہم لوگون نے ایک ایڈریس لکہا ہے جسمین سب تاجرون کی متفقہ رای آپکی نسبت ظاہر کی گئی ہے '' مسٹر بروز سکرٹری نے یہہ ایڈریس پڑہا -

'' بحضور نواب سر سالارجنگ بہادر وزیر اعظم سلطنت نظام دکن - گزارش ہی

کہ ہملوگ ڈائرکٹر منچسٹر چیمبر آف کامرس تہ دل سی انگلینڈ مین آپ کے
تشریف آوری پر خیر مقدم کہتے ہین - ہم سبکو اس حادثہ ناگہانی کا بہی
سخت افسوس ہی جسکی وجہ سی آپ شہر منچسٹر مین نہ تشریف فرما ہو سکے -
یہہ ایک ایسا شہر ہی اگر آپکا دائرۂ دولت یہان تک آتا تو اس سبب
سی کہ اس شہر کو روئی کی تیاری سی بہت بڑا تعلق ہی آپ ضرور بہت
خوش ہوتے - کپڑی کی صناعی اور ان اضلاع ہند سی جہان روئی پیدا
ہوتی ہی جو تعلق ہی اوسکی وجہ سی ان دونون ملکون کے فایدے باہم دست
و گریبان ہین پس اس غرض سی یہان کے لوگ ہمیشہ ہندوستانکی سرسبزی
اور ترقی چاہا کرتے ہین - یہانکی ہر ایک جلسہ تجارت کا ہمیشہ یہہ مقصود
رہا ہی کہ ہر موقع پر ہندوستانکی زمین کے فطرتی پیداوار کو ترقی دیجای
اور وہان کے لوگون کو صناعی اور تجارت کی ترغیب ہو - بحیثیت
اس امر کے کہ آپ ایک وسیع صوبہ حیدرآباد کے وزیر اعظم ہین اور
اس ہماری مقصود مین آپنے بہی مدد دی ہی ہملوگ آپکا شکرادا کرتے
ہین - آپ کی تشریف آوری نے ہمکو اس بات کا موقع دیا کہ ہملوگ خود
حاضر ہو کر کمال مسرت کے ساتہہ آپکی استقلال اور تدبیر مدن کی تعریف

جسکے تمام یورپین اور ہندوستانی دونون معترف اور شکر گزار ہین ۔ قوی امید کیجاتی ہی کہ ہندوستان کے اور والیان ملک و وزرا آپکی پیروی کرینگے جسکی وجہ سی قانون اور ضابطہ قایم ہوگا تجارت کو ترقی ہوگی ۔ کاشتکار اپنی محنت کے ثمر کو بحفاظت رکھہ سکینگے ۔

خدا سی امید ہی کہ آپ بہت جلد صحت پائینگے اور اپنی ملک اور ہموطنونکو فایدہ پہونچانیکے لیے بہت دنون تک زندہ رہینگے " نواب مختار الملک مرحوم نے اسکے جوابمین ارشاد فرمایا " مسٹر پریسیڈنٹ جنٹلمین ۔ آپ نے نہایت مہربانی سے جو ایڈریس پڑہا ہین اوسکی شکر گزاری کے بعد افسوس ظاہر کرتا ہون کہ مین آپ کے شہر تک نجا سکا ۔ مجھکو اس بات کی حسرت رہگئی کہ مینچسٹر جاکر اپنے اوس تعلق دلی کا یقین نہ دلا سکا جو تجارت کے سبب سی حیدر آباد اور آپکے شہر مین ہی مین ہی خوب سمجھتا ہون کہ روئی کی ترقی میرے ملک مین کسقدر ضروری چیز ہے ۔ آیندہ سی اس خاص شے کی ترقی کی نسبت مین زیادہ توجہ کرونگا اور وہ تازہ وسایل مہیا کرونگا جو تجربہ سی اسکی ترقی کے لئی بہت مفید ثابت ہوے ہین ۔ اس ترقی کے زمانہ مین ایسی ملک کا انتظام کرنا جیسا کہ حیدر آباد ہی مشکل ہے ۔

اوسکی آمدنی بڑہانے مین تا وقتیکہ زمانہ حال کی تہذیب کی ضرورتون کے
لئے کافی کوشش اور کامل جانفشانی نکیجاے بڑی بڑی دقتین آتی ہین تاہم
مجھے امید ہے کہ میری محنت کا نتیجہ زمانۂ سابق کی حالت سے اچھی حالت پیدا
کریگا - میرے نزدیک دو قومون مین استوار تعلق پیدا ہونیکا سب سے
اچھا وسیلہ یہہ ہے کہ دونونکی غرض ایک ہو - وہ تعلقات کہ اوس دوستی
پر مبنی ہوتے ہین جو محنت مشترکہ کے طفیل سے پیدا ہوتے ہین مناسب مستحکم
اور دیرپا ہوتے ہین - ان خیالات کی وجہ سے اور اس امر کے یقین
سے کہ گورنمنٹ نظام کی آیندہ بہبودی اس باہمی تعلق پر منحصر ہے مین معاودت
ہندوستان کے وقت یہہ خوشی ساتھہ لیتا جاونگا کہ آپ منچسٹر چیمبر آف
کامرس کا مجھی خیرخواہ سمجھتے ہین جیسا کہ آپنے ایڈریس مین ظاہر کیا "
نوابصاحب مرحوم دو مہینے تک انگلستان مین رہے اس زمانہ مین جس جس سے
ملاقات ہوئی اور جسنے نوابصاحب کو ایکدفعہ دیکھہ لیا وہ گرویدہ ہوگیا
ایسا ہر دل عزیز ہونا کسیکے اختیار مین نہین اور بجز لطف خدا کی مہربانی کے
ممکن نہین - الغرض دو مہینے کے بعد نوابصاحب مرحوم اور سالار جنگ
کیطرف لندن سے روانہ ہوئے - اوسی زمانہ مین ہر شخص کہہ سکتا تہا

کہ کسی ہندوستانی نے لندن کی جماعتون مین عام وخاص طور سے ایسی
عزت نہین حاصل کی اور نہ اہل یورپ نے کسی ہندوستانی کی نسبت
بالاتفاق ایسی رای لگائی - اسی بحث کے متعلق ایک شخص نے حسب
ذیل لکھا ہے "اعلی سے اعلی لوگون نے انکو اپنے ہان مہمان رکھا مگر
کبھی اس مضمون کی وجہ سے نوابصاحب کے مزاجمین تبدل نہ واقع ہوا -
جس مکانمین نوابصاحب تشریف رکھتے تھے وہ مکان شاہانہ تہا نواب صاحب
کے ملازم اور تمام کارخانہ شاہی معلوم ہوتا تہا مگر یہہ نہین معلوم ہوتا تہا کہ
یہہ سب نمایش کے لئے ہے - نوابصاحب کی روش عمدہ تعلیم یافتہ یورپین
کی سی تہی ہر شخص کو تعجب ہوتا تہا کہ ایک ایسے ہندوستانی مین جو کبھی انگلستان
نہین آیا کیونکر ایسی خوبیان جمع ہوگئین - حقیقت مین یہہ تعجب کی بات
ہے نواب صاحب کا چال چلن ایسا تہا کہ کسیکو حیرت نہو"
۳۱ جولائی کو نوابصاحب لندن سے پیرس روانہ ہوئے اور دو روز
وہان قیام فرمایا - وہان کی نسبت ٹائمز اخبار مین لکھا ہے "نواب
سر سالارجنگ بہادر پیرس کو ایک سرسری نظر سے دیکھہ سکے اور اس
شہر کی نسبت (جو دنیا مین اور شہرون سے باغ کی نسبت رکھتا ہے

اور جسکی بنا دگر ہوگیو نے ڈالی تہی — نوابصاحب نے یہہ رای
قایم کی کہ فرانس کے شاعر اپنی ملک کی نسبت مبالغہ بہت کرتے ہین پیرس
کے لوگ لندن کے باشندون کیطرح محنت کرکے اعلی کام نہین کرسکتی البتہ
پیرس عیش کے واسطی مخصوص ہے بہرحال فرانس کے عجایبات سے مثل اور اشخاص غیر
ملک کے نوابصاحب جیسی فہیم و دانشمند کو بہی متعجب کر دیا - اگست کی دوسری
تاریخ کو نوابصاحب نے مکان نوتری ڈیم کو ملاحظہ کیا اوس مکان کے محافظون
نے جبہ اور چیزین ملاحظہ کرائین تو ایک جبہ کی نسبت کہا کہ یہہ وہ جبہ ہے
جسکو نپولین اول نے اپنی تخت نشینی کیوقت پہنا تہا اور اب نپولین چہارم
جو انگلستان مین ہے اپنی تخت نشینی کے وقت پہنیگا - نوابصاحب نے
حکیمانہ طور سے فرمایا کہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ یہہ ہوگا یا وہ ہوگا - جو شخص کہ
اپنے ملک مین بہی نہین رہنے پاتا وہ کیونکر بادشاہ کا لقب پا سکتا ہے
غرضکہ اسیطرح کے منصفانہ اقوال ہر چیز کی نسبت فرماتے تہی — شام کو
اپرا تشریف لے گئی اور وہان لاجرئی کا ناچ دیکہکر بہت خوش ہوے وہانکے
سینریان نواب صاحب کو بہت پسند آئین کہ حقیقت مین قابل دید ہین -
اگست کی ۳ کو پیرس سی براہ مانٹ بنس نٹورن کو روانہ ہوئے اونکو

برنڈسی مین پہونچے - اور بمبی مین ۲۴ وین اگسٹ کو ساڑہے چار مہینے کے
سفر کے بعد رونق افروز ہوئے - چونکہ نوابصاحب کو صحت کامل نہین ہوئی
تھی اسوجہ سے لوگون نے پی اینڈ او جہاز سے اوتارا جہاز کے لوگون نے
نعرۂ خوشی مارا - یہان یہہ نقل بہی قابل لکھنے کے ہے کہ معاودت کے وقت
نوابصاحب کا جہاز ایک جنگی جہاز کے قریب سے گزرا جب اوسکی سپاہیون اور
ملاحون کو معلوم ہوا کہ نواب صاحب اس جہاز پر ہین تو سب کے سب جہاز کے
اوپر چڑہ گئے اور بہ آواز بلند کہا کہ " سر سالارجنگ ہندوستان کے بچانیوالے
کے لئے تین نعرہ ہاے خوشی " اسپر اسقدر ہررا (نعرہ خوشی) ہوا کہ سوا
انگریزون کی استنے زور سے چیخنا کسیکا مقدور نہین —

جب بمبی پہونچے تو انجمن اسلام نے ایک ایڈریس مبارکباد کا پیش کیا - اوسی
دن بمبی سے روانہ ہوئے اور دوسرے روز حیدرآباد پہونچے یہان ہر ایک
درجہ کے لوگون نے بے انتہا خوشی کی —

دسمبر ۱۸۷۶ء مین حضور پرنور دام ملکہ شرکت دربار شاہنشاہی کے لیے دہلی
کو نہضت فرما ہوئے - نواب سر سالارجنگ مرحوم اور دیگر امراء عظام
حیدرآباد ہمراہ رکاب تھے - چونکہ یہہ امر کچھہ پوشیدہ نہین ہے کہ دہلی مین

جو سلوک نوابصاحب کے ساتھہ کیا گیا اوس سے نوابصاحب مرحوم کی
سخت دلشکنی ہوئی اس سبب سے اون امور کے ذکر کرنیکا کچھہ مضایقہ نہین
جنکی باعث گورنمنٹ آف انڈیا ناراض ہوئی ۔۔

نوابصاحب نے ولایت مین سکرٹری آف اسٹیٹ ہند سے اس امر کی اجازت
حاصل کر لی تہی کہ واپسی صوبہ برار کی نسبت ہندوستان ہوکر گورنمنٹ
ہند سے پہر گفتگو کیجاے ۔ چنانچہ بعد معاودت اون دعاوی کی یادداشت
جو گورنمنٹ نظام کو صوبہ برار کی نسبت مین لکہی گئی اور رزیڈنٹ کی معرفت
گورنمنٹ آف انڈیا کیخدمت مین مرسل ہوئی ۔ ظاہرا معلوم یہہ ہوتا ہے
کہ لارڈ لٹن گورنر جنرل کو اوسی موقع پر اس بحث کا چہیڑنا پسند نہین آیا گو یہہ
درخواست قبل از دربار دہلی پیش کی گئی تہی لیکن اسیوجہہ سے جب نوابصاحب
مرحوم ہمراہ رکاب حضور پرنور دام ملکہ دہلی تشریف لیگئے تو گورنر جنرل نے اپنا
رنج ظاہر کیا ۔ نوابصاحب چونکہ ایک ایسے آدمی تہے جو کسیکو اپنے سے ناراض
کرنا نہین چاہتے تہے خصوصاً ویسراے ہند کا رنج اور ایک ایسی بات پر جو
کسیطرح مذموم نہین سمجہی جاتی تہی اس سبب سے نوابصاحب مرحوم کو بے انتہا
ملال ہوا ۔ بعد معاودت حیدرآباد اوسی عرصہ مین نواب شمس الامرا مرحوم

کو ریجنٹ نے انتقال فرمایا اونکی جگہہ کو ریجنسی اور خطاب وغیرہ سب اون کو بہائی نواب وقار الامرا مرحوم کو ملا اوسکے چند ہی روز کے بعد گورنمنٹ آف انڈیا نے بہ چند وجوہ جنکو ذکر کی یہان ضرورت نہین نوابصاحب کو مجبور کیا کہ وہ اپنے پرائیوٹ سکرٹری (معتمد خانگی) مسٹر الفنسٹ کو موقوف کرین شروع سنہ ۱۸۸۱ء سے نوابصاحب اور رزیڈنٹ حیدرآباد کے تعلقات بہت خراب رہے اونکی عمر کا یہہ حصہ بہت سختی سے گزرا - مگر الحمد للہ کہ بہت زیادہ نہتا سنہ ۱۸۸۱ء مین سر اسٹوارٹ بیلی صاحب نے حیدرآباد کی رزیڈنسی کا چارج لیا اودہر مارکوس آف رپن دام اقبالہ ویسرائے ہند مقرر ہوکر تشریف فرما ہوئے اوس مبارک زمانہ مین گورنمنٹ ہند کی جو پالسی حیدرآباد کی نسبت تہی وہ بالکل بدلگئی اور نوابصاحب مرحوم پر پہر وہی مہربانی اور وہی اعتماد ہوگیا جو ہمیشہ تہا - چنانچہ اپنی وفات کے چند ہفتہ قبل نوابصاحب نے گورنمنٹ آف انڈیا کا ایک مراسلہ پایا جسمین گورنمنٹ موصوف نے اپنی بے انتہا عنایت و اعتبار نوابصاحب کی وفاداری اور دیانت پر ظاہر کیا تہا - مولف کتاب نے نوابصاحب مرحوم کو اسقدر خوش اور اسقدر گورنمنٹ ہند کا شکر گزار کبہی نہین دیکہا جیسا کہ اوس مراسلہ

کے پانے سے ۔

اوسی سال جو قحط جنوبی ہندوستان مین پڑا وہ ملک حیدرآباد کے لئی زیادہ تر مضر اور سخت تہا ابتداء قحط سی نوابصاحب مرحوم نے تمام اپنی توجہ اوسکے دفع کی نسبت مبذول فرمائی جن جن ضلعون مین قحط تہا وہان محتاج خانے جاری کئے گئے۔ اس انتظام مین ایسی کامیابی ہوئی کہ فاقہ کی ایذا سی بہت کم لوگ ضایع ہوئے ۔ چونکہ اس قحط کو ابہی تہوڑے ہی دن گزرے ہین اور سبکو اسکا حال معلوم ہے اور جو رپورٹ گورنمنٹ نظام سی اوسکی نسبت لکہی گئی ہے وہ مکمل ہے لہذا اس جگہہ اس قحط کی ذکر کی چندان ضرورت نہین ۔

۱۸۸۰ء مین نوابصاحب مرحوم نے اورنگ آباد کا سفر کیا جہان سر رچرڈ میڈ رزیڈنٹ بہی موجود تھے ۔ ایک ہفتہ تک دولت آباد اور روضہ اور الورا کی سیر مین صرف ہوا اس سفر کے تمام ہونے پر سر رچرڈ میڈ نے حسب ذیل چٹہی لکہی ۔ "یہان کے معاملات سی متعلق جو جو کچہہ آپکو دکہانا تہا مین سمجہتا ہون کہ وہ ختم ہوچکا ۔ مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ ان کامون کی حالت کو دیکہکر مجہکو نہایت اطمینان ہوا ۔ مکانات کی حالت اور عام طریقہ کارروائی جہانتک مین نے غور کیا ہر ایک طرح نہایت عمدہ ہے اور

افسر جنکے سپرد یہہ کام تہا البتہ قابل تعریف ہین - پیمایش کا کام اور دفتر
تعجب خیز ہے اوسمین اب کسی چیز کی ضرورت نہین اور اس صیغہ کیطرف جسقدر
توجہ ہوئی وہ کافی اور عمدہ ہے بندوبست کا کام مساحت سی جداگانہ ہے
مین دیکھتا ہون کہ اوسکی طرف بہی ایسی ہی توجہ ہے - مین اسقدر اور
کہونگا کہ یہہ محکمہ ایسی ہی جگہہ کے لایق تہے جہان ہین - جنکو دیکہکر حقیقت مین
مجہے ایک خوشی ہوتی ہے "

دسمبر ۱۸۸۱ء نواب وقار الامرا کو ریجنٹ نے قضاء الہی سے انتقال فرمایا
اور نوابصاحب تہا ریجنٹ اور منتظم سلطنت قرار پائے -

۱۸۸۲ء کی گرمیون مین نوابصاحب انتظام حیدرآباد کی چند جدید اصلاحون کے
مشورے کیواسطے نواب گورنر جنرل بہادر کی خدمت مین شملہ تشریف لیگئے
اور یہہ بہی مقصود تہا کہ حضور پرنور دام ملکہ کے سفر انگلستان کی نسبت انتظام
فرمائین - یہہ پہلی ہی دفعہ شملہ پر نوابصاحب کی تشریف بری تہی -
گو کہ وہان صرف ایک ہفتہ قیام کا اتفاق ہوا لیکن وہان کے لوگون کے
دلون پر بہی ویسا ہی عمدہ اثر نوابصاحب مرحوم نے ڈالا جو ہمیشہ سے
فطرتی بات تہی نواب لارڈ رپن و لیڈی رپن سے لیکر ادنی یوروپین

تک ہر شخص نوابصاحب کی وفاداری اور چال چلن کی عمدگی اور اسطلوفطرتی
کا معتقد ہوگیا - جب نوابصاحب شملہ سے واپس تشریف لائے تو ایک گروہ
یورپین دوستونکا وہان چھوڑ آئے - اون اصلاحات انتظامی کے
خیال مین جنکا اشارہ اوپر ہوا نوابصاحب کئی مہینے پہلے سے مشغول تھے -
اس انتظام مین تمام صیغہ جات ملک کی اصلاح منظور تھی - سر اسٹوارٹ
بیلی نے لیجسلیٹیو کونسل جانے کے قبل اس تمام نقشہ کو دیکھکر منظور فرمایا تھا -
جو جریدہ کہ ماہ نومبر مین شایع ہوا تھا اور اسی انتظام سے متعلق تھا جسمین پہلے
انتظامون کا بھی ذکر ہے جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہوے اوسکا ترجمہ مندرجہ
ذیل ہے -

علاقہ دفتر ملکی
حکم مدار المہام
اشتہار

چونکہ ہمیشہ سے سرکار عالی کی یہی خواہش رہی ہے کہ صلاح و فلاح رعایا و
انتظام محکمہ جات و عدالت مین کہ جو رعایا کی بہبودی اور سلطنت کی سرسبزی
اور تجارت و مکاسب کی افزونی کی باعث ہین ترقی بیجای چنانچہ اسلیک

وقتاً فوقتاً حالات ملک پر نظر کرکے ہر ہر رشتہ اور محکمہ مین ترقیان کی گئین
اگر زمانہ گزشتہ کے حالات زمانہ حال کے انتظام سے کہ وہ بھی قابل اصلاح
و ترمیم ہے ملا کر دیکھا جاوے تو بخوبی یہہ بات ثابت ہوسکتی ہے کہ اس
تھوڑے دنون پیشتر انتظام مین یہہ خوبی نہ تھی کہ جواب موجود ہے۔
سنہ ۱۲۸۱ہجری مین نگرانی امور متعلقہ مالگزاری کے لئے ایک مجلس مقرر ہوئی تھی
کہ جسے مجلس انتظام امور مالگزاری تعلقات سرکار عالی کہتے تھے اوس مجلس مین امور
مالگزاری کی اصلاح و درستی ہوا کرتی تھی اجرائی کاغذ مہر اور انتظام آبکاری
اور کروڑگیری اور کوتوالی بھی اوسی مجلس سے متعلق تھا مگر با یوجہ کہ تقسیم اضلاع
نہوئی تھی اور تقسیم تعلقات مین بے اسلوبی تھی ضرورت ضلعبندی اور درستی
حدود تعلقات کی درپیش ہوئی چنانچہ سنہ ۱۲۸۳ھ مین بڑی کوششون سے
تمام ممالک محروسہ سرکار عالی کی ضلعبندی شروع ہوگئی اور اس کام کا انجام
بہت خوبی کے ساتھہ ہوگیا منجملہ فواید ضلعبندی کے ایک یہہ بھی فایدہ ہوا کہ بعض
اضلاع جو باہم مناسبت رکھتے تھے اونکی جداگانہ حلقے قرار دئے گئے اور ہر حلقہ کا
نام سمت رکھا سنہ ۱۲۸۵ھ مین ہر سمت پر ایک ایک افسر مقرر ہوا کہ جسے صدر تعلقدار
کہتے تھے اور ان افسرونکا انتخاب اوسی مجلس انتظام امور مالگزاری سے کیا گیا

اور مجلس مذکور توڑ دی گئی اور اسکی جگہہ پر ایک محکمہ موسوم محکمۂ مالگزاری بغرض نگرانی حالات محکمہ جات ماتحت مقرر ہوا اور اوسی مجلس کے ارکان سے ایک رکن اس محکمہ کا افسر اعلی قرار دیا گیا —

اسیطرح سررشتۂ عدالت دیوانی و فوجداری مین بھی وقتاً فوقتاً اصلاح ہوتی گئی چنانچہ سابقاً جابجا چند افسر مقرر ہوئی کہ جنہین میر عدل کہتے تھی کام اونکا یہہ تہا کہ مقدمات دیوانی و فوجداری کو فیصل کیا کرتے تھی ان لوگون کے کام کی تنقیح خاص ایک محکمہ سے متعلق تہی کہ جسکا نام محکمہ تصحیح تعلقات تہا اس محکمہ کے افسر مقدمات سنگین مین جب تک میر عدل اور منصف کے فیصلونکی تصحیح نکرتے تھی وہ اجرا نہوسکتے تھی — جبکہ سنہ ۱۲۷۸ء مین چند اضلاع سرکار عظمت مدار سے واپس ملے تو اوسوقت بھی ان اضلاع کے انتظام کے لئی ایک محکمہ کہ جسی صدر عدالت اضلاع مستردہ کہتے تھی مقرر ہوا تہا مگر سنہ ۱۲۸۰ء مین یہہ محکمہ محکمۂ تصحیح تعلقات مین ملا دیا گیا اور اب اس مجموعہ کا نام محکمۂ صدر عدالت اضلاع مستردہ و تصحیح تعلقات رکھا گیا اس محکمہ کا یہہ کام تہا کہ افسران اضلاع و تعلقات کے فیصلجات کا مرافعہ سنتا تہا — سنہ ۱۲۸۱ء مین اس محکمہ کا نام بدل دیا اور مجلس مرافعہ ثانی تعلقات رکھدیا مگر یہہ نام بھی سنہ ۱۲۸۲ء مین اس محکمہ کا نرہا بلکہ اس محکمہ کو محکمۂ صدر مرافعہ

واہتمام عدالتہای تعلقات لکہنے لگی — جبکہ تمام ممالک محروسہ مین ضلعبندی کا
انتظام کیا گیا اور تعلقات مین تحصیلدار اور اضلاع مین تعلقدار اور سمتون مین
صدر تعلقدار مقرر ہوے اور مقدمات دیوانی وفوجداری مین بشمول مالگزاری
انکو انکو اختیار دیا گیا اوسوقت اوس محکمہ کا نام پہر بدلا گیا اور موسوم بہ
محکمۂ مرافعہ اضلاع ہوا علاوہ اسکی ایک مجلس اور کہ جسی مجلس مرافعہ تمامی محکمجات
کہتے تہی قایم ہوئی مگر بالآخر محکمۂ مرافعۂ اضلاع بہی اسی مجلس مین شامل ہو گیا —
اسیطرح انتظام کوتوالی مین بہی ترقی نمایان ہوتی گئی کیونکہ پہلی انتظام کوتوالی
کے لئی جمعیت کوتوالی مقرر نہ تہی بلکہ صرف دہات کے چوکیدار اور رسہ بندی
اور نظامت کے جوان اس کا انجام دیا کرتے تہی — جبکہ سنہ ۱۲۸۲ھ مین ضلعبندی
کی گئی تہی اوسیوقت تہانہ جات وچوکیات کی بہی تقسیم مجلس مالگزاری کے
ذریعہ سے ہوئی تہی اور جمعیت کوتوالی مقرر کی گئی اور ہر تہانہ وچوکی و
تحصیل ومحکمہ جات جبتی جمعیت کوتوالی مین بقدر مناسب مقرر ہوے —
سنہ ۱۲۹۳ھ تک اہتمام وانتظام صیغۂ کوتوالی کا مجلس مالگزاری کے نگرانی مین تہا
جبکہ کل امور صیغۂ کوتوالی کے مکمل ہولئے تو اوسوقت سنہ ۱۲۹۴ھ مین
ایک افسر موسوم بہ صدر مہتمم کوتوالی مقرر ہوا اوسکو کوتوالی کا اہتمام اور انتظام

اوسکے سپرد کیا گیا اور اس تمام محکمہ کی نگرانی خاص مدار المہام نے اپنی ذمہ
لی - سررشتۂ تعمیرات و صفائی و تعلیمات و طبابت یہہ سب صیغے پہلے
مجلس مالگزاری سے متعلق تہی مگر ۱۲۸۴ھ مین سررشتۂ تعمیرات مجلس مالگزاری
سے علیحدہ کیا گیا اور اوسکا ایک محکمہ جداگانہ قرار دیکر صدر مہتمم تعمیرات
کے متعلق کیا گیا یہہ عہدہ بہی جدید ہوا اور سررشتۂ صفائی و تعلیمات و طبابت
بدستور محکمۂ مالگزاری سے متعلق رہا —

اس انتظام اور تقرر محکمہ جات جدیدہ سے دفتر مدار المہام سرکار عالی مین
کام زیادہ ہوگیا لہذا چند امراے ذی لیاقت و اعتبار نگرانی کارروائی
محکمہ جات مذکور اور تجویز و انفصال امور انتظام کے لئے کہ جو اوسی محکمہ سی متعلق
تہی مقرر ہوئی اس تقرر سی صرف یہی مقصود تہا کہ جملہ امور کا انجام باحسن الوجوہ
ہو اور دفتر مدار المہام کا جو کام بڑہگیا تہا وہ کم ہو چنانچہ ۱۲۸۶ھ مین چار
صدر المہام مع معتمدین و دیگر عملہ ضروری کے مقرر کئے گئی اور انتظام امور عدالت
اور نظم امور مالگزاری مع نگرانی امور کوتوالی و علاقہ تعمیرات و صفائی و
تعلیمات و طبابت کے ان صدر المہامون سے متعلق کئے گئی —

اگرچہ ہمیشہ سے سرکار عالی کی نظر یہی رہی کہ اراضی انعام اور مدد معاش وغیرہ

جس شخص کو اسناد جایز کے ذریعہ سی عطا ہوئے ہین بحال و برقرار ہین - مگر اس بات کی دریافت کرنیکے لئی کہ جو اکثر لوگ بطور ناجایز اراضی سرکاری پر قابض ہوگئے ہین اور کوئی سند و دستاویز ثبوت عطا پر اپنے پاس نہین رکھتے ہین لہذا اور اس وجہ سے نقصان کثیر محاصل سرکاری مین ہو رہا ہے ایک محکمہ کہ جسی محکمہ دریافت انعام کہتے تھے - ۱۲۹۲ھ مین مقرر ہوا اس محکمہ کا یہہ کام تہا کہ اون لوگون کی اراضی انعامی کہ جو اسناد جایز کے ذریعہ سے اونکو ملی ہے بدستور بحال رہے اور جن لوگون نے بطور ناجایز براہ غصب و فریب وغیرہ اراضی سرکاری پر قبضہ کیا ہے اوسکی کامل تحقیقات کرکے اراضی سرکاری اون کے قبضہ سی نکال لیجاے اور اگر مدت دراز سی قابض ہون تو اون کے ساتہہ ایک مناسب رعایت کیجاے چونکہ اس سررشتہ مین کام زاید تہا اور مقدمات انجام بکثرت فیصلہ کے قابل تھے لہذا ۱۲۹۸ھ مین دو رکن اور بڑہاے گئی اور ان اراکین کی تقرر سے عمدہ نتیجہ ظاہر ہوا صدہا مقدمات جو مدت سی رکے ہوئی تہی فیصل ہوگئے -

امور مالگزاری جبکہ انتظام گتہ داری یعنی ٹہیکہ داری توڑ دیا گیا اور تجویز تقرر مالگزاری بجمع نقدی اصول رعیت داری و وہار بندی اراضی پر کہی گئے

تہ اوسوقت بہت سی نئے مشکلین پیش آئین کس لئے کہ بوجہ لاعلمی مقدار اور حیثیت اراضی کی دہارابندی اراضی کی باعتدال و انصاف نہوسکی اور ہرسال متواتر کاشتکار سنگینی جمع کی شکایت پیش کرتے تھے اور ناظم اور مہتمم جمعبندی کے پٹیل اور پٹواریون کی نسبت متفرقات ناجایز کی شکایتین سرکار مین لکہا کرتے تھے اور کل عہدہ داران مال یہہ چاہتے تھے کہ کسیطرح زمین کی پیمایش ہوجائے تا یہ شکایتین رفع ہون لہذا ۱۲۹۱؁ھ مین پیمایش اور بندوبست کا محکمہ قایم ہوا اور جقدر کام اوسی محکمہ سے اسوقت تک ہوا ہے البتہ اوس سے رفع شکایت اور طمانیت اور اعتدال جمع مالگزاری ہوا اور سالانہ جمعبندی کا کام جو رعایا اور عہدہ داران مال کی تکلیف کا باعث تہا اوسمین بہی تخفیف ہوئی اور تیس برس تک کاشتکارونکو اضافہ جمع کا اندیشہ اور سرکار کو خسارہ مالگزاری کا خطرہ نرہا —

اضلاع تلنگانہ مین انتظام آبپاشی کی ضرورت درپیش ہوئے کس لیے کہ سررشتہ تعمیرات مین اتنا عملہ نہ تہا جو تمام تالابون کی نگرانی کرتا اسلیے ۱۲۹۵؁ھ مین آبپاشی کا سررشتہ جداگانہ مقرر کرکے صدرالمہام مالگزاری کے سپرد کیا گیا اور اوسکے سالانہ مصارف کے لئے ایک رقم مناسب تجویز کردیگئی

اور اوسکا اختیار عہدہ داران مال کو دیا گیا تاکہ مرمت اور درستی آبپاشی
کے ذریعون کے کہ جو خفیف ہین اور تعمیر اور ترمیم اوسکی متعلق علم وفن
سے ہو ہر وقت ضرورت کیجاے تاکہ مرمت مین تاخیر کرنے سی نقصان نہو
چونکہ ترقی اور درستی انتظام اور کثرت کار دونون لازم و ملزوم مین
اسلئے بہ نسبت سابق کے کام کی کثرت ہوگئی محکمجات ماتحت کو ابتداے
تقرر مین وہ اختیار کامل جو اوسوقت مناسب تھے نہ دی گئی اور عہدہ دارون کے
اختیارات کی تصریح جیسی چاہیے ہوئی تھی اور ضابطہ کارروائی بھی ہر عہدہ دار
کے لئے کامل طور پر مقرر نہوا اسلئے افسران ماتحت صدر المہاموں سی امور
خفیف مین بھی منظوری طلب کرتے تھی اور صدر المہام کو اونکے جواب دینی
ہوتی ہین پس اسوجہہ سی کارروائی محکمجات مین ہرج اور تاخیر واقع ہے اور صدر المہامون
اور مدار المہام سرکار عالی کو امور انتظامی مین غور کی فرصت نہین ملتی اور
بسبب علیحدگی دفتر مدار المہام سرکار عالی سے بعض اوقات مین مشکلین اور
پیچیدگیان غیر ضروری جو پیش ہوتے ہین اور تحریرات طولانی مین بہت وقت
صرف ہوتا ہے نظر بران اب یہہ مناسب ہی کہ اصلاح محکمہ جات ماتحت کی
دوبارہ کیجاے اور اونکی اقتدارات بڑہائے جائین اور جو اختیار بالفعل صدر المہام کو

حاصل مین ہون محکمجات کو جو اضلاع کے محکمون سی بالاتر ہین اور بشرکت اراکین معدود صدر نشین ہون سپرد کئے جاوین اور کوئی عہدہ دار رعایت اور سفارش سی مقرر ہو بلکہ صرف نظر قابلیت و لیاقت مقرر ہوا کرین اور اونکی تقرر اور ترقی کے لئے ایک خاص ضابطہ قرار دیا جاوے اور بعض افسر نکا تقرر و انتخاب بلحاظ کارروائی اور استحقاق و لیاقت عہدہ داران صدر کی رای پر چھوڑ دیا جاوے اور باستثنای ورجہ اعلی ایک عہدہ ون کی سرکار عالی کی طرف سی کسی اور تقرر کی کارروائی نکیجائے اور مدار المہام اور صدر المہام بلا ذریعہ دفاتر اپنی کام کرین اور دفتر مدار المہام کے کام بصلاح باہمی صدر المہامان منقسم ہو کر اوسکا ایک حصہ صدر المہامون کے اختیار مین دیا جاسے تاکہ اپنے رای کے موافق کام کرین اور مابقی امور مین اپنی رای و تجویز سے مدار المہام کو اطلاع دیا کرین تاکہ انتظامی امور مین مدار المہام کو غور کرنیکی فرصت ملے لہذا انتظام موجودہ مین اصلاح و ترمیم حسب مندرجہ ذیل کیجاتی ہی اور خاص و عام کی اطلاع کے لئی اشتہار و اعلان دیا جاتا ہی —

اول چارون صدر المہامون کے دفتر برخاست کئے گئے اب چونکہ اونکے اختیارات مین اضافہ کیا گیا لہذا مدار المہام کے دفاتر کے ذریعہ سے بغرض

اجازت مدار المہام کا کام کرینگے، درمندرجۂ ذیل صیغہ ہر صدر المہام سے متعلق رہینگے —

صدر المہام عدالت کے متعلق

۱ دیوانی عدالتین — ۲ فوجداری عدالتین — ۳ مجالس کا انتظام —

صدر المہام مالگزاری کے متعلق

۱ مالگزاری اراضی — ۲ آبپاشی — ۳ آبکاری — ۴ چوبینہ — ۵ کروڑگیری ۶ دریافت انعام — ۷ تبنی وطنداران — ۸ پیمایش و بندوبست پختہ ۹ کاغذ مہور — ۱۰ ٹپہ خانجات — ۱۱ دارالضرب — ۱۲ محاسبی ۱۳ خزانہ عامرہ — ۱۴ ترتیب صدر نظم و نسق — ۱۵ ترتیب صدر موازنہ

صدر المہام کوتوالی کے متعلق

۱ جمعیت کوتوالی عام — ۲ کوتوالی دیہات —

صدر المہام متفرقات کے متعلق

۱ طبابت — ۲ تعلیمات — ۳ صفائی — ۴ تعمیرات عامہ — ۵ مدرسہ انجنیری ۶ — کوایف اراضی — ۷ معدن انگشت — ۸ کارخانہ وانبار خانہ ۹ ترتیب گزیٹیر ۱۰ ترجمہ — ۱۱ دارالطبع —

۲ دفتر مدار المہام مین ایک معتمد ملقب (معتمد قواعد و ضوابط و مشیر قانونی) مقرر کیا گیا اور عام قواعد و ضوابط کی درستی جو عدالت اور کوتوالی اور مجالس کے محکمون سے اونکا اجرا متعلق ہے اسی معتمد سے تعلق ہوگا اور امور قانونی مین بہی عموماً اس سے مشورہ کیا جائیگا۔

۳ دفتر مالگزاری مدار المہام سرکار عالی سے حالات ملک کے تخمینون کی ترتیب اور دار الضرب اور ڈاکخانون اور کاغذ مہور اور صیغۂ محاسبی اور حساب اور خزانۂ عامرہ اور ترتیب موازنہ اور صدر نظم و نسق کی ترتیب اور صیغہ پیمایش اور بند و بست اور جو امور متعلق مالگزاری تہو کہ جنکا تعلق مدار المہام کے دفتر سے تہا متعلق کیا گیا۔

۴ انتظام امورات مالگزاری کے لئے ایک جداگانہ مجلس جسمین چند ارکان ہونگے اور کل مال کے محکمہ جات سے بالا ہوگے مقرر کی گئی اور اوسکا نام (مجلس مالگزاری سرکار عالی) رکہا گیا (اور امور مالگزاری کا انتظام اور نگرانی مال کے محکمہ جات کی اور تقرر اور تبدل اور انتخاب بعض افسر ونکا اوس مجلس کی اختیار مین دیا گیا۔ نظامت بند و بست مجلس مالگزاری کی تحت سے علیحدہ کی گئی اور اوسکا اہتمام اور نگرانی دفتر مالگزاری سرکار عالی سے

تعلق کیا گیا —

۵ چونکہ دفتر صدر المہام اور مدار المہام سے عدالت کی کارروائی مین بصیغہ نگرانی دست اندازی ہوا کرتی تہی لہذا اب ایسا قرار دیا گیا کہ اگر بلحاظ مصالح ملکی مجلس کی تجویز مدار المہام سرکار عالی کو لحاظ کے قابل معلوم ہو تو بغرض نگرانی ایک خاص مجلس کہ اوسمین مدار المہام یا صدر المہام حسب اقتضای وقت صدر مجلس اور دوسرے لوگ اعزہ اور دفاتر موجودہ کے حکام سے کہ لائق اور قابل اس کام کے ہون ارکان مجلس مقرر ہوسنگے اور معتمد قواعد و ضوابط سرکار عالی نایب صدر مجلس رہنگے اور غور و لحاظ کے بعد جو مناسب ہوگا مدار المہام بطور مناسب حکم اجرا کرینگے مگر کسی متخاصمین کو یہ استحقاق نہوگا کہ اس قسم کی نگرانی کے لئی درخواست دے یا اوسے اپنا حق قرار دے

۶ مجلس عالیہ عدالت کی اقتدار مین بہی اصلاح مناسب کیگئی اور ترقی اور تقرر اور انتخاب بعض افسرا مین اختیارات مجلس بڑہا دی گئی —

۷ انفصال مقدمات دیوانی کی لئے منصف اور صدر منصف اور میر عدل تعلقات و اضلاع اور اسمات مین مقرر کئے گئے اور ان سب کا تعلق بطور ماتحتی مجلس عالیہ عدالت سے رہیگا اور جس ضلع اور تعلقہ مین یہہ انتظام کیا جاویگا

وہان مقدمات دیوانی کا انفصال تحصیلدارون و تعلقہ دارون اور صدر تعلقدارون سے متعلق رہیگا ۔

۸ دفتر عدالت سرکار کو علاقہ کوتوالی اور مجالس سے بدستور رہیگا الا دفاتر ماتحت سے قانونی باتون کی دریافت بذریعہ معتمد قانونی کہ جو ضمن (۲) مین مذکور ہوا سرکار سے ہوا کریگا اور تعلق دفتر عدالت و کوتوالی کا صدر المہام عدالت و کوتوالی سے رہیگا ۔

۹ ۔ مجالس انتظام صفائی بلدہ اور اضلاع اور دفتر گزیٹیری کی ترتیب اور سررشتہ مساجد اور معابد اور علاقہ ترجمہ اور دار الطبع سرکار عالی اور تعلیمات اور طبابت دفتر متفرقات مدار المہام سرکار عالی کے ماتحت رہیگا اور تا تقرر مجلس یا ناظم تعلیمات نظامت سررشتہ مذکور کا اختیار معتمد متفرقات سے متعلق رہیگا ۔

۱۰ ۔ محکمہ صدر المہام کوتوالی کے برخاست ہونیکے سبب سے دورہ اور نگرانی اور انتظام جمعیت کوتوالی سے ایک عہدہ دار کہ جسے (ناظم کوتوالی اضلاع) کہینگے مقرر کیا گیا اور اضلاع کے مجالس کا انتظام بھی اوسی کے متعلق ہوگا اور ناظم کوتوالی کے تقرر سے عہدہ داران کوتوالی اسمات اور اون کے دفاتر

تخفیف کی گئی - کوتوالی بلدہ اور بیرون بلدہ ملحق ہوگی مگر بلدہ مکمل مجلس
نظامت کوتوالی اور مجالس اضلاع سے متعلق نہونگے -

۱۱ کوتوالی بلدہ اور اضلاع کا انتظام ناظمان عدالت فوجداری سے
بہ نسبت پہلے کے زیادہ متعلق کر دیا جائیگا یعنی امور عدالت اور انتظام
سررشتہ کوتوالی ناظمان فوجداری اور صدر تعلقداروں کے ماتحت رہیگا
مگر درستی اور آراستگی جمعیت کوتوالی کا انتظام اور اوسکا اندرونی
انتظام بالکل ناظم کوتوالی سے بلا مداخلت نظامت فوجداری متعلق رہیگا -

۱۲ - محکمہ صدر المہامی متفرقات کے برخاست ہونیکی وجہ سے معتمد صدر المہام
علاقہ تعمیرات عامہ بنام (مددگار معتمد مدار المہام علاقہ تعمیرات) کے نامزد
ہوگا اور مثل سابق تعمیرات عامہ کی نظامت اس سے متعلق رہیگی اور تین
عہدہ دار تنقیح اور نگرانی امور کے لئے مقرر ہونگے اور وہ ہمیشہ اضلاع مین
دورہ کیا کرینگے اور نتایج کارروائی سے وقتاً فوقتاً اطلاع دیتے رہینگے
اور جہان کہین کسی قسم کا خلل اور نقصان دیکھین گے اوسکی اصلاح کرینگے
اور اب بوجہ عدم ضرورت مددگار معتمد مدار المہام علاقہ تعمیرات اور
مددگار معتمد صدر المہام متفرقات تخفیف کئے گئی - اور اسیطرح نظامت

اور دو اخافے بہی مثل سابق زر یڈنسی سرجن سے متعلق رہینگے اور ہمہ اسلات

بذریعۂ دفتر متفرقات مذکورہ ضمن (۹) سرکار سے ہو اکرینگے۔ معتمدی

تعلیمات کی ضرورت دفتر صدر المہام متفرقات کے نرہنے کی وجہہ سے

نرہی اور تعلیمات کی نظامت بدستور سابق باقی رہی لیکن جب تک مذکرہ

بالا تا تقرر ناظم یا مجلس جدید معتمد متفرقات سی متعلق رہیگی۔ علاقہ صفائی کے لیئے

مجلس صفائی اور ناظم صفائی بلدہ مقرر کئے گئی اور اضلاع مین مجالس صفائی

صدر تعلقدار ونکی زیر نگرانی رہینگے اور معاش مساجد و معابد جدید کا

تقرر بہی مجالس صفائی سی متعلق رہیگا۔

۱۳ انتظام محکمہ جات کی منجملہ جسقدر دستور العمل تیار ہو ئی اور اونکے

متعلق دفاتر جنمین فی الحال تغیر و تبدل ہوا ہی طیار ہین آجکی تاریخ سے نافذ ہو

اور دیگر محکمہ جات کا انتظام جسقدر جلد ممکن ہوگا کیا جائیگا۔

۱۴ اگرچہ اشتہار مولفہ دہم ربیع الثانی ۱۲۹۹ ہجری مین ملازمون اور عہدہ دارون

کی ترقی اور تقرر کی نسبت حسب قدامت اور لیاقت ایک اشارہ ہوا ہی

لیکن اس انتظام مین اوسکی بناسے اصول مستحکم کئی گئی ترقی اور تقرر ایسے

ملازمین کا جو بحیثیت عملہ محکمہ جات مین کام کرتے ہین افسر ونکی رائے

اور سفارش پر منحصر کی گئی اور عہدہ داران ماتحت کی ترقی درجہ بدرجہ
بلحاظ قدامت اونکے بالا دستون کی سفارش اور تصدیق لیاقت اور کارگزاری
پر موقوف رکھی گئی اور عہدہ دارون کے تقرر اور ترقی کی لئے خاص قاعدے
تجویز کئے گئے اور بعض عہدونکی نسبت مجالس اور عدالت کو اختیار دیا گیا
اور بعض عہدون کی نسبت بعض عہدہ دارون کا انتخاب اونکی رائے
پر چھوڑا گیا۔ اور بعض عہدونکا تقرر سرکار کی تجویز پر منحصر رکھا گیا کہ بلحاظ
درجات خدمت کی وقعت اور اعتبار سرکاری عہدونکا ثابت ہوجاے
اور ہر عہدہ دار کارگزاری اور نیک روشی کا صلہ باطمینان تمام حاصل
کرسکے اور غیر مستحق اشخاص کا تقرر مسدود ہوجاے ۔

۱۵ فہرست ملازمان اور عہدہ دارون کی بلحاظ ملازمت اور درجہ مرتب ہوگی
(جسطرح سرکار عظمت مدار مین سول لسٹ تیار ہوا کرتی ہے) اوس
فہرست کے دیکھنے سے استحقاق ترقی وغیرہ کا بخوبی ظاہر ہوسکتا ہے اور
وقت ترقی اوسپر لحاظ کیا جاسکتا ہے ۔

۱۶ سرکار عالی کو یہہ بات بدل منظور ہے کہ اس ملک کی رعایا عموماً
اور معززین ریاست خصوصاً ایسی تعلیم پائین کہ سرکاری عہدون پر

امور ہو سکین اس مین دو صورتین ہین - اول نوجوان جو امرا اور شرفا
کے اولاد ہین ممالک سرکار عظمت مدار مین مناسب مقامون پر صاحبعالیشان
بہادر کے ذریعہ سی روانہ ہون تاکہ ہر قسم کی عدالت اور مال کی کارروائی
سے وقفیت پیدا کر کے لیاقت نامہ عہدہ داران سرکار ممدوح سی حاصل کرین
دوم چند اطفال اعزہ و شرفا منتخب ہو کر یہان کے کسی مدرسہ مین تعلیم پائین
اور اونکی تعلیم کے لئے ضروری انتظام اور بندوبست کیا جاے اور اونکو سرکار
سی امداد بہی ملے اور بعد حصول لیاقت جو استحقاق اونکا ہو گا متعاقب مشتہر
کیا جائیگا -

اس اسکیم کو جسمین آخر کار کسیقدر ترمیم ہوی دوسرے رزیڈنٹ مسٹر جونس
نے بہی بہت پسند کیا اور ماہ نومبر ۱۸۸۲ء سے اسکا عملدرآمد شروع
ہوا تہا اور مجلس مالگزاری بیٹہہ چکی تہی - بموجب اون اصول کے جنکا ذکر
اشتہار متذکرہ بالا مین ہی قواعد و ضوابط تمام محکمہ جات کے انتظام کے لئے
تیار ہوئے تہی جنمین سے بعض کو نواب صاحب مرحوم اپنے سفر اورنگ آباد
کے قبل جو ماہ جنوری سنہ حال مین ہوا تہا منظور فرما چکے تہے -

ماہ مذکور مین حضور پرنور نے اضلاع اورنگ آباد و گلبرگہ و رایچور کا دورہ

فرمایا نواب مرحوم ہمراہ رکاب سعادت انتساب تھے - دو وقت شہر جو شہر و
تا پہنچے شہر مین اولاً ملاحظہ اقدس مین گزرے اور وہان کسیقدر قیام بہی ہوا
پہر دوایہ دولت براہ احمدنگر اورنگ آباد دکن گیا - وہان سی آخر جنوری
مین حضور پر نور خلد اللہ ملکہ نے مراجعت فرمائی - اس دورے مین نواب صاحب
مرحوم نے بڑی محنت کی اور حضور پر نور کو مالگزاری ور عام انتظامات سے
جہانتک ممکن ہوا آگاہ کیا اور جہان جہان حضور پر نور تشریف فرما ہوے
وہان کے حکام حسب الحکم حاضر حضور ہو کر تمام طریق اپنے انتظام کے
عرض کرتے تہے - بعد مراجعت بلدہ نواب صاحب بندگانعالی دام ملکہ کے انتظام
سفر انگلستان مین معروف ہوے ارادہ تہا کہ حضور پر نور بمبئی سی ٦ اپریل کو
جہاز پر رونق افروز ہو کر چند ہفتے یورپ کے دیگر ممالک کی سیر فرمائین اور
٣٠ مئی کو انگلستان مین نہضت فرما ہون - یہہ انتظام ہو رہا تہا اور ان
امرا کی فہرست تیار ہو رہی تہی جو ہمراہ رکاب سے چلنے والے تہے - جہاز کا
بند و بست ہو چکا تہا اور سب طرح سے پوری امیدین بندھ چکین تہین کہ
یہہ چند روز نہایت خوشی سی یورپ و انگلستان کی سیر مین بسر ہون گے
مگر فلک ناہنجار نے ان امیدونکو خاک مین ملا دیا اور وہ سانحہ جانگزا گزرا کہ

تمام حیدرآباد دعوت سے رہ گیا —

۵ فبروری کو ڈیوک آف کلارنس تشریف فرما ہی ہوئے نواب صاحب
مرحوم نے حسب اخلاق جبلی اونکی مہمانداری کا بڑی تکلف سے اہتمام کیا - اور
یہہ انتظام کیا کہ تمام شہر کی سیر اونکو دکہائی جاوے آخر مین ایک بہت
پرتکلف دعوت کا سامان کیا گیا تہا - مگر چونکہ نواب شمس الامرائی بیگم صاحبہ نے
جو نواب افضل الدولہ بہادر کی صاحبزادی تہین انتقال فرمایا لہذا یہہ دعوت
ملتوی ہوئی اور ایک مختصر ساٹہہ آدمیونکے دعوت کا سامان ہوا جو ۸ فبروری
کو ہونیوالی تہی - اس سے ایکدن پہلے نوابصاحب معہ اپنے مہمان کے تالاب
میر عالم پر تشریف فرما ہوئے (یہہ تالاب شہر سے تہوڑے دور جنوب اور
مغرب کے بیچ مین واقع ہے بہت بڑا تالاب ہے دو طرف پہاڑون سے
گہرا ہوا ہے اور باقی نصف دائرہ سے جو ایک نہایت مضبوط پشتہ ہے
برسات کے موسم مین اوس پشتہ کی بندیر سے پانی جہلک کر ایک بڑے
عمیق گڑہے مین گرتا ہے اوسکا اسقدر ہے کہ گرمی مین جب پانی کم ہوجاتا ہے
چہوٹا اگبوٹ بخوبی چلتا ہے اسمین ہمیشہ تین چار دخانی کشتیان رہتی ہین ادہر پار
ایک پہاڑی پر میر محمود صاحب کا مقبرہ ہے جو ایک بڑی فضا کی جگہہ ہے

الغرض وہان اور انگریز اور انگریزنین بہی مدعو تہین اور یہہ لوگ نہایت خوش
اور بشاش دخانی کشتی پر سوار ہوکر اوسی تالاب کی سیر مین مشغول رہے
جب شام ہوئی تو نوابصاحب اپنی محلسرا مین تشریف لائے اور حسب عادت کہانا
تناول فرماکر بڑی رات تک کام کرتے رہے - دو بجے شب کو یکایک
مرض الموت مین مبتلا ہوئے اطبا حاضرین نے اوسکو ہیضہ قرار دیا -
پہلے تو کچہہ خوفناک حالت نہی بلکہ صاحبزادگان والاتبار نوابصاحب کو دیکہکر
صبح کے وقت سرونگر تشریف لیگئے جہان ڈیوک موصوف کے ساتہہ شکار
کہیلنے کا انتظام کیا گیا تہا - لیکن ۸ فروری کی منحوس صبح کے آٹہہ بجے
سے جون جون آفتاب اپنی زوال گاہ کے قریب آتا گیا نوابصاحب کی حالت
ابتر ہوتی گئی نوابصاحب مرحوم جو تمام عمر محنت کے خوگر رہے بڑی صبر و
استقلال سے مرض الموت کی تکلیفونکو جہیلا کئے اور حتی الوسع مطلق ظاہر
نہونے دیا کہ یہہ مرض کچہہ خوفناک ہے بلکہ جو دعوت کہ اوس دن ہونیوالی
تہی بہت دیر تک اوسکے التوا کو نامنظور فرماتے رہے اور فرمایا کہ اگر مین اچہے طرح اوس وقت
تک صحیح ہوجاونگا تو صاحبزادے شریک ہونگے -
ادہر دن ڈہلتا جاتا تہا ادہر نوابصاحب کا آفتاب عمر قریب غروب

باہم بچہا جاتا تہا اور صحت سی یاس ہوتی جاتی تہی ضعف تیمار داروںکی یاس کیطرح بڑہگیا آواز خیر خواہون کے دل کیطرح بیٹہہ گئی۔ تیسرے پہر کو صاحب رزیڈنٹ نے رزیڈنسی کے ڈاکٹر کو بہیجا جو دم واپسین تک رہی مسٹر جونس خود ہی تشریف لائے تھی لیکن ڈاکٹرون نے نوابصاحب سی ملنے کی صلاح نہ دی آخر کار یہہ محشر کی خبر دینے والا دن تمام ہوا اور عیادت مزاج کے بدلے قیامت کی رات آئی وہ شام دیکہنے والونکی نظر مین ایک عزادار معلوم ہوتی تہی جو سیاہ پوشاک بہی نمایان ہوی تہی یہہ معلوم ہوتا تہا کہ کوئی غمناک مصیبت زدہ کسی اپنے چشم و چراغ کے سوگ مین بال بکہرائے ہوئے ہے ستارون کے موہنہ پر ایک اوداسی چہائی ہوئی تہی جیسے صبح کے وقت چراغ بے رونق ہو جاتے ہین آسمان اور زمین کے سناٹے سی یہہ ثابت ہوتا تہا کہ آج کوئی بڑا واقعہ ہونیوالا ہے لمپ وغیرہ جو روشن کئے گئی تہی اونکی روشنی بہی دہندلی معلوم ہوتی تہی —

جب شہر مین نوابصاحب کی علالت کی خوفناکی مشہور ہوی تو محل دیوانی کا تمام وسیع صحن ادن لوگونکی گاڑیون سے بہر گیا جو استفسار حال کے لئے آتے تہے۔ صدہا غریب آدمی پیدل آکر مکان کے گرد پہرتے تہے

اور نواب صاحب کی صحت مزاج کا حال دریافت کرتے تھی۔ جس کمرہ مین تو لیٹا
بستر بیماری پر بے بس اور مجبور پڑے ہوئے تھے اوسکے راستہ پر تمام افسران
سرکاری بہرے ہوے تھی جب ڈاکٹر کرسی باہر نواب صاحب کی حالت
بیان کرنے آتے تھی تو یہہ سب والبستہ اخلاق نوابصاحب حسرت
سے ڈاکٹر کا مونہہ تکتے تھی۔ شام کے ۵ بجے بالکل یاس ہوگئی اور ۶½ بجے
خیر اندیشونکی امید وہین حشر برپا ہو گیا یعنی خیر خواہ خلایق کا انتقال ہوگیا
انا للہ وانا الیہ راجعون رباعی این عمر کہ بے تاب بہ بینی آنرا۔
نقشی است کہ بر آب بہ بینی آنرا۔ دنیا خوابیست زندگانی دروے۔
خوابیست کہ در خواب بہ بینی آنرا۔ نواب صاحب کی رحلت کی
خبر پہلے اون لوگون کو معلوم ہوئی جو صحن مین جمع تھی اور جو محل کے باہر تھے
اونہون نے اسکا اعتبار نہین کیا لیکن جبکہ عزیز و اقارب اور احباب اور
مصاحبین کو روتے دیکہا تو اس حادثہ غمناک کی تصدیق ہوئی اور غم و
اندوہ کے نالے بلند ہوے ان رونیوالونکی سسکیون کے سوا بتدریج محل اور
اوسکے اطراف مین ایک کامل خاموشی پہیل گئی۔ جب یہہ خبر شہر مین پہیلی
مردون اور عورتون نے ایسی نالہ و زاری کی گویا اپنے کسی پیارے

قرابت دار کی وفات سے روتے ہین اور واقعی عام و خاص کے ساتھہ اونکا
سلوک بھی ایسا ہی تہا —

جسوقت اعلیحضرت حضور نظام کے گوش مبارک مین یہہ خبر پہونچی کہ مدار المہام
کی بیماری اونکے حق مین مہلک ثابت ہوئی تو اعلیحضرت کے آنکھون سے
آنسو جاری ہوے یہانتک کہ تسلی اور دلاسا کارگر نہوتا تہا —
وہ لوگ جو اوس شب تار غم مین شہر کو آئے اور دیکھا بیان کرتے ہین کہ شہر
تصویر ماتم اور شہر خموشان بنگیا تہا گلیو نمین نہ کوئی متنفس نہ کسی قسم کی دہوم نظر
آتی تھی نہ کوئی آواز سنائی دیتی تھی ایک سناٹے کا عالم تہا دو چار آدمی
جو کسی کوچہ مین نظر آتی تھے یہہ معلوم ہوتا تہا کہ کسی نہایت المناک مصیبت ناگہانی
مین پہنسی ہین اوس شب سے اور کئی روز بعد تک حیدرآباد اوس شخص کے وفات
کی باعث ماتمکدہ بنا رہا جو ریاست کی قسمت کا ستارہ فال نما انیسوین صدی کے
سوم حصہ تک رہا — فی الحقیقت ایسا غم پہلے کبھی ہوا تہا صبح کو سکندرآباد
اور بلارم کی انگریزی چہاونیون مین توپین دغین جنکی ست آوازون نے
وہان اس حادثہ غمناک کی اطلاع دیکر اور زیادہ سناٹا پیدا کر دیا —
نوین تاریخ صبح کے نو بجے جنازہ محل سے باہر نکلا اور جون جون یہہ الم خیز

تابوت گلیون مین سے آہستہ آہستہ بڑہتا تہا اس ماتمی گروہ مین جوق جوق لوگون کی شامل ہوکر رونے اور سسکیان بہرنے سی ثابت ہوتا تہا کہ حیدرآباد کے باشندے کیسی محبت کا تعلق مرحوم سے رکہتی تہی - کوہون پر عورتون کی سینہ زنی اور باریک آوازون سی گریہ وزاری سننے والون کی کلیجون پر نشتر کا کام کرتی تہی ہر راستہ پر امیر و غریب روہیلے افغان اور اور لوگ جو نواب مرحوم کے فیضان کرم و خلق عام سی واقف تہی اپنی محسن کے لئی پہوٹ پہوٹ کر روتے چلے جاتے تہی اور ہر چہار طرف ماتم اور ماتمیون کا ہجوم تہا اعلیحضرت حضور نظام نے بہی اپنے وفادار وزیر کے تابوت کو جاتے ہوے ملاحظہ فرمایا - چونکہ جنازہ گلیون مین سے آہستہ آہستہ جاتا تہا اور آگے آگے ہاتیون پر غریبون کو روٹی اور روپیہ تقسیم ہوتے تہی ہزارون ہی آدمی شریک ہوے یہانتک کہ جب جنازہ دایرہ میر مومن یعنے مدفن خاندان وزیر مرحوم کے قریب پہونچا اژدہام ایک میل سے زیادہ فاصلہ تک تہا - ہر ایک متنفس پیادہ پا تہا اور اکثر برہنہ سر تھے - ساڑہی دس بجے مدفن مین پہونچی اور اوسوقت چادرگہاٹ سے توپین چلنی لگی جسوقت نواب مرحوم کی میت قبر مین اوتاری گئی جماعت عظیم حاضرین مدفن اور موجودین راستہای قریب نے

شہر و نوحہ و غم کو تازہ کیا فوج جو حاضر تہی اوسنے کہلی ہوئی قبر پر تین شلک
بندوقون کی سر کین اور پہر اوسکی جماعت حاضرین آہستہ آہستہ باہر نکلی اور
بہیڑ چہٹ گئی اوسوقت وہ جگہہ ایک عبرتکدہ تہی بعد دفن کے تیسرے دن
متعلقان خاندان مرحوم و مغفور اور نیز بلدہ کے بہت سی لوگون نے قبر پر آکر
رسم سوم ادا کی پہول اور پہولونکے ہار قبر پر ڈالے گئی لوگ اس مسافر عدم او
یوسف گم گشتہ کی یادگار رکہنے کے لئی ایسی شایق ہوئی کہ زیارت کے ایک روز
بعد پہول کی ایک پنکہڑی ہی قبر پر باقی نرہی حتی کہ اکثر لوگون نے قبر سی تہوڑی
تہوڑی مٹی یادگار میں اوس شخص کے جسکو وہ بہت نیک سمجہتے تبرکا اٹہالی تاکہ حرز
جان بنائین یا پرانے جا کر شفای مرض کیواسطی استعمال کرین - بہت سی لوگ
ہنوز صبح و شام نواب مرحوم کی قبر پر آتے ہین منتین مانتے ہین اور قبر پر ضیافت
لگاتے ہین - بعضون کا یہہ عقیدہ ہی کہ وہ مری نہین سب قومون کو وزیر
مرحوم کے ساتہہ کمال ہی الفت تہی اور وہ قومین بہت مدت تک اوسکا غم نہ
بہولینگی --- میر مومن کا دائرہ یا مدفن میر مومن جو وزیر مرحوم کی اب آرامگاہ
ہی نزدیک تالاب میر جملہ کے واقع ہے یہہ تالاب قطب شاہی وزیر اعظم کا
بنایا ہوا ہے جسکا نام میر جملہ تہا اور مشرقی سمت شہر کے واقع ہے ---

میر مومن فرقہ شیعہ کے مشہور ولی تھی اور تخمیناً اکیسو تیس برس قبل عبد اللہ قطب شاہ

ہاسبق اخیر بادشاہ گولکنڈہ کے عہد مین کربلای معلی سے حیدرآباد آئے تھے۔

کہتے ہین کہ خاک مقدس کربلا کی وہ اپنی ساتھ لای تھے اور اونہون نے قبرستان

کو بقین اہل تشیع کے لئی اوس خاک کو متبرک کیا۔ میر مومن مرحوم کا مقبرہ جو

تمام قبرستان مین ہی ایک گنبذ ہی دروازہ سے سیدھی جانب کو تہوڑے

فاصلہ پر واقع ہے اوس مقبرہ مین اونکی نعش اور کتابین جو اون کے مطالعہ

مین رہتی تہین اور وہ چیزین جو اپنی زندگی مین اونہون نے لکھی تہین اونکے

ساتھہ مدفون ہین۔ مقبرہ میر صاحب کی چارون طرف دور تک زمین

قبرون سے چھپی ہوئی ہے۔ بعض قبرون پر نصب شدہ پتھر عربی اور

فارسی مین منقوش ہین۔ اور بعض قبرون پر سنگ مرمر کی مصفا چوکی

چوگوشہ سلین لگی ہین۔ موی پہ کون ہی اپنا گر یہہ سنگ مزار۔ برای نام

فقط اک سر مزار رہا۔ اور بہت سی ایسی مزار ہین جنپر کوئی سنگ نشان تک

نہین ہو کہ زمین صاف اور قبرونمین تمیز کر سکین۔ نہ گور سکندر نہ ہی قبر دارا۔ مٹے

نامیون کے نشان کیسی کیسی۔ اب سنی و شیعہ دونون فرقے یہان دفن

ہوتی ہین۔ بہت سی قبرون کے بعد وزیر مرحوم کے خاندان کا مدفن

ہے یہہ مدفن بقیہ مقابر سے علیحدہ اور دیوار سے محیط ہو اور اوسکے اندر جانے
کیواسطے ایک چھوٹا دروازہ ہے جسکی سید ہی جانب ایک مسجد اور چھوٹا سا صحن
واقع ہے اسکی پشت پر ایک بڑا چبوترہ ہے جسپر چھوٹے ستون کی راہ سے چڑہ سکتی
ہین اوس خاندان مصوف کی قبرین ہین - جناب نواب مرحوم کی قبر چبوترے
کے سید ہی جانب اونکی جدہ بزرگوار کی قبر کے قریب ہے پھر نواب مرحوم کے
چچا سراج الملک مرحوم اور دادا امیر الملک مرحوم کی قبرین ہین اور نیز بہت
سی اوسی خاندان کی قبرین ہین جو اوسی چبوترے پر واقع ہین اور اکثر ان
قبرون پہ لوح مزار تک نہین اور نقش و تحریر سے معرا ہین - بیرون عالم جد اعلی
نواب مرحوم کے پردادا کا مزار حصار کے باہر ہے چبوترے پر بڑے بڑے
سایہ دار درخت موجود ہین حتی کہ آفتاب کی شعاعین بہت مشکل سے پہونچتی ہین
رات دن نواب مرحوم کی قبر پر حافظ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہین
اور اون لوگونکی امور عبادت مین تائید کرتے ہین جو قبر پر زیارت و فاتحہ
خوانی کے لئے آتے مین -
قبر پر ایک بڑا بندہن اون لوگون کی عرضیونکا لٹکا ہوا ہے جو اون سے
آنحضرت مین کسی بات کی منت چاہتے ہین -

کہتے ہین کہ رحلت سے کچھہ دن پیشتر دایرہ میر مومن پر سے گزر ہوا تو نواب مرحوم
نے قبرستان کی طرف اشارہ کرکے اپنے صاحبزادون سے فرمایا کہ یہہ مقام
ہمارے قبیلہ کی آرام گاہ اصلی ہے دوسرے مقامات مین ہم صرف چند روز
ہی مسافر ہین اس بات پر اوسوقت لوگ کچھہ خیال نہو امگر اب جن لوگون نے سنا
تہا بڑی درد و غم سے اوسکا اعادہ کرتے تھے کہ وہ شخص جسنے اوسکی تعمیر کی
خود اوسکے احاطہ مین بہت جلد جا بسا —

دفن سے دوسرے دن صاحب رزیڈنٹ بہادر نے اعلیحضرت حضور
نظام کی خدمت معلّی مین اور نواب صاحب مرحوم کے صاحبزادون کے
پاس آکر رسم تعزیت ادا کی — فروری کی ۱۲ تاریخ کو نواب میر لائق علیخان
بہادر اور نواب میر سعادت علیخان بہادر اعلیحضرت قدر قدرت حضور پرنور
کے در دولت پر دربار مین بغرض خلعت تعزیت حاضر ہوئے - بندگانعالی نے
وقت سرفرازی خلعت و دوشالہ سپید بار غم و الم سے جھک گئے تھے —
تعزیت نامہ و پیام تار برقے ہر حصہ سے ہند کے بلکہ انگلستان تک سے نواب
مغفور کے صاحبزادون کے نام سے چلے آتے تھے - جناب نواب گورنر جنرل
بہادر نے ملکہ معظمہ کی جانب سے تاسف آمیز تار دیا اور خود اپنی ہمدردی

ظاہر کی۔ اس قسم کے تار سیکرٹری آف اسٹیٹ۔ ڈیوک آف سدرلینڈ
سر سٹوارٹ بیلی صاحب مہاراجہ ہولکر اور بہت سے اشخاص کیطرف سے
پہونچے بلکہ تمامی بلدہ اندور مین تین روز تک ماتم برپا رہا تھا —
گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنے غیر معمولی گزٹ مین سیاہ قور کے ساتھہ اس سانحہ
جانکاہ کو اس طرح مشتہر فرمایا —
"گورنر جنرل ان کونسل بصد حسرت و افسوس نواب مختار الملک سالار جنگ
جی سی ایس آئی نایب ریاست و وزیر حیدرآباد دکن کے انتقال کو جو ۸ ہنا
ماہ حال کو ہوا مشتہر کرتے ہین ۔ اس واقعہ پر الم سے سرکار انگریزی کا ایک
نہایت تجربہ کار اور مہذب دوست جاتا رہا۔ سرکار نظام کا ایک بڑا عقیل
اور خیر خواہ ملازم اور اہل ہند کا ایک بڑا نامی معاون و حامی نیست و
نابود ہو گیا"۔
صاحب عالیشان بہادر کی چٹھی موسومہ گورنمنٹ آف انڈیا سے جو معًا بعد وفات
نواب مرحوم لکھی گئی تھی اور جسکا خلاصہ ذیل مین مندرج ہے معلوم ہو گا۔
تمامی لوگونپر نواب مرحوم کی وفات کا کیسا سخت صدمہ ہوا ہے —
فکر و اندوہ جو سالار جنگ کی وفات سے ہر ایک کو لاحق ہوا مین نہین جانتا ہون

سر اوسکو کیونکر بیان کرون - اسوقت مین ایتلاف عامہ کی بہت سی ذات
کا فوت ہوجانا عموماً ملتفت علیہ ہی ہر ایک برٹش افسر جو اونکی ملاقات سے
مشرف ہوا ہی یہہ سمجہتا ہی کہ گویا اوسکا قدیم دوست گزر گیا - جنہون سے
اونکی تحت مین نوکری کی ہے سمجہینگے کہ ایسا ذی مروت اور مہربان آقا پہر
کہان ملیگا سرکار انگریزی افسوس کریگی ایسی شخص کی وفات پر کہ جسکی خیرخواہی
اور اتحاد برٹش گورنمنٹ کے ساتہہ گو وہ ریاست حیدرآباد کے منافع ہی کے
نظر سے کیون نہو اسپنی مالک کی خیرخواہی اور محبت سی صرف دوسرے درجہ
پر تہی - سب سی زیادہ تو بندگان عالی کو اس واقعہ کا رنج ہوا ہوگا کسواسطے
سالار جنگ مرحوم سنے حضور پر نور کی کیسی خدمت کی تہی - کبہی کسی آقا کو ایسا
وفادار جان نثار نوکر ملا ہوگا اور کیا غضب و حسرت ہی کہ وہ اپنی آقا کی جسکی
بہبودی مین وہ ہمہ تن مصروف رہا ہو تخت نشینی اپنی آنکہون سی نہ دیکہی "
ممالک محروسہ مین تمام کچہریان تین روز تک بند رہین اور جریدۂ غیر معمولی بدین عنوان
مشتہر ہوا جسمین بعد اظہار غم مہاراجہ نارایین پرشاد نرندر بہادر منصرم مدار المہام مقرر ہوئے
علاوہ اون تعزیت نامون کے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی تمام امرا و اعزای بلدہ
نے صاحبزادون کے پاس آکر بالمشافہہ رسم تعزیت ادا کی اور اونکی تشفی اور

تسلی کے لئے کوئی دقیقہ باقی نچھوڑا - اسوقت مین رنج ومخالفت باہمی بالکل دور
ہوگئی بلکہ سب اوس شخص کی وفات کے رنج والم مین مبتلا تہی کہ جو اپنی زندگی
مین ہر دل عزیز تہا - نواب شمس الامرا بہادر کے خاندان کو نایب سے
یادگار وواقعہ کے واسطے تحریک ہوئی چنانچہ ۱۴ اپریل ۱۸۸۳ع کو جلسہ قرار پایا
اور صاحب عالیشان بہادر اوس مجلس کے صدر نشین ہوئے اور مسٹر جونس صاحب
بہادر نے مرحوم کو ان کلمات سے یاد فرمایا -

نایب مرحوم کی کارگزاری کا مشرح بیان کرنا اس موقع پر مجھکو یا کسی
اور کو چندان ضرور نہین ہے اونکی شہرت حیدرآباد سے گزر کر دور دور
پہونچی ہے - اونکی قابلیت اعلی اور تصمیم قصد کے ثبوت ہر جگہہ موجود ہین
ہند کے جلیل القدر آدمیونکی فہرست مین اونکا نام نامی شریک ہے اور یہان
باشندے مقبرہ مرحوم کو مدت تک تعظیم وتوقیر کی نظر سے دیکہینگے -
یہ تغیر جزوی ایک مثل عمدہ وقدیم ہم اونکی شان مین کہہ سکتے ہین کہ مشہور و
معروف لوگونکی قبر ہر جگہہ ہے فی الحقیقت ریاست حیدرآباد ہی اونکا
مرحوم کا مقبرہ ہے ہمارے ملنے کی غرض یہانپر یہہ ہے کہ ایسے شخص کی یادگار
کی تجویز کرین جو نہ صرف ہمارا شفیق تہا بلکہ ایک بڑا رئیس تہا میری التماس

روتے ہین اوس شخص کے واسطے جو اپنے مذہب کا پابند اور ملک کا خیرخواہ
تہا اور جسکو ہمیشہ اس معنی کا خیال تہا کہ میرا بڑا فرض منصبی اپنے آقا کیطرف ہے
جو تیس برس تک سرکار ملکہ کا سچا دوست اور معتبر مشیر رہا تہا جس نے
خوف وخطر کے وقت کامل طور پر تہہ دل سے ہماری مدد کی اور خود ہمارے
ساتہہ ہزارہا احسان کئے ۔ ہم میں سے کوئی شخص ایسا ہوگا کہ جسکو کسی
قصہ نواب مرحوم کی عنایت وحسن اخلاق کا یاد نہو ۔ خود شریف اور
شریف ۔ اوسنے حیدرآباد مین ایسی نظایر قایم کئے ہین کہ جن کے سبب سے
بہ نسبت اور مقام ہند کے حیدرآباد مین طریق معاشرت بالکل ہی بدل گیا ۔
اپنے عہدہ ہی کی وجہ سے نہین بلکہ فی الحقیقت سر سالار جنگ بہمہ وجوہ جنٹلمین
تہا ۔ اوسکی مہمان نوازی اور فیاضی کی انتہا ہی نتہی اور نیز اوسکی وسعت
خیال ہی بے انتہا تہی ۔ ہند مین کسی جگہہ پر تمامی ملل مذاہب کے مدارس
ومعابد وغیرہ کی تائید ایسی فیاضی سے اور بلا رو ورعایت نہین کی گئی ۔
اگر مین مدار المہام کی کارگزاریونکو بیان کرون تو بہت طول ہوگا اور
بہت سے ایسے لوگ یہان موجود ہین کہ نواب مرحوم کی ذاتی دلکش وجیہ
کو مجہہ سے بہتر بیان کرسکینگے ۔ مین صرف اسقدر اور کہنا چاہتا ہون

کہ بہی نواب مرحوم سے سرکاری ابواب مین جو سابقہ رہا ہی اوسکو ہمیشہ
مین اپنا فخر و اعزاز کا باعث سمجھون گا ٭

ابہی وہ وقت نہین آیا ہی کہ ایسی مدبر شخص کے رویۂ ذاتی او اوسکی کام کا
ٹہیک ٹہیک اندازہ لیا جاوسے لیکن مصنف کو (مولوی سید حسین صاحب
معتمد متفرقات و خانگی) جو سالہا سال اونکی ملازمت سی مشرف اور ہمیشہ اونکی
صحبت سی (خواہ بطور خانگی ہو یا سرکاری) ممتاز رہا ہی گوارا نہین ہوسکتا ہے
کہ اس مضمون سی اعراض کرے اور چند الفاظ تک بہی نہ کہی ـ آقای
نامدار نے کبہی کسی کام مین عجلت نہین فرمائی ـ کوئی انتظام کیا ہی ضرور
کیون نہو کبہی تعجیل سے نہین کیا گیا ـ تیز رفتاری ریل اونکی مزاج کو خوش نہین
آتی تہی لیکن دہیمی کارروائی اونکو پسند تہی ـ
اونکی علمی و عملی پالسی مین ذی فہم و ہوشیار مقلد و محقق دونون کے خیال
جمع تہی ـ قوانین سخت اور آئین کرخت سی اونکو نفرت اور تجاویز انقلاب
آمیز سے انکو گریز تہی ـ کوئی شخص عادۂ قدیم پر ایسا مستقل نہوا
ہوگا اور جب کسی اصول کا ضعف اوسکی نزدیک ثابت ہوجاتا تو فوراً
اوسکی بیخ کنی ہسکیہ دریئے ہوتا ـ تمدن مین تالیف قلوب و مصالحت

اوسکا مسلک کلی تہا - اوسکا ایک بہت بڑا اثر یہہ تہا کہ ہر ایک اصلاح خود
بخود ہوجاتی تہی اور لوگون کو ناگوار نہین ہوتی تہی جیسی کہ نو ایجاد چیزین اکثر
پسند ہوا کرتی ہین - تمام قوانین حال مین شاید سر سالار جنگ مرحوم نے اپنی رعایا
کی تعصبات مذہبی و قومی کی سب سی زیادہ رعایت پیش نظر رکہی - اوسنے
کوئی اصلاح بجبر نہین کی بلکہ اکثر اوقات اوسکو زیادہ نرمی و لینت سی متہم کیا
کرتے تہے - لیکن اونکا طریقہ انتظام اور خصلت جبلی رحم دلی اسکی مقتضی تہی
اسی معاملات ذاتی مین مرحوم و مبرور نہایت منصف و حلیم و راست
باز تہے - ملکی لوگون مین تملق کو ایسا ذلیل کوئی نہ جانتا ہوگا اور خوشامدی
جنکو بہت سی باتون مین رسوخ ہے اوسکی دربار مین بار نہین پاتی تہے - اپنی
عزیزون و دوستون پر نہایت شفقت اپنی ماتحتون پر مہربانی اور مروت
سے پیش آتے تہے اور ان کے ساتہہ خانگی امور مین و [illegible]
اور ضرورت کے وقت حتی المقدور ہمدردی اور امداد سی - اوسنے لوگو
کے دلون مین وہ جگہہ اور وہ محبت پیدا کی تہی کہ جسکی تمام [illegible] مین کوئی
نظیر نظر نہین آتی - حق تو یون ہے کہ اوسکی کوشش صرف اسی امر مین
تہی کہ کوئی اپنے حق سے محروم نرہے بلکہ اوس سے زیادہ پاوے

اونکو ہر وقت اپنے وقت کا سب باتون سے زیادہ خیال رہتا تہا کہ ضایع نہو کبہی کسی نے اونکو بیکار نہین دیکہا محنت سے محبت تہی اور محنتی آدمی کو پسند کرتے تہے —
کبہی کسی سے بدرشتی بات نہین کرتے تہے ہر شخص کے مراتب کو جیسا وہ ملحوظ رکہتے تہے اوسکا اندازہ نہین ہوسکتا —
اخبارون نے جو نوابصاحب مرحوم کی نسبت رائین ظاہر کین اونمین سے چند درج ذیل ہین —
سر سالار جنگ کے انتقال سے صرف حیدرآباد کو ہی نہین بلکہ تمام ہند کو رنج ہوگا اوسکی قوای عقلی بہت قوی تہی اور تمام روسای ہند مین بنظر تدبیر اسوقت کوئی اوسکا ہمسر نہین ہے اوسکی جگہہ کا پورا کرنا آسان نہوگا —
سرکار نظام کا ملازم وفادار — سرکار انگریزی کا دوست صادق —
مرحوم نے عنان سلطنت فتنہ وفساد کے وقتین ہاتہین لی کہ جسوقت عرب اور روہیلون نے تمام ملک کو پریشان کر رکہا تہا یہہ اوسیکا کام تہا کہ جس نے بتدریج اپنی جرائت و استقلال سے سرکش اور مفسد ونکو مطیع کیا اور ملک مین امن قایم اور افلاس دور کیا — محنت و تجارت کو ترقی

مالگزاری کی افزایش اور ملک کو قرضہ کے بارگران سے سبکدوش کیا" جام جمشید

"سر سالار جنگ کی وفات سے ہند کو وہ نقصان ہوا ہے کہ فرانس
کو گیمبٹا کے مرنے سے نہوا ہوگا بلکہ منتظمون مین آج کل عقیل وہوشیار شخصون کا
ایسا قحط ہے کہ ہند مین ایسے شخص کا مرجانا زیادہ وجہ تاسف ہوگا بہ نسبت
فرانس یا انگلستان یا یورپ کے کسی مہذب ملک کے جہان ہوشیار لوگ
کثرت سے ہین سر سالار جنگ کی وفات سے ہند کا بڑا شریف وزیر جاتا رہا
دفعتہً انتقال ہونے سے اور بہی لوگون کو پریشانی ہوئی - اس مملکت وسیع
مین سر سالار جنگ کا نام ہر بچہ کو معلوم تہا اور اوسکی بیوقت مرنے سے
سب لوگون کے دلونمین زخم کاری لگا" راست گفتار -

"بنظر لیاقت و قوت سر سالار جنگ کچہہ تعجب نہین ہے کہ اوسکی
وفات تمامی حیدرآباد کے واسطے موجب ملال ہو - اسکی وفات نے
حیدرآباد مین اور رنگاچارلو دیوان میسور کی وفات نے میسور مین اسوجہہ
سے کہ ہر ایک ان دونون مین اپنی ریاست کے واسطے ازبس مفید تہا تمامی
جنوبی ہند کو تیرہ وتاریک کر دیا اور دونون کے انتقال سے ترقی
اور ہندگی انتظام کو بڑا نقصان پہونچا ہے کہ جسکی تلافی محال ہے" سبہہ واتیر بنگال

افسوس کہ ہند کا بڑا لیق شخص گزر گیا کہ جسکی سبب تمامی ملک مین در و دیوار سے ماتم برس رہا ہے۔ ایسے وقت مین کہ اونکا رہنا ہر کارہین کو مفید تھا اور ایسے وقت مین کہ اونکی ملازمت سرکار نظام کے واسطے نہایت ضروری تھی سر سالار جنگ بہادر ہیں سب نیٹیو دو پہنین۔

ریاست دکن کو جسکو سر سالار جنگ نے افلاس کے جنگل سے چھوڑا کر مرفہ الحال کیا۔ اور اوسمین امن و امان قایم کیا اوس شخص کو کہ ناگاہ پنجۂ اجل مین گرفتار ہوا مدت مدید تک یاد کرینگے۔ سرکار ہند کو وہ سچا دوست یاد آویگا جو ہمیشہ بھلی اور بُری وقت مین اونکا وفادار رہا۔ ہند کے لوگون کو ایسا شخص کہان میسر آویگا۔ تعلیم یافتہ مسلمان ہندو اور پارسیون کا مربی اور فیاض دوست ناپید ہو گیا۔ ریاست اور ملک زمانہ دراز تک اوسکے غم والم مین مبتلا رہینگے۔ کہ جسکی اچانک مرنے سے زردی زمین پر ماتم چھا رہا ہے۔ بمبی گزاہیکل۔

سخت افسوس ہے کہ ہند کا بڑا مدبر اور جو سرکار نظام کا فخر تھا اوس جہان فانی سے کوچ کیا۔ اوسکو ہند کا پرنس بسمارک کہنا چاہیے۔ اوسکی اصول حکمرانی بعض اوقات بعض انگریزی مدبرون سے قابل ترجیح تھی۔ شاید

حیدرآباد مین ایسا وزیر نہوا ہی اور نہوگا - اور سرکار نظام کو جو اس
واقعہ سی نقصان ہوا اوسکی تلافی تو ممکن ہی نہین - اور اب ملک برار کی واپسی
کی بہی بہت کم امید ہے - دیوان کیا وہ بجای خود نظام تہا اور حیدرآباد
کی یہہ حیثیت موجودہ کہ قابل رشک ہی صرف سر سالار جنگ کی جانفشانی
اور وفاداری کے سبب سی ہوگئی تہی گجراتی -

سر سالار جنگ کی رحلت کیا ہوئی کہ ایک بڑا منتظم و مدبر شخص جو ہند
مین انگریزی عہد مین پیدا ہوا تہا جاتا رہا - یہہ اوسی کی قسمت مین تہا کہ
اوسنی اپنی ابتدای حکومت مین تہلکہ اور تزلزل کے وقت مین سرکار انگریزی
کے ساتہہ لاجواب سلوک کیا اور پہر اپنی ہموطنون کی نظر مین وہی وقعت
و اعتبار اس درجہ پر قایم رکہا کہ شاید کسی دوسرے کو اتنا ہوا ہو وہ خود
ایک فرد تہا اوسکی قوای عقلی مین مناسبت باہمی - احتیاط و استقلال کا
ایک جا جمع ہونا ان سب اسبابون سی اوس نے خطرات کو دور رکہا -
خطرات بہی ایسی جو کم محتاط یا کم مستقل مزاج کو تباہ کر دیتے - ان وجوہ سے
اوسکو وہ قوت و شوکت حاصل ہوئی کہ جو پیشتر کسی وزیر کو حیدرآباد
مین نصیب نہین ہوئی - اگرچہ مشکلات اور پیچیدگی معاملات نہایت سخت تہین

اسمین کوئی شک نہین ہے سر سالار جنگ کی بہت بڑی آرزو یہہ تہی کہ ممالک
مقبوضہ کو جو لارڈ ڈلہوسی کو دیئے گئے تہے مسترد کرا دے ۔ اس خواہش
حب الوطنی کو فخر خاندان سے نے اور بہی تقویت دی ۔ چند سال پیشتر اس معاملہ
مین اونکو اور سرکار انگریزی کے بابین جو مناقشہ ہوا اوسمین فی الحقیقت نفسی
مسئلہ پر تو بحث ہی نہین کی گئی اور نہ اوسکے عیب و صواب پر کبہی خیال
کیا گیا ۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا نے جو اس موقع پر ہٹ دہرمی ظاہر کی اوس
سی سر سالار جنگ کو جنگ اخلاق مین ایک ایسی بڑی ظفر حاصل ہوئی کہ ہرگز
سرکار ہند کے مفید مدعا نہین ہو سکتی تہی ۔ اس بیان سی ہماری یہہ غرض
نہین ہے کہ ہم اس کے مسئلہ کے عیب و صواب پر اپنی رای ظاہر کرین ۔
بلکہ صرف ایک واقعۂ تاریخی کا بیان مقصود ہے جسکو حامئین سرکار ہند بہی
تسلیم کرینگے ۔ نظام کا پرنس آف ویلز سے ملاقات نکرنا اسی جد و کد کا
نتیجہ تہا ۔ اکثر لوگون کے خیال مین ہنوز یہہ امر تازہ ہوگا پس صرف اسقدر
کہنا کافی ہوگا کہ سر سالار جنگ نے بسبب اپنے صبر اور لیاقت کے اور
فہم و فراست کے بہہ ایک دوسرے مرتبہ عمال دفتر خارجیہ پر غلبہ حاصل کیا
اوسے تکرار مین جو انہون نے کم عقلی سی پیدا کی تہی اس قضیہ مین جو تفرر

شرکت مدار المہام سے متعلق ہو نواب مرحوم نے ضد بیسود جانکر اوسکی
خوش اسلوبی پر سر تسلیم کو خم کیا کہ جس سے اوسکی ذاتی عقلمندی اور منتظمانہ تدبیر
کا ثبوت کامل ظاہر ہوا اور واقعات حال نے اوسکی تسلیم کی داد دی ہے —
لیکن بعد ازان اختلاف باہمی سرکار ہند و وزیر دکن دور ہوگیا - مگر حسب
ضابطہ قرار دیا گیا کہ مسئلہ برار مین تا بلوغ حضور پرنور بحث نکی جاویگی —
باوجود اس التوا کے عموماً یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ ایک قرار داد ایسی جو نظام
کے حق مین مفید ہو ٹہر چکی تہی - یہہ مصالحت (اگر مصالحت ہو تو خواہ
خود قرار داد سمجہی گئی ہو یا آئندہ بحث کی بنا قرار پائی ہو بہرحال اب اوسکی
تفتیش کی کچہہ ضرورت نہین ہے اس بڑے منتظم کے انتقال سے تو معاملات
بالکل ہی بدل گئے کہ اوسکی قوت ممیزہ اور دیانت پر سرکار کو اعتبار
کامل تہا - حقیقت تو یہہ ہی کہ سر سالار جنگ کا جانشین ملنا محال ہے -
ہان کوئی شخص ایک چند روز کے واسطے اوسکی جگہہ پر مامور ہو سکتا ہو اور
وہ کاروبار ریاست کو اس طریق پر انجام دیسکتا ہی جسکو مرحوم نے بتا گیا
تہا لیکن سر سالار جنگ ثانی نہین ملسکتا اور جگہہ جو اوسکے وفات سے
خالی ہوئی ہے اسوقت تو کوئی ملکی منتظم ہی نہین جو اوسپر مامور ہوسکے گو کہ بہی

نواب سر سالار جنگ کی وفات کی خبر سے ایک جہانکو رنج و افسوس
ہوا ہوگا نہ صرف ہندوستان مین بلکہ انگریزی مقبوضات مین جہان اوسکی لیاقت
تدبیر و انتظام کی شہرت ایک مدت سے ہو رہی تہی - حیدرآباد مین ایسے وقت
کہ حضور عنقریب مسند شاہی پر جلوس فرمانے والے تہے وزیر کا مرجانا خالی از
وقت نہوگا - اور ہند کے مسلمانون اور گورنمنٹ آف انڈیا کو یہہ اتلاف
سخت ناگوار ہوگا یہہ سر سالار جنگ کا ہی حوصلہ تہا کہ جسنے ممالک نظام مین
کہ ہند مین ایک بڑی ریاست اسلام ہے صلح و امن اور اوسکی انتظام مین
بڑی ترقی کی اور اونکا ہے جانا ایسی حالت نازک مین نہ خود نظام بلکہ تمام
رعایا کو بہی پریشانی کا باعث ہوگا اور کوئی شخص ایسا موجود نہین کہ
اوسکا جانشین ہو سکے اوسوقت جو پیچیدگیان ظاہر ہونگی تعجب نہین کہ
مخل انتظام ریاست ہون - مگر حضور کو اطمینان رکہنا چاہیے کہ سرکار ہند
ہر وقت اور مشکل مین حتی المقدور اونکی معاون اور مددگار رہیگی
اور وزیر با تدبیر کے انتقال سے جو نقصان ہوا ہے حتی الوسع اوسکی تلافی
سعی کریگی — از (پائونیر)

سر سالار جنگ کے مرنے سے ہندوستان کا ایک بڑا مدبر جاتا رہا - حیدرآباد کی

خوش نصیبی کہ اوسکو ۱۸۵۳ء سے ایسا لایق وزیر ملا - سرکار ہند نے بہی
اپنے تئین ایسا ہی خوش نصیب جانا کہ سرکار موصوف کو ایسے شخص کی دوستی
پر اعتماد کرنا پڑا کہ جسکی قوت رائے اور بہلائی کرنیکی بہت بڑی تہی - ایام
غدر مین بہت کچہہ منحصر تہا - نظام کی طرز کارروائی اور انتظام کا قصد بنا بر
نمایندہ سرکار وزیر کی رای سے تہا ۱۸۶۱ء مین جبکہ نظام اور سرسالارجنگ
مین کچہہ اختلاف واقع ہوا تہا جس سے فساد ظاہری متصور تہا اوسوقت
مین ہمارے رزیڈنٹ نے دفتر خارجیہ کو لکہا اور سرسالارجنگ کی نسبت
اپنی رای شد ومد سے ظاہر کی کہ سالارجنگ کی علیحدگی سے طوایف الملوکی
کا اندیشہ ہے چنانچہ گورنر جنرل نے اس رای سے اتفاق کیا "سول ملٹری گزٹ"
شب پنجشنبہ کو ایک ایسا شخص دنیا سے گزر گیا کہ تمام ہند مین یکتا تہا
جسکی بڑی خوبی یہہ تہی کہ اوسنے چوتہائی صدی سے زیادہ وقت تک صلح وامن
کو قایم کیا تہا - سرسالارجنگ وزیر حیدرآباد کا مرنا صرف ایک چند
ہفتہ قبل تخت نشینی نظام دکن [illegible] ہے - اگرچہ تہوڑے
دن سے اوسپر انگلنڈ کا اعتبار کسیقدر کم ہوگیا تہا تاہم وہی شخص تہا
کہ جسپر جنوبی ہند کے صلح کا دارومدار تہا - معلوم ہوتا ہے کہ یہہ شخص

حکومت کے واسطے موضوع تہا اور اسکی تجربہ اور استقلال ہی سے حکومت کا ڈہنگ اور ترقی کا راستہ پڑا ایسی شہر مین جو تمامی ہندمین شہرہ دغا کے مشہور ہے یہہ اتلاف سب کو ناگوار ہوگا نہ صرف شاہ دکن کو بلکہ اوس سرکار کو بہی کہ جسکی نزدیک وہ اپنی انتظام کا ذمہ دار تہا۔ ایسی وقتون اس شخص کا مرجانا خالی از دقت نہین ہے ؎ انڈین ڈیلی نیوز۔

سر سالار جنگ کی وفات کی خبر سے عموماً ایک بڑا صدمہ ہوا ہوگا ایام غدر سے حیدرآباد کی امن و امان کو مرحوم کے ساتہہ ہماری ذہن مین ایسی نسبت قایم ہوگئی ہے کہ اب یہہ کہنا دشوار معلوم ہوتا ہے کہ بعد اوسکے آیندہ ریاست کی کیا حالت ہوگی؟ جب ہم حیدرآباد کی قدیم حالت پر نظر کرتے ہین اور سوچتے ہین کہ غدر مین کیا صورت ہوتی بلکہ غدر کے بعد بہی کیا نوبت ہوتی تب ہمکو اس بڑے مدبر کی شکرگزاری لازم ہوتی ہے جسنی حیدرآباد پر حکومت کی اور سرکار انگریزی کا خیرخواہ رہا ... ملکی شخص کو ایسے ذمہ دارانہ کام تفویض ہوا جیسا کہ سر سالار جنگ کو اور شاید کسینی ایسے فرایض منصبی ایسی عمدگی سے ادا بہی نہین کیا۔ اوسکی عہد حکومت مین کہ طول تہا اوسکو ...

کامیابی حاصل ہوئی اور باین لحاظ کہ اوسکو بڑی متعصب ریاست کے
سابقہ تہا ہم کہہ سکتی ہین کہ اوسنے اصلاح انتظام اور مغربی تہذیب کے
رواج دینے مین بڑی احتیاط اور دانائی صرف کی - فی الحقیقت اسوقت
ہمکو زیادہ اس امر مین خیال نہین ہے کہ اوس نے حیدرآباد اور تمام
ہند کے واسطے کیا بہلائیان کین - بلکہ زیادہ یہہ خیال ہے کہ اونکا جانشین
کون ہوگا - اوسکی وفات سے حیدرآباد مین ایسی جگہہ خالی ہوئی ہے جسکا
معمور کرنا آسان نہو گا - اوسکی وفات اور بہی زیادہ افسوس کے لائق
اس وجہہ سے ہے کہ ماہ اپریل سنہ آیندہ میں وہ حضور کے ساتہہ انگلستان
کو جانیوالا تہا " مدراس میل -

ایسی بڑے مدبر کی وفات کی خبر نے کہ تمامی ہند مین مشہور تہا ضرور
تہلکہ عام پیدا کیا ہوگا اور ذرا شک نہین کہ اس سانحہ پر الم کے سبب سے
بڑی بڑی پیچیدگیان ہونگی - جنکا اثر ملکی معاملات پر کچہہ کم نہو گا -
تمامی جزیرہ نمائی ہند مین حیدرآباد اول درجہ کی ریاست ہے اور سرکار
ہند کو اوسکی وجہہ سے معاملات ملکی مین ہمیشہ دقت ہوتی رہی ہے
مگر سالار جنگ کے زمانہ سے اسکا رنگ بالکل بدل گیا تہا یہان تک کہ

بجای شورش اور فساد کے ہم اوسکو صلح مند اور ترقی پسند ریاست سمجھنے لگے
تھی مگر اب کہ وہ اعلی دماغ اور مستقل مزاج حاکم جاتا رہا تو اونکی انجام کی
پیشین گوئی کرنا آسان بات نہین ہی - رئیس ہنوز نابالغ ہی اور زیر تعلیم اور
ہم یقین کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کو نایب رئیس پر اسقدر اطمینان نہین
ہی جیسا کہ سالار جنگ پر تہا - نہ صرف یہہ ہی کہ اوسنے انتظامی اصلاح ایسی سرکش
متعصب لوگون مین انگریزی اصول پر کی تہی - اور نہایت احتیاط و کامیابی کے
کے ساتہہ بلکہ انگریزی سرکار کے ساتہہ اوسکی سرگرمی و وفاداری مستقل
و مشہور تہی بلکہ ایسی تکلیف کے وقت مین مرحوم کے بارہ مین بلا تامل کہا
جاسکتا ہی کہ بہ نسبت کسی ملکی شخص کے اوسکا عہدہ نہایت دشوار ذمہ دار
و نازک تہا تاہم اس حالت مین بہی اس عمدگی سے عہدہ بڑا ہوا کہ تمام اہل تمدن
کی تحسین و آفرین کے لایق ہے - مرحوم کی جگہہ کے واسطے دوسرا شخص
میسر آنا نہایت ہی دشوار ہوگا اور جس کسی سے اوسکو سابقہ پڑا تہا -
یا ملاقات تہی وہ مدت مدید تک اوسکو نیکی کے ساتہہ یاد کرینگے مدراس اتھینیم
سر سالار جنگ کی وفات سرکار نظام اور سرکار انگریزی دونون
کے واسطے موجب تاسف ہی - اوسنے اپنی فرایض منصبی اور سرکاری

کام کو ہمیشہ کمال جانفشانی اور غایت دیانت اور ایسی خوش اسلوبی سے
انجام دیا کہ دکن میں جسکی نظیر نہین ۔ اسٹیٹسمین ۔

سر سالار جنگ کے اوصاف حمیدہ بنظر تمدن و تدبیر جن سے تمام
جہان واقف ہی اونکی ہم کیا داد دیسکتے ہین ۔ اوسکی وفات ہند اور
انگلستان دونون کے باعث ملال ہے لیکن اس موقع پُرالم پر اسقدر
بیان کرتا تو ہمپر واجب ہی کہ سر سالار جنگ کیا مرا گویا فرقہ کیتہولک کا
بڑا محسن و حامی جاتا رہا ۔ حیدرآباد مشن پر تو اوسکی بڑے بڑے احسانات
ہین اور ہمکو خیال ہوتا ہی کہ ایک بار سے زیادہ خود پوپ نے ان احسانات
کا شکریہ ادا کیا ہے ۔ بمبی کیتہولک انگزامینر ۔

سر سالار جنگ کے انتقال سے ہند کا ایک اعلی درجہ کا منتظم بڑا مدبر
دور اندیش اور واقف کار شخص اوٹھہ گیا جو سرکار ہند کا سچا دوست اور محب وطن
تہا ۔ مرحوم کی تمام ہند شاید مثل اکبر بادشاہ کے وزیر ودن کے یاد کریگی
اور اگر انگلستان کا مشرقی سلطنت لینا جایز ہوسکتا ہی تو صرف اس ہی بنا پر
کہ اوسکی حسن انتظام سے مثل سالار جنگ کے پیدا ہوے ۔ ہندی مسلمانونکی
بدنصیبی تہی کہ ایسا فیاض شخص دنیا سے دفعتہ اوٹھہ جاوے ۔ کیونکہ اوسکے

افعال مثل خمیر کے تمام قوم کے لئے موثر تھی - مرحوم کی فراست اور استقلال
اور وفاداری پہلے درجہ کی تھی - گو یہ استقلال بعض اوقات ڈھٹائی
کے درجہ تک پہنچ جاتا تھا - مثلاً نیشنل [illegible] ایوان [illegible] قومیت
بیرونجات پر نفرت ظاہر کی ہمارے نزدیک تو اونکی ذہن اور کوئی
برائی نہتی - اونکی پولیٹکل قوت تھوڑی تھی ہی لیکن اونکے محاسن اخلاقی
اوربھی زیادہ تھے - اونکی صورت اچھی اطوار پسندیدہ طبیعت اور
یادلی جنہوں نے اونکو دور دور تک مشہور کیا ایسی تھی کہ جو مشرقی امیر و رئیس
ہونا چاہئے - ایسا سچا دوست نظام کو پھر نہ ملیگا اونہوں نے کار مفوضہ کو نہایت
خیرخواہی سے انجام دیا بالحاظ اس امر کے سرکار انگریزی نے جیسا تحسین ہو پارلمنٹ
سے اعتراض کیا اور اونکا انتقال سب کے واسطے باعث قلق ہے -

انڈین اسپکٹیٹر

ہندوستان ایک عزیز و بیش بہا جان تلف ہو گئی یعنی نواب سر سالار جنگ
وزیر سرکار نظام حیدرآباد تھوڑی سی بیماری کے بعد دفعتہ پنجشنبہ گزشتہ کو اس
جہان فانی سے رخصت ہوگئے - اس سانحہ پر الم سے حاکم و محکوم دونوں کے واسطے
مرتبہ اتلاف لاتلافی ہے - انگریزوں کا ایسا دوست جس مصیبت آمدہ [illegible]

وقت ایام غدر مین اوسکا ساتھ دیا اور مرتے دم تک اونکا دوست
رہا- ملک ہند کا ایسا بڑا شخص کہ جسپر فخر کرنا درست اور بجا تہا استقلال
مزاج فہم و فراست مفید و ناگزیر ابواب مین اوسکی ذہن کی رسائی کے سبب سے
تمام ملکی مدبرونمین اونکا درجہ بڑہ گیا- عموماً سب اوسکو پسند کرتے تھے
اور رعایای نظام اوس سے دلی محبت رکھتی تہی سالارجنگ نے باوجود نسبت
اپنی مدعا کو ہاتہ سے ندیا- بلکہ اپنی مصلحتون کو ایسی دلجمعی سی عمل مین لایا
کہ اوسکے ہم عصر اوس سی اکثر گہبراتے تہے- اپنی اصول سی ہرگز تجاوز نکرنا
گو حکام صدر سی اختلاف رای کیون نہو تاہم سرکار انگریزی کی خیر خواہی ہمیشہ
پیش نظر رکہنا فی الحقیقت حکومت انگریزی و عقاید اسلام کے درمیان واسطہ
خیر تہا- از ہندو پرکاش —

سر سالارجنگ کی وفات سرکار نظام کا ایک ستون ریاست
جاتا رہا اور سرکار انگریزی کا دوست صادق کہ جسکی خیر خواہی آزمایش
کے وقت مین ثابت قدم رہی- مدراس ٹائمس —

تمام قوم پر عجب طرح کا صدمہ ہوا ہی- سالارجنگ مین کوئی عجیب بات
تہی کہ جس سبب سی ہند مین وہ ہر دل عزیز تہا- کہین کیونہ جاؤ لیکن یہہ بات

میزان انصاف کو برابر رکہا - ایسی وزرار تو بہت سی ہونگے کہ جنہون نے تجارت وصنعت کو فروغ دینے سی اپنی ملک کا محاصل بڑہایا ہو مگر تمامی ہند مین ایسا کوئی کم ہوگا کہ جسکی مدام مین صلح قایم رہے ہے قیصر ہند سر سالار جنگ کے وفات سی کہ ہند مین بہت بڑا وزیر تہا عموماً تہلکہ پڑگیا اور رنج والم جو یہان برپا ہے انگلستان اور تمامی مغربی ممالک مین بہی ضرور ہوگا اوسکو پرنس بسمارک سی تشبیہہ دینا تو شاید خالی از مبالغہ نہوگا - لیکن کوئی شک نہین کہ ہندی منتظمون مین کوئی اوسکا ثانی نہین ہے " از بمبئی سماچار —

جسوقت سر سالار جنگ عہدہ وزارت پر ۱۸۵۳ء مین مامور ہوا اوسوقت خالصہ کرنیکا طریق مروج تہا - حیدرآباد کی حالت نہایت نازک تہی اور خالصہ ہونے سی صرف اسطور پر آمان پائے کہ صوبجات برار ضمانتاً گنجنٹ نظام کے مصرف کے واسطی لارڈ ڈلہوسی کو دیدیئے گئے تہی — اس وزیر کو ملک مذکور واپس ہوا اور اوس نے التجا کرنا اس موقع پر ذلیل جانا — اوسکو معلوم تہا کہ باقی ملک قبضہ نظام مین صرف اس امر کے ثبوت پر رہ سکتا ہے کہ ہندی وزرا بہی مثل انگریزون کے عقلمندی سے

حکومت و انتظام کا مادہ رکھتی ہین اور کر سکتی ہین پس اوس نے حیدرآباد کو
دیسی ریاستون مین انتظام کا نمونہ بنانے مین اپنی عمر صرف کی - تیس برس تک
اوس نے صرف اپنی منشا سے کام کیا - اگرچہ کمال افسوس تو یہ کہ وہ اور
چند روز نہ جیا کہ اپنی عمدہ انتظام کو انجام کو پہونچاتا - مگر یہ تسکین ہی ہے کہ
وہ اسقدر تو جیا کہ دکن کو اپنی آنکھون سے مرفہ الحال اور منتظم دیکھے اور سرکارین
کے درمیان باہمی روابط دیتا و طرفین کی خوشنودی اور تعظیم باہمی پر مبنی ہو جاوین
ایسے شخص کی نسبت تمامی جزیرہ نمای ہند مین عموماً ملکی لوگون کی رای پر بڑا
اثر ہونا چاہیے اور والیان ہند کے دیسی حکام نے سرکار انگریزی کی شوکت
و تجمل کو دیکھ کر معلوم کیا ہوگا کہ جب تک وہ منصف و مستقل مزاج اور
شایستہ ہین انکی آزادی مین فرق نہین آسکتا - چنانچہ سر سالار جنگ
اوسکی مصداق بلکہ اوسکا وکیل تہا - اگرچہ وہ انگریزی طرز مین نہ ہی
مگر نمونہ انگریزونکے نزدیک تو تہا اوسنے دکن کا انتظام کیا اور ایسا تہا
وہ ہر خطرہ مین انگریزی سرکار کا خیرخواہ رہا - اس فعل نے گویا دیسی
ریاستون کو خالصہ ہونے سے محفوظ رکھا - دوسری ریاستون نے بہی اوسکی
پیروی کی پس دوسرے خودمختار ریاستین بہی جو ایام غدر مین ہمارے

رہین اونکا ممنون ہونا انصاف سے بعید ہے یہہ اوسہی کی جرات تہی
اور اوسنے جو نظام کی ریاست کے انتظام مین تنظیم قایم کی اوسہی کا سبب تہا
کہ خالصہ کر لینے کا طریقہ ترک کیا گیا اور دیسی ریاستون کی حکومت و
خودمختاری قایم ہوئی ٹائمس ―

ہندوستانیون مین صرف سالار جنگ ہی ایسا شخص مشہور تہا کہ
جسکو یہان کے لوگ جانتے ہین کوئی نہین کہہ سکتا ہو وہ محب وطن نہتہا -
سرکار انگریزی کا خیرخواہ اور اوس سے دوسرے درجہ پر اوسکی ذاتی
وفاداری اپنے آقا کے ساتہہ مشہور ہے اور صدق دل سے چاہتا تہا کہ
کاروبار ریاست آئین بہین انجام پاوین - تمام ہند مین حیدرآباد مین
پرلے درجہ کی طوایف الملوکی تہی یہانتک کہ اودہ سے بہی زیادہ گڑبڑتہی
اوسکو مثل انگریزی علاقہ کے منتظم اور مرفہ الحال کیا - اوسکی دارالسلطنت
مین ریل اور تار برقی دونون موجود ہین - ہر سمت مین عمدہ عمدہ سڑکین -
اور مرحوم کا رجحان ایسے امور مین ایسا اچہا تہا جو تدبیر معلوم ہوتا ہے کہ
جس سے اوس نے گولکنڈہ بیدر اور اورنگ آباد قدیم شہرون کو ٹوٹ
سے محفوظ رکہا - اوسکے دل کی بڑی آرزو لوہے ہوسے پانی لینے یا انکا

واپس ملنا جو اوسکی وزارت کے تین مہینے پہلے سرکار انگریزی کی تفویض کیا گیا
تہا اس مقدمہ کے عیب و صواب سے ہمین اسوقت کچہ بحث نہین ہے۔
ہمین اس امید سے زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ سر سالار جنگ کی زیست کی
طرز اور اوسکی کام نمونہ ہون۔ اور دوسری اوسکے ہم مذہبا و ہم قوم
وزرا کے واسطے کہ عنقریب مصر کا انتظام کرنے والے ہین نظیر ہون۔ ڈیلی نیوز

سر سالار جنگ کا بیوقت مرنا صرف ۵۴ سال کی عمر مین حضور
نظام کے واسطے کہ قریب تخت نشین ہونیوالے ہین موجب دقت ہوگا۔
اور نیز اس بڑی مسلمانونکی ریاست کے واسطے۔ [illegible] مسلمان وزیرونمین
اول درجہ کا شخص تہا کہ جس سے نہ صرف [illegible] بلکہ فراست و
اعلی خیال جو ہندوستانی عمدہ منتظمون کو حاصل ہے ثابت ہوتی ہے۔ فارسی
و عربی اور انگریزی گفتگو مین ایسی مہارت رکہتا تہا جیسی کہ اردو مین۔
اور مغربی علوم کی تحقیقات جدیدہ سے ہمیشہ مطلع رہتا تہا۔ اگر ایسا شخص
۱۸۵۷ء مین دہلی کے باغیون کی مدد کرتا تو ہمکو فتح پانا آسان نہوتا۔
انگلستان کو ضرور ہے کہ اس ماتم مین شامل ہو جو حیدرآبادیون نے اس فریس
و متدین اور شریف مسلمان کے قبر پر ظاہر کیا ہوگا۔ ڈیلی ٹلیگراف۔

سر سالار جنگ کی احتیاط و ہوشیاری سے ریاست کو بہت ترقی
ہوئی اور خزانہ کی حالت کی بہتری لوگونکی بہبودی کی علامت ہے -
حیدرآباد کے ملکی معاملات ایسے پیچیدہ ہیں کہ چند الفاظ مین بیان نہین ہوسکتی
مگر جنکو دیکھنے اور رائے دینے کا موقع ملتا رہا ہے بیان کرتے ہین کہ شریک
مدارالمہام کے مقرر ہونے سے قوم کی کسقدر خفت تو ہوتی ہی تھی بلکہ ریاست
کی بدنظمی و بدعنوانی بھی کم ہوئی - سرکار انگریزی کو صرف اپنے وفادار
دوست کے مرجانے کا رنج ہی نہین ہے بلکہ ایسی تدابیر بھی سوچنی پڑینگی
کہ جس سے اس خوف و خطر کا تدارک ہو جو اوسکی انتقال سے متصور ہے ایسانہ ہو

گو سر سالار جنگ کی خیرخواہی صرف اس عقیدہ پر مبنی تھی کہ ہماری
قیام حکومت پر اوسکے آقا کے خاندان کی سلامتی منحصر ہے تاہم انگریز اوسکو
کم یاد نکرینگے - زبان انگریزی مین مہارت کامل - مغربی خیالات سے
واقفیت بلکہ مشرقی نظر سے فارغ التحصیل - اور اپنی مذہبی روایات اور
احادیث پر مرتے دم تک ثابت قدم - بنظر تربیت جنگ بہادر سے
بالکل مختلف مگر بنظر محدود معنی تجربہ کے بالکل مشابہ - کیونکہ ایک مدت تک
وہ وزیر رہ چکا تھا قبل اسکے کہ حیدرآباد سے قدم باہر رکھا ہو - انگلستان

نفرسے اوسنے اور کچھہ نہ سیکھا تھا واسطے کہ انگریزی سوسائٹی مین تحصیل
کا شوق اور سرکاری کام مین خیال کا دخل تھا - اور نہ اوسکے عہد مین طریقہ کارروائی
کی کہ جسپر رای کا مدار ہے وقعت بڑہی مگر جسقدر تو اوسکو معلوم ہوتا تھا
کہ انگریز شکرگذاری ہی جانتے ہین - باوجود اسکے اوسکا عہد بہت بیرونی خطرہ
خوف تھا - ابتدای زمانہ فتنہ وفساد مین گذرکے اور ریاست کی بدنظمی
دور کرنیمین گذرا - اور اس سعی مین امراسے ہر روز ایک نیا مقابلہ اور
اپنے آقای نامدار سے کہ جنکا وہ نہایت وفادار تھا اکثر جنگ اٹھانی
پڑتی تھی - جب یہہ مہم پوری ہوئی اور معلوم ہوا کہ سرکار مین اپنی عقل
کسیقدر فرق آگیا مگر فکر وتردد جو اوسکے وفات سے لاحق ہوا اوسکا اسکی قیمت
کا عمدہ ثبوت ہوگا - سنہ ۔۔ گذرے -

تمام شد

م